245

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 19-نومبر 2008

تلاوت قرآن حکیم، اس کا اردو ترجمہ اور نعت رسول مقبولؐ

سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب مجریہ 2008 (آرڈیننس نمبر 11 بابت 2008) کا ایوان میں پیش کیا جانا۔

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب مجریہ 2008 ایوان میں پیش کریں گے۔

247

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا دسواں اجلاس

بدھ، 19-نومبر 2008

(یوم اربعاء، 20-ذی القعد 1429ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 3 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ o

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱدۡخُلُواْ فِى ٱلسِّلۡمِ ڪَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُواْ خُطُوَٲتِ ٱلشَّيۡطَـٰنِ‌ۚ إِنَّهُ ۥ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِينٌo فَإِن زَلَلۡتُم مِّنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡكُمُ ٱلۡبَيِّنَـٰتُ فَٱعۡلَمُوٓاْ أَنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌo هَلۡ يَنظُرُونَ إِلَّآ أَن يَأۡتِيَهُمُ ٱللَّهُ فِى ظُلَلٍ مِّنَ ٱلۡغَمَامِ وَٱلۡمَلَـٰٓٮِٕكَةُ وَقُضِىَ ٱلۡأَمۡرُ‌ۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرۡجَعُ ٱلۡأُمُورُo سَلۡ بَنِىٓ إِسۡرَٲٓءِيلَ كَمۡ ءَاتَيۡنَـٰهُم مِّنۡ ءَايَةِۭ بَيِّنَةٍ‌ۗ وَمَن يُبَدِّلۡ نِعۡمَةَ ٱللَّهِ مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُ فَإِنَّ ٱللَّهَ شَدِيدُ ٱلۡعِقَابِo زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُواْ ٱلۡحَيَوٰةُ ٱلدُّنۡيَا وَيَسۡخَرُونَ مِنَ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ‌ۘ وَٱلَّذِينَ ٱتَّقَوۡاْ فَوۡقَهُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَـٰمَةِ‌ۗ وَٱللَّهُ يَرۡزُقُ مَن يَشَآءُ بِغَيۡرِ حِسَابٍ o

سُوۡرَةُ البَقَرَة آیات 208 تا 212

مومنو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تو تمہارا صریح دشمن ہے o پھر اگر تم احکام روشن پہنچ جانے کے بعد لڑکھڑا جاؤ تو جان جاؤ کہ خدا غالب (اور) حکمت والا ہے o کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان پر خدا (کا عذاب) بادل کے سائبانوں میں آ نازل ہو اور فرشتے بھی (اتر آئیں) اور کام تمام کر دیا جائے اور سب کاموں کا رجوع خدا ہی کی طرف ہے o (اے محمد) بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے ان کو کتنی کھلی نشانیاں دیں۔ اور جو شخص خدا کی نعمت کو اپنے پاس آنے

کے بعد بدل دے تو خدا سخت عذاب کرنے والا ہے o اور جو کافر ہیں ان کے لئے دنیا کی زندگی خوشنما کر دی گئی ہے اور وہ مومنوں سے تمسخر کرتے ہیں لیکن جو پرہیزگار ہیں وہ قیامت کے دن ان پر غالب ہوں گے اور خدا جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے o

وماعلینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب افضل نوشاہی نے پیش کی۔

سلام اس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا
سلام اس پر جو بھوکا رہ کر اوروں کو کھلاتا تھا
سلام اس پر جو امت کے لئے راتوں کو روتا تھا
سلام اس پر کہ جس نے فضل کے موتی بکھیرے ہیں
سلام اس پر کہ بُروں کو جس نے فرمایا کہ میرے ہیں
سلام اس پر کہ جس کی چاند تاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس کی سنگ پاروں نے گواہی دی
سلام اس پر کہ جس نے چاند کو دو ٹکڑے فرمایا
سلام اس پر کہ جس کے حکم سے سورج پلٹ آیا

سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ لوکل گورنمنٹ اور کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات ہیں۔ جی، میاں نصیر احمد صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

میاں نصیر احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 15 ہے لیکن میں سوال پڑھنے سے پہلے کچھ کہنا چاہوں گا کہ آج سب سے پہلے ایک تو بڑی اچھی بات یہ ہوئی کہ آپ نے آج پورے دس بجے اجلاس کا آغاز کر دیا اور بڑی اچھی روایت ہے۔ اکثر اس طرح کی روایات آپ کی طرف سے آتی رہتی ہیں لیکن اس میں سب سے بُری اور نامناسب بات یہ ہے کہ آج ہال میں ہم چار یا چھ ممبر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ

انتہائی غیر مناسب بات ہے اور میں آپ سے درخواست کروں گا کہ جب ممبران تشریف لے آئیں تو انہیں ذرا سختی کے ساتھ تنبیہ کر دیجئے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ نے جو نمبر بتایا ہے اس کو صحیح کر لیں۔ اس سے زیادہ ہیں جو آپ فرما رہے ہیں، اتنے نہیں ہیں۔

میاں نصیر احمد: جی، جی، زیادہ ہیں لیکن گزارش یہی ہے کہ تنبیہ ضرور فرمائیے گا کہ 10 بجے سے مراد 10 بجے ہی ہے۔ میرا سوال نمبر 15 ہے۔

گوجرانوالہ شہر میں عالم چوک تا گوندلانوالہ روڈ
کی توسیع و مرمت اور تجاوزات کی وجہ سے ٹریفک کے مسائل

*15- میاں نصیر احمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں عالم چوک تا گوندلانوالہ روڈ شہر کا سب سے مصروف ترین روڈ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی حالت زار عرصہ دراز سے انتہائی ناگفتہ بہ ہے، ٹوٹ پھوٹ اور تجاوزات کی وجہ سے اس روڈ پر سارا سارا دن ٹریفک بلاک رہتی ہے جس سے عوام الناس کو سخت دشواری کا سامنا ہے؟

(ج) کیا حکومت شہر کے اس اہم ترین روڈ کی تعمیر و مرمت اور تجاوزات ختم کر کے روڈ کو توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

ضلع حکومت گوجرانوالہ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ شہر میں عالم چوک تا گوندلانوالہ روڈ شہر کا سب سے مصروف ترین روڈ ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے کہ اس روڈ کی حالت زار عرصہ دراز سے انتہائی ناگفتہ بہ ہے، ٹوٹ پھوٹ اور تجاوزات کی وجہ سے روڈ پر سارا دن ٹریفک بلاک رہتی ہے جس سے عوام الناس کو سخت دشواری کا سامنا ہے۔

(ج) رواں مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں عالم چوک تا گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ کی تعمیر و مرمت کا منصوبہ شامل نہ ہے تاہم مفاد عامہ کے پیش نظر مجوزہ منصوبہ اگلے مالی سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کر کے ضلع کونسل کی منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

میاں نصیر احمد: اس سوال سے متعلقہ منسٹر صاحب تشریف نہیں لائے ورنہ میں ان کی زبان مُبارک سے اس کی یقین دہانی چاہتا تھا کہ میرے سوال کا حصہ (ج) جس کے جز میں یہ کہا گیا ہے کہ "اگلے سال کے منصوبے میں اس سڑک کو رکھ لیا جائے گا" تو میں اس کی یقین دہانی ان سے چاہتا تھا لیکن وہ تشریف نہیں لائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم میاں صاحب خود ہی تبصرہ فرمائے جا رہے ہیں اور جواب بھی خود ہی دیئے جا رہے ہیں۔ میری پہلی تو گزارش ان کی خدمت میں یہ ہو گی کہ ممبران کو تنبیہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ دراصل ہوتا یہ ہے کہ جب اجلاس مقررہ وقت سے پندرہ منٹ، آدھا گھنٹہ یا گھنٹہ لیٹ شروع ہو تو لوگ بھی اس کو اسی طرح سے لینا شروع کر دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے، دس بجے کا ٹائم ہے، شروع تو 11 بجے ہو گا یا 10:30 بجے ہو گا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ اس سے پہلے بھی ہوا ہے، last Assembly میں بھی ہوا ہے کہ جب آپ مقررہ وقت پر اجلاس کو شروع کرنے کی روایت ڈالیں گے تو آپ یہ دیکھیں گے کہ حاضری دن بدن improve ہوتی رہے گی۔

دوسرا انہوں نے جس یقین دہانی کی بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یقین دہانی جو ہے وہ کسی person کے behalf پر یا کسی person کی طرف سے نہیں ہوتی۔ وہ on behalf of Government ہوتی ہے اور وزیر بلدیات آج کچھ ناگزیر وجوہ کی بناء پر حاضر نہیں ہو سکے۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے میں حاضر ہوں اور لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے تمام ذمہ داران، سیکرٹری سمیت گیلری آفس اور گیلری میں موجود ہیں تو جو جز (ج) کے جواب میں یہ یقین دہانی کرائی گئی ہے میں میاں نصیر صاحب کو پوری طرح سے یقین دلاتا ہوں کہ اس یقین دہانی کے اوپر عمل ہو گا۔ یہ متعلقہ حکام نے بھی نوٹ کر لیا ہے اور میں بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ منصوبہ جس اہمیت کا ذکر آپ نے اپنے سوال میں کیا ہے یہ واقعی اسی اہمیت کا ہے اور اگلے سال کے جو ترقیاتی پروگرام ہیں اس میں یہ شامل ہو گا۔

جناب سپیکر: چلیں! جی، آپ اس بات سے مطمئن ہیں؟

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں گزارش کروں گا کہ ضمنی سوال دو سے زیادہ نہ کئے جائیں۔ آپ کی مہربانی ہے۔ اس پر پابندی تو نہیں ہے لیکن وقت کا خیال رکھیں۔ آپ کی نوازش ہو گی۔

جناب طاہر اقبال چودھری: اچھا جی۔ اس سوال کے جز (ب) میں ہے " کیا یہ درست ہے کہ اس روڈ کی حالت عرصہ دراز سے انتہائی ناگفتہ بہ ہے، ٹوٹ پھوٹ اور تجاوزات کی وجہ سے سارا دن ٹریفک بلاک رہتی ہے جس سے عوام الناس کو سخت دشواری کا سامنا ہے۔" کیا اس میں وزیر موصوف فرمائیں گے کہ یہ جو تجاوزات ہیں ان کے خلاف محکمے نے کوئی کارروائی کی ہے یا اس کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تجاوزات والا point چونکہ اس سوال کا حصہ نہیں تھا اس لئے اس جواب میں اس کے متعلق information موجود نہیں لیکن یقیناً ان تجاوزات کا خاتمہ ہونا چاہئے اور اس کا حکومت ارادہ بھی رکھتی ہے اور اس سے متعلق اس بات سے جو واضح ہوا ہے وہاں پر جو مقامی DCO صاحب ہیں اور اب وہاں پر کمشنر صاحب بھی ہوں گے تو ان کو آج ہی اس بات کی ہدایت کی جائے گی کہ کم از کم جو سڑک ہے یہ تو اگلے سال بنے گی لیکن لوگوں کی سہولت کے پیش نظر جو تجاوزات ہیں تو ان کے کوئی ترقیاتی منصوبے کی ضرورت نہیں ہے لہذا ان کو ختم کروایا جائے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اب اگلے سوال پر چلیں۔ جی، میاں صاحب next question آپ کا ہے؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! next question No:33 میرا ہے۔

ضلعی ناظم لاہور کی سیاسی وابستگی
اور الیکشن میں عمل دخل سے متعلقہ تفصیلات

*33: میاں نصیر احمد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ضلع ناظم لاہور کسی سیاسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں یا کسی جماعت کے رکن یا عہدیدار ہیں؟

(ب) کیا ضلع ناظم لاہور کا نام 2008 کے انتخاب میں کوئی امیدوار استعمال کرتا رہا ہے؟

(ج) کیا ضلع ناظم لاہور کسی امیدوار کی انتخابی مہم میں شریک ہوتے رہے ہیں؟

(د) کیا الیکشن کمیشن کی طرف سے کسی بھی بلدیاتی نمائندے (یونین کونسلر، یونین نائب ناظم، یونین ناظم، ٹاؤن ناظم، ٹاؤن نائب ناظم، ضلعی نائب ناظم اور ضلع ناظم) پر انتخابی مہم میں کردار ادا کرنے پر پابندی تھی؟

(ہ) اگر درج بالا سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع ناظم لاہور کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان):

(الف) تعلق پی ایم ایل (کیو) سے ہے۔

(ب) محکمہ کے ریکارڈ پر اس بارے کوئی معلومات نہ ہیں۔

(ج) محکمہ کے ریکارڈ پر اس بارے کوئی معلومات نہ ہیں۔

(د) بالکل پابندی تھی۔

(ہ) مندرجہ بالا جوابات کی روشنی میں محکمہ کے پاس کوئی ایسی دستاویزی معلومات نہ ہیں جن کی بناء پر ضلع ناظم لاہور کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میرے سوال نمبر 33 کے پانچویں جز میں سوال تھا کہ "اگر درج بالا سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو ضلع ناظم لاہور کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟ ایوان کو اس کی تفصیل سے آگاہ کیا جائے" اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "مندرجہ بالا جوابات کی روشنی میں محکمہ کے پاس کوئی ایسی دستاویزی معلومات نہ ہیں جن کی بناء پر ضلع ناظم لاہور کے خلاف کارروائی کی جائے"۔

جناب سپیکر! یہ بڑی عجیب بات ہے کہ 2008 کے الیکشن میں لاہور کے ضلع ناظم اس الیکشن کی مہم کا باقاعدہ حصہ رہے ہیں اور لاہور کے کم از کم تین چار امیدوار ایسے بھی تھے جن کی انتخابی مہم میں وہ باقاعدہ طور پر شامل رہے ہیں اور ان کے جتنے جلسے جلوس تھے ان کی invitation میں ان کا نام چھپتا رہا ہے اور جو سٹکر اور بینرز چھپے ہیں ان پر ان کی تصویر لگتی رہی ہے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں، اس پر proper forum موجود تھے، آپ کو وہاں approach کرنا چاہئے تھا بجائے اس کے کہ ہم ہاؤس میں اپنا ٹائم اس پر ضائع کریں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ "دستاویزی معلومات نہ ہیں" تو میں سوال یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس قسم کی دستاویزی معلومات ہوتی ہیں کہ جن کی بناء پر action لیا جاتا ہے جبکہ پورے لاہور میں ان کے بینرز اور سٹکر ہر جگہ لگے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کوئی دوسری رائے ہو نہیں سکتی اور یہ بالکل ایک حقیقت ہے کہ ضلع ناظم میاں عامر محمود صاحب واقعی یہاں سے جب elect ہوئے تو اس کے بعد پتا نہیں زبردستی یا ان کی مرضی سے ان کو لوٹا بنایا گیا اور لوٹا بنا کر اس وقت کی حکمران جماعت میں ان کو شامل کیا گیا اور وہ اس جماعت کے لئے تنظیم سازی بھی کرتے رہے ہیں اور اس جماعت کی باقی ضروریات بھی پوری کرتے رہے ہیں اور میاں نصیر احمد صاحب کی بات بالکل درست ہے کہ الیکشن میں انہوں نے باقاعدہ طور پر (ق) لیگ کی لاہور میں election campaign چلائی اور وہ اس کا حصہ تھے لیکن اب سوال یہ ہے کہ دستاویزی ثبوت جو آپ فرما رہے ہیں کہ کس قسم کے، تو یہی ہیں جن کا آپ نے ذکر کیا ہے، یہی دستاویزی ثبوت ہیں لیکن بات یہ ہے کہ جو متعلقہ forum ہے تو وہ ان لوگوں نے ہر حلقے میں جا کر تو نہیں پوچھنا یا مجھ سے پوچھنے تو نہیں آئیں گے کہ آپ کے حلقہ میں کس نے آپ کی مخالفت کی اور کس نے آپ کی حمایت کی؟ بہر حال کم از کم ایک petition تو مجھے جا کر دائر کرنی پڑے گی، اس کے لئے الیکشن کمیشن بھی ہے اور tribunals بھی بنے ہوئے ہیں، اس کے علاوہ دیگر اتھارٹیز بھی ہیں حتیٰ کہ لوکل گورنمنٹ بھی ہے تو اس نے ابھی تک اس department کو اور میرے خیال کے مطابق کسی اور جگہ بھی کسی نے complaint نہیں کی، میاں نصیر احمد صاحب کے حلقہ کی exact location کا تو مجھے پتا نہیں بہر حال ان کا حلقہ اس شہر میں ہے تو یہ خود ہی بتا دیں کہ آیا انہوں نے اس بارے میں جن ثبوت کا ذکر کیا ہے تو آج تک کسی بھی متعلقہ اتھارٹی کے پاس ان کے خلاف کوئی complaint لے کر گئے ہیں؟ میرے خیال میں 90 دن کا ٹائم تو گزر چکا ہے لیکن اب بھی میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اپنے محکمہ کو یا جو بھی متعلقہ اتھارٹی ہے جس کو آپ choice کریں ان کے پاس action کے لئے ان چیزوں کو سامنے لائیں اور اگر وہ ثابت ہو گئیں تو انشاء اللہ تعالیٰ جو قانون اور ضابطہ کے مطابق کارروائی بنتی ہے وہ کی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں انہوں نے متعلقہ forum کی بات کی، 90 دنوں کے اندر میں نے نہیں بلکہ میں یہ یقین سے کہتا ہوں کہ لاہور کے اندر اور باہر بھی مشرف کی ان باقیات نے لوگوں کے ساتھ جو زیادتی کی ہم نے اس وقت بڑی کوشش بھی کی لیکن اس وقت جتنی ہماری بات سنی جاتی تھی یا جتنا اس پر عمل کیا جاتا تھا یہ سب آپ کے اور منسٹر صاحب کے علم میں ہے تو اب اس میں میرے سوال کا یہ مقصد تھا کہ یہ نہ صرف ضلع لاہور کے اندر بلکہ پورے پنجاب میں سرکاری ذرائع کا بے دریغ استعمال ہوا اور اس پر میں توجہ یہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہ ایک آمر کا دیا ہوا سسٹم جس نے پاکستان کے لوکل باڈی سسٹم کا ستیاناس کیا ہے کیا اس کو ختم کرنے یا سد باب کرنے کا کوئی انتظام سوچا ہوا ہے یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، ان کا ضمنی سوال آ گیا ہے، جواب دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ ان کا ضمنی سوال بے شک اس سوال سے ذرا ہٹ کر ہے لیکن میں ان کی اور اس معزز ہاؤس کی معلومات کے لئے یہ عرض کروں گا کہ جب ہم یہ بات کرتے ہیں تو اس بات کو کئی مرتبہ misinterpreted کیا جاتا ہے کہ شاید ہم لوکل باڈی کے خلاف ہیں یا ہم لوکل باڈی کو ختم کرنا چاہتے ہیں، موجودہ حکومت لوکل باڈی سسٹم پر مکمل یقین رکھتی ہے اور موجودہ حکومت کی یہ considered opinion ہے، شعوری سوچ ہے کہ لوکل باڈی سسٹم کے بغیر آپ یعنی down street تک جا کر گلی محلے کے مسائل کو حل نہیں کر سکتے اس لئے ہر قیمت پر اس لوکل باڈی سسٹم کو برقرار رکھا جائے گا۔ اب اس میں آگے جو point آتا ہے کہ اس سسٹم میں جو خرابیاں ہیں، جن خرابیوں کی وجہ سے کرپشن ہوئی، جن خرابیوں کی وجہ سے اختیارات کا غلط استعمال ہوا، جن خرابیوں کی وجہ سے اپوزیشن کے لئے کوئی space ہی نہیں بچی یعنی اس موجودہ سسٹم کی یہ حالت ہے کہ جو ڈسٹرکٹ ناظم ہے اس کے کسی فیصلے کو ڈسٹرکٹ کونسل کے کسی resolution کو Chief Executive of the Province جب چاہے ختم کر سکتا ہے اور اس کے کسی order کو cancel کر سکتا ہے اور اسی طرح سے وہ جب چاہے ڈسٹرکٹ ناظم کو suspend کر سکتا ہے اور suspend کرنے کے لئے جو طریق کار وضع کیا گیا ہے اور جو اس میں وجوہات ہیں وہ اتنی wag اور اتنی ambiguous ہیں کہ کوئی اسے بتانے کی ضرورت نہیں کہ کس بنیاد پر اس کو suspend کرے اور suspend کرنے کے بعد اس کا معاملہ لوکل کمیشن کے پاس بھیجنا ہے اور لوکل کمیشن کیا ہے؟

لوکل کمیشن میں جتنے بھی nominees ہیں وہ چیف منسٹر کی طرف سے ہیں اور اس کے کمیشن کا جو سیکرٹری ہوگا وہ لوکل باڈی یعنی بلدیات کا سیکرٹری ہوگا اور جو چیئرمین ہوگا وہ وزیر بلدیات ہوگا تو پھر وہاں پر بھی Chief Executive of the Province کا پوری طرح سے hold ہے اور اس کمیشن کے پاس اتنا اختیار ہے کہ اگر وہ ڈسٹرکٹ ناظم کو چاہے تو within ninety days گھر بھیج دے، چاہے تو وہ اس کو دوبارہ کام کرنے کی اجازت دے اور چاہے تو وہ اسے جیل بھیج دے۔ ایک ایسا سسٹم جس کا کوئی اپنا دائرہ کار نہیں، جس کا کوئی اپنا اختیار نہیں جو sustain ہی نہیں کر سکتا تو وہ سسٹم کیسے چل سکتا ہے اور یہ سسٹم نہیں چلا۔ پورے پنجاب میں دو اضلاع سے ڈسٹرکٹ ناظم اپوزیشن سے منتخب ہوئے تھے اور آپ سے بہتر کون جانتا ہے کہ آپ کے ضلع سے بھی ڈسٹرکٹ ناظم اپوزیشن سے منتخب ہوئے تھے۔ انہیں ایک بجٹ بھی پیش نہیں کرنے دیا گیا۔ انہیں ان کے آفس میں نہیں بیٹھنے دیا گیا اور ہمارے ضلع فیصل آباد میں جس ڈسٹرکٹ ناظم کو ہم نے منتخب کرایا تھا اس کو انہوں نے ایک مہینہ بعد کہا کہ لوٹا بن جاؤ یا پھر یہ کہ گھر بیٹھے رہو تو یہ سسٹم بلدیات کا سسٹم نہیں ہے لیکن اس کی موجودہ practicable form نہیں ہے۔ اس کے اوپر بالکل ہم نے اس کو ہر طرح سے دیکھا ہے اور پچھلے آٹھ سالوں میں اس کے اوپر جو کچھ ہوا ہے اس بنیاد پر ہماری یہ سوچ ہے اور ہماری یہ رائے ہے کہ اس سسٹم میں تبدیلی ہونی چاہئے اور یہ معزز ہاؤس بلدیات کے سسٹم کو بنانے کا حق رکھتا ہے۔ یہ معزز ہاؤس جو اس کو amend کرنے کا حق رکھتا ہے ریٹائرڈ جرنیل، کسی بیوروکریٹ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے طور پر اپنے کمرے میں بیٹھے اور پہلے دنیا کی سیر کرے اور ایک بات ایک جگہ سے اٹھائے اور دوسری بات دوسری جگہ سے اٹھائے اور اس کے بعد ایک نظام بنا کر دے اور اس کے بعد وہ کہے کہ ان اداروں کو بھی اس کو چھونے کا اختیار نہیں، ہم اس چیز کو اس معزز ہاؤس کے سامنے لائیں گے۔ یہاں پر اس کے اوپر debate ہوگی اور consensus ابھرے گا جو چیزیں درست ہوں گی ان کو رکھا جائے گا اور جو درست نہیں ہوں گی ان کو amend کیا جائے گا تو یہ بالکل موجودہ حکومت کا فیصلہ اور سوچ ہے اور ایک بات یہ بھی بتا دوں کہ اس سوچ سے صرف پنجاب نہیں تمام صوبے متفق ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! فراز نے کہا ہے کہ

شکوہ ظلمت شب سے تو بہتر تھا فراز
اپنے حصے کی کوئی شمع جلاتے جاتے

وزیر صاحب نے ہماری پچھلی حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ پارلیمنٹ میں debate کئے بغیر سب کچھ کر دیا گیا لیکن ہم نے ابھی بھی پارلیمنٹ میں debate کئے بغیر Commissionerate کا نظام نافذ کرنے کے لئے آرڈیننس جاری کیا ہے۔اس پارلیمنٹ اور ایوان کو تو پھر بھی bypass کیا جا رہا ہے۔اس دنیا کا سب سے آسان کام شکوہ کرنا، گلہ کرنا، شکایت کرنا اور الزام لگانا ہے۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! اگر آپ نے کوئی ضمنی سوال کرنا ہے تو وہ کریں۔جب ٹائم آئے گا تو debate کر لینا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ بھی ضمنی سوال کا جواب نہیں تھا بلکہ ایک criticism تھی۔لہذا criticism کا دفاع کرنا تو ہمارے بنچز کو حق ہونا چاہئے یا تو وزیر صاحب اس طرح criticize نہ کرتے، اگر کیا ہے تو پھر ہمیں بھی اس کا جواب دینے کا حق ہے یا تو آپ اس وقت ان کو بھی روک دیتے۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! بہت شکریہ

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میں نے گزارش کی تھی کہ کم سے کم ضمنی سوال کئے جائیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا تعلق بھی لاہور سے ہے اور یہ سوال بھی ناظم لاہور سے متعلق ہے۔میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ لاہور میں جو بڑے بڑے سائن بورڈ لگوائے گئے ہیں آیا ان کے پیسے جمع کروائے گئے ہیں یا نہیں؟ اس کے علاوہ کار پارکنگ کے ٹینڈر ضلعی ممبران اور مختلف یونین کونسلوں کے ناظمین کو دیئے گئے۔کیا اس کا auction کیا گیا یا نہیں، وہ اخبارات میں آیا یا نہیں، اس کا ریکارڈ تو محکمے کے پاس ہوگا؟ لہذا ہمیں وہ ریکارڈ چاہئے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں ایک دفعہ پہلے اس سوال کا تفصیل سے جواب دیا جا چکا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ سوال ایک دفعہ پہلے ہاؤس میں آ چکا ہے اور اس کا تفصیلی جواب بھی آ چکا ہے- لہذا یہ اس سوال سے متعلقہ تو نہیں لیکن میں پھر بھی محکمے سے کہتا ہوں کہ وہ یہ information محترمہ معزز رکن کو پہنچا دیں گے-

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "ضلع ناظم لاہور کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ق) سے ہے" جبکہ جز (ب) اور اس سے اگلے میں کہا گیا ہے کہ "محکمہ کے ریکارڈ میں اس بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں-" میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں کوئی دستاویزی ثبوت ہیں کہ ان کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ق) سے ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں میری بات میں آپ کو جواب مل جائے گا- میری معلومات کے مطابق لوکل گورنمنٹ کے جو الیکشن ہوئے تھے وہ بقول گورنمنٹ کے غیر جماعتی تھے- جو آپ پوچھنا چاہتے ہیں کہ ان کا نام مسلم لیگ (ق) میں موجود ہے شاید منسٹر صاحب اس کا جواب دے پائیں-

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! اسی سلسلے میں میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے-

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں-

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! ضلع ناظم لاہور کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ق) سے ہے تو کیا راناصاحب بتائیں گے کہ اب ان کا تعلق کس جماعت سے ہے؟ کیونکہ راناصاحب نے کہا ہے کہ ضلع ناظم 2007 کے الیکشن میں پاکستان مسلم لیگ (ق) کے لئے تنظیم سازی کرتے رہے ہیں تو کیا اب راناصاحب اور ان کی جماعت ضلع ناظم سے استفادہ حاصل کرنے کی کوئی کوشش کر رہی ہے یا انھیں شامل کر لیا ہے؟ ذرا اس بارے میں بھی وضاحت کر دیں-

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم چودھری طاہر صاحب نے جو فرمایا ہے کہ ہم ان سے کوئی استفادہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ چودھری صاحب! ہم تو استفادہ حاصل کرنے والی بات کے خلاف ہیں- آپ دیکھیں کہ پچھلی اسمبلی میں آپ ہماری ٹکٹ پر منتخب ہوئے تھے اس کے بعد انھوں نے آپ سے استفادہ حاصل کرنا شروع کر دیا-

جناب سپیکر! یہ جتنے بھی ضلعی ناظم ہیں ہم ان سے اس حیثیت سے کوئی استفادہ حاصل نہیں کرنا چاہتے- جب یہ سسٹم improve ہو کر دوبارہ الیکشن ہو گا تو اگر اس میں کوئی آدمی حصہ لیتا ہے

اور منتخب ہو جاتا ہے تو وہ اور بات ہے۔ ہم کسی پر ban نہیں لگاتے کہ فلاں آدمی کے متعلق ہماری یہ رائے ہے۔ بہر حال وہ بھی اس شہر، اس صوبے اور ملک کے معزز شہری ہیں۔ وہ کل کو کسی جماعت میں بھی آ سکتے ہیں اور کسی بھی جماعت کی طرف سے الیکشن لڑ سکتے ہیں لیکن کم از کم اس پوزیشن میں پنجاب حکومت نے تمام ضلعی اور ٹاؤن ناظمین سے اس قسم کا کوئی سیاسی استفادہ حاصل کرنے کا فیصلہ نہیں کیا اور نہ ہی کریں گے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرا سوال صرف یہ تھا کہ انھوں نے انتخابی مہم کے دوران جو مہم چلائی، بینرز لگائے یا ہورڈنگ لگائے ان کا محکمے کے پاس دستاویزی ثبوت نہیں ہے۔ یہ جواب سرکاری طور پر دیا گیا ہے اور اسمبلی ریکارڈ کا حصہ ہے۔ لہذا یہ ہاؤس جاننا چاہے گا کہ اگر اس بارے میں ریکارڈ پر کوئی دستاویزی ثبوت ہے تو پیش کیا جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ تو ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔ سوالات کی اتنی بڑی لسٹ ہوتی ہے۔ وہ مسلم لیگ (ق) میں ہیں، (ن) میں ہیں یا کہیں بھی ہیں آج اس پر بحث کا کوئی فائدہ ہے؟ ہمارے اتنے ضروری سوالات ہیں، ہم اپنے مسائل لے کر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن یہاں ایک بندے کے مستقبل کا فیصلہ ہو رہا ہے۔ یہ بعد کی debate ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں معزز رکن کی satisfaction کے لئے عرض کرتا ہوں کہ وہ لوکل گورنمنٹ کے محکمے سے پاکستان مسلم لیگ (ق) کے حق میں جلسوں کے انتظامات کراتے رہے ہیں بلکہ انھوں نے پاکستان مسلم لیگ (ق) کے حق میں جو اعلان کیا تھا اور اس کے لئے جو تقریب منعقد کی تھی اس کا انعقاد بھی اسی محکمے نے کیا تھا بلکہ یہ محکمہ تو ان کی حاضریاں بھی پوری کرتا رہا ہے۔ اس information کی بنیاد پر انھوں نے یہ بات درج کر دی ہے لیکن محکمے میں اس کا بھی کوئی دستاویزی ثبوت نہیں ہے۔

انجینئر قمر الاسلام راجہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں ایوان میں مصدقہ اور دستاویزی ثبوت کی بنیاد پر جواب دیا جانا چاہئے۔ اگر محض information کی بنیاد پر ہوتا تو اس سوال کے جواب کے جز (ب اور ت) کا دوسرا حصہ زیادہ موثر تھا کہ ہورڈنگز اور بورڈ لگے اور لوگوں نے بھی دیکھے۔ اگر اس کا کوئی دستاویزی ثبوت میسر نہیں ہے تو پھر اس کا تو کوئی proper دستاویزی ثبوت ہونا چاہئے۔ یہ بات

وقت ضائع کرنے کی نہیں ہے بلکہ یہ تو ہاؤس کے تقدس کا سوال ہے کہ یہاں جو بھی جوابات آئیں وہ کسی ٹھوس بنیاد پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے اس سوال کا نمبر 36 ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آگے صفحہ نمبر 8 پر میرا سوال نمبر 334 ہے اگر اسے out of turn لے لیں تو میں بڑا مشکور ہوں گا۔

چنیوٹ شہر میں نکاسی آب کے منصوبوں سے متعلقہ تفصیل

*36(اے): **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

یکم جنوری 2004 سے آج تک تحصیل چنیوٹ شہر میں سیوریج کی مد میں کتنی رقم کن کن منصوبوں پر خرچ کی گئی ہے۔ ان کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

ٹی ایم اے چنیوٹ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

یکم جنوری 2004 سے آج تک تحصیل چنیوٹ شہر میں سیوریج کی مد میں منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سیوریج کے منصوبہ جات کی تفصیل	تخمینہ لاگت	اخراجات	کیفیت
	سال 2004-05			
1-	ایکسٹینشن سکیم وڈرینج، ایم اے چوک تا ریلوے پلی غفور آباد چنیوٹ	45.00 لاکھ	41.202 لاکھ	مکمل
2-	سیوریج سکیم بہار کالونی چنیوٹ	10.00 لاکھ	8.796 لاکھ	مکمل
3-	تعمیر ریلوے کراسنگ و سیوریج محلہ رائے چند چنیوٹ	10.00 لاکھ	9.341 لاکھ	مکمل
	ٹوٹل	65.00 لاکھ	59.339 لاکھ	مکمل
	سال 2005-06			
1-	مہیا کرنے و بچھانے سیور لائن / از کونہ ٹی بی ہسپتال تا کیفے لیسین مندر روڈ چنیوٹ	5.00 لاکھ	4.10 لاکھ	مکمل
2-	تعمیر سیوریج محلہ غفور آباد چنیوٹ	15.00 لاکھ	14.57 لاکھ	مکمل
3-	تعمیر بقایا سیور بہار کالونی و سیٹلائیٹ ٹاؤن چنیوٹ	5.00 لاکھ	4.95 لاکھ	مکمل
4-	بچھانے سیور لائن از رجوعہ چوک جھنگ روڈ تا سیم نہر رجوعہ روڈ چنیوٹ	24.31 لاکھ	23.39 لاکھ	مکمل

-5	مہیا کرنے و بچھانے سیور لائن از گلی حاجی شکیل تا اکرم کریانہ سٹور صور چونگی روڈ محلہ رشیدیہ چنیوٹ	6.53لاکھ	5.25لاکھ	مکمل
	ٹوٹل	55.84لاکھ	52.282لاکھ	
	سال2006-07			
-1	بچھانے سیور لائن از رجوعہ چوک تا سیم نہر بقایا حصہ فیز:11	4.00لاکھ	3.998لاکھ	مکمل
-2	سیوریج سکیم چنیوٹ	45.00لاکھ	45.00لاکھ	مکمل
-3	ریلوے کراسنگ سیوریج نزد محلہ اقبال آباد	14.00لاکھ	13.209لاکھ	مکمل
-4	تعمیر سیوریج گلی فتح العلوم	3.00لاکھ	2.411لاکھ	مکمل
-5	تعمیر سیوریج سیٹلائیٹ ٹاؤن و بہار کالونی	5.00لاکھ	3.974لاکھ	مکمل
-6	تعمیر سیوریج از جھنگ روڈ تا گھر صداقت حسین شاہ کلر سید والا	2.25لاکھ	2.246لاکھ	مکمل
-7	بچھائے جانے سیور از محلہ نور والا تا ڈسپوزل ورکس ٹبیانوالہ چنیوٹ	24.32لاکھ	24.280لاکھ	مکمل
	ٹوٹل	97.57لاکھ	95.118لاکھ	
	سال2007-08			
-1	بچھائے جانے سیور لائن از گرلز کالج مندر روڈ بشمول رائزنگ مین ہول	5.00لاکھ	4.998لاکھ	مکمل
-2	بچھانے سیور لائن سلارہ روڈ تا بطرف محلہ دلخشاب	3.50لاکھ	3.414لاکھ	مکمل
-3	بچھانے سیور لائن ملحقہ گلی شفاخانہ حیوانات	1.00 لاکھ	0.994لاکھ	مکمل
	ٹوٹل	9.50لاکھ	9.406لاکھ	
	کل ٹوٹل	227.91لاکھ	216.145لاکھ	

جناب سپیکر: کس کو pending کروں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میرے سوال نمبر 36 کا جواب آگیا ہے۔ میری استدعا ہے کہ میرے اس سوال کی بجائے اگر سوال نمبر 334 کو out of turn لے لیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے آجائے گا۔ آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! وہ نہیں آنا۔

جناب سپیکر: میں نے لسٹ کے مطابق چلنا ہے۔ اس طرح مناسب نہیں لگے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں تو استدعا کر رہا ہوں کہ آپ میرے اس سوال کی بجائے دوسرا سوال take up کر لیں۔

جناب سپیکر: آپ کے اس سوال میں محکمے نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں آپ ان سے مطمئن ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جی، میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: انھوں نے اس میں کل تخمینہ لاگت کتنا لکھا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ میرے اس سوال کی بجائے اگلا سوال لے لیں تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ اس میں پورے پنجاب کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے اس سوال کا جواب پڑھا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جی، میں نے پڑھ لیا ہے۔

جناب سپیکر: انھوں نے کل کتنی لاگت لگائی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انھوں نے مختلف سالوں کے حساب سے لگائی ہے۔ آپ کون سے سال کا پوچھ رہے ہیں؟ میں یہ سوال take up نہیں کرنا چاہتا۔ میں سوال نمبر 334 کے لئے استدعا کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے calculation دیکھی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جی، میں اب بھی دیکھ رہا ہوں لیکن میں یہ take up نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر: میں آپ کا ٹائم ضائع نہیں کرنا چاہتا لیکن میں اپنے علم کے لئے چاہتا ہوں کہ انھوں نے جو ٹوٹل لگایا ہے آیا یہ درست ہے یا غلط ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹوٹل درست ہے۔ انھوں نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں ان کا ٹوٹل کیا ہے وہ درست ہے۔

جناب سپیکر: آخر میں کتنا لکھا ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: آخر میں 227.91 لاکھ لکھا ہے۔

جناب سپیکر: میں غلط ہوں یا ٹوٹل غلط ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب آپ صحیح ہیں۔ ٹوٹل غلط ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس بارے میں آپ بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں اگر ٹوٹل غلط بھی ہوا ہے تو وہ clerical mistake کے ہی زمرے میں آئے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ mover کو ان سکیموں کے تخمینہ لاگت اور اس پر ہونے والے اخراجات پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس کی calculation میں اگر کوئی clerical mistake ہے تو وہ درست کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ نے اس کا ٹوٹل کیا ہے تو نشاندہی فرما دیں۔

جناب سپیکر: ہو سکتا ہے کہ مجھے غلطی لگ گئی ہو لیکن درست کر لیں تو بہتر ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ کم از کم آپ کو آج غلطی نہیں لگی۔

جناب سپیکر: جی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ کم از کم آپ کو آج اس ٹوٹل کے معاملے میں غلطی نہیں لگی۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے، مہربانی۔ شاہ صاحب کی request کو مان لیں۔ سید حسن مرتضیٰ صاحب کے سوال نمبر 334 کو out of turn take up کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: سوال نمبر 334، جناب سپیکر! اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جھنگ، سیکرٹری یونین کونسلز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*334: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جھنگ میں کتنی یونین کونسلز ہیں ان یونین کونسلز کے سیکرٹریز کی پوسٹ کس گریڈ کی ہے؟

(ب) یکم جنوری 2004 سے آج تک ضلع جھنگ میں کتنے سیکرٹریز یو سی کس کس گریڈ میں بھرتی ہوئے، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور پتاجات بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے میرٹ پر اور کتنے بغیر میرٹ بھرتی ہوئے؟

(د) اگر یہ تمام بھرتی بغیر میرٹ ہوئی ہے تو کیا حکومت یہ تمام تقرریاں منسوخ کر کے از سر نو میرٹ پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) ضلع جھنگ میں 128 یونین کونسلز ہیں ہر یونین کونسل میں بی ایس 11 کی دو اور بی ایس 7 کی ایک پوسٹ منظور شدہ ہے۔

(ب) حکومت کی پالیسی 2004 کے مطابق 70 سیکرٹری (سی ڈی) بی اے سیکنڈ ڈویژن، 20 سیکرٹری (ٹیکنیکل) میٹرک سیکنڈ ڈویژن سول ڈپلومہ ہولڈر بتاریخ 16-11-07 کو سکیل نمبر 11 میں تعینات کئے گئے، تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام بھرتی میرٹ پر کی گئی ہے۔

(د) تمام بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پچھلے عام انتخابات کے شیڈول کا اعلان ہونے کے بعد یہ بھرتیاں کی گئی تھیں، ان کے جو sitting ایم۔پی۔اے صاحبان تھے ان کے لئے یہ بھرتیاں کی گئیں اور یہ بھرتیاں ہمارے ضلع جھنگ میں بھی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری 128 یونین کونسلیں ہیں جن میں چار تحصیلیں آتی ہیں۔ سب سے بڑی تحصیل جھنگ ہے، اس کے بعد چنیوٹ پھر شور کوٹ اور پھر تحصیل احمد پور سیال ہے۔ 70 اسامیاں Secretary Community Development کی تھیں، یہ اسامی BS-11 کی ہے۔ سیکرٹری (ٹیکنیکل) کی 20 اسامیاں تھیں، وہ بھی BS-11 میں ہیں۔ اسی طرح 93 اسامیاں نائب قاصد کی تھیں۔ اس کمیٹی میں ڈی سی او، اے ڈی ایل جی اور ایک آدمی یہاں لوکل گورنمنٹ سے گیا تھا۔ 20۔نومبر 2007 کو ہمارے عام انتخابات announce ہوئے تھے اور یہ بھرتیاں انھوں نے اس کے بعد back date میں، 16۔نومبر کی تاریخ میں کی تھیں یعنی اس کے آرڈر انھوں نے back date میں کئے۔ اس میں 20 فیصد employee sons کا کوٹا تھا جو کہ violate کیا گیا۔ اسی طرح 2 فیصد disable persons کا کوٹا تھا وہ بھی violate کیا گیا۔ ہمارے ساتھ سب سے بڑی زیادتی یہ ہوئی کہ احمد پور سیال کی 13 یونین کونسلوں کی 70 فیصد اسامیاں تھیں جو کہ نجف عباس خان سیال ایم۔پی۔اے اور ہمارے ضلع ناظم کی تحصیل ہے وہاں سے 70 فیصد

بھرتیاں ہوئیں اور باقی پورے ضلع سے انھوں نے 30 فیصد بھرتیاں کی ہیں۔اس کے بعد انھوں نے وہی سیکرٹری جو بھرتی کئے گئے تھے الیکشن announce ہونے کے بعد ہماری تحصیل اور تحصیل جھنگ میں transfer کر دیئے۔یہ انھوں نے کھلم کھلا merit کی violation کی ہے۔یہ جو جواب آیا ہے یہ بالکل غلط ہے۔میری منسٹر صاحب اور آپ سے گزارش ہے کہ اس بارے میں ایک کمیٹی بنادیں اور اس کا ریکارڈ طلب کر لیں۔پورے پنجاب میں اسی طرح ہوا ہے۔باقی ایم۔پی۔اے صاحبان بھی اس سے اتفاق کریں گے تو میری گزارش ہے کہ اس کا ریکارڈ منگوا کر تحقیق کروالیں اور اگر یہ غلط ہوا ہے تو اسے درست کیا جائے۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، راناصاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے یہ کہا ہے کہ اس سوال کا جواب غلط ہے۔میں بالکل اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ جز(ج) اور جز(د) کا جواب واقعی درست نہیں ہے۔جز(ج) کا جواب ہے کہ "تمام بھرتی میرٹ پر کی گئی ہے" اور جز(د) کا جواب ہے کہ "تمام بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے" اب اگر میں بات کروں گا تو لغاری صاحب میرے محترم بھائی پھر کہیں گے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اب میرے خیال میں ان سے سینئر آ گئے ہیں، لغاری صاحب اب اکیلے نہیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): تو سینئر صاحب بھی یہ کہیں گے کہ دیکھیں آپ شکوہ کر رہے ہیں۔آپ اپنے حصے کی شمع جلاتے جائیں تو میری ان سے گزارش ہے کہ ہم نے تو اس وقت بھی شمع جلائی اور جلائے رکھی لیکن کاش آپ اس شمع کو پھونکیں نہ مارتے رہتے بلکہ اس شمع کی روشنی میں ان معاملات کو درست کرنے کی کوشش کرتے۔

جناب سپیکر: آپ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر یہ۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): نہیں، میرا مقصد تھوڑا سا اس سے آگے ہے۔

جناب سپیکر: اگر یہ بھرتی موجودہ دور میں ہوتی تو شاید درست ہوتا، کیا آپ کا مقصد یہ ہے یا کچھ اور ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ معزز ممبر نے جو سوال پوچھا تھا اس کا ذکر جز(الف) میں ہے کہ " آیا یہ بھرتیاں میرٹ پر ہوئی ہیں؟" اب محکمہ

کی طرف سے جواب آیا ہے کہ "تمام بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے۔" میں کہتا ہوں کہ یہ بھرتیاں میرٹ پر نہیں ہوئیں بلکہ آپ کو پتا ہے کہ اس معزز ہاؤس میں، اسمبلی سیکرٹریٹ میں جن لوگوں کو induct کیا گیا، بھرتی کیا گیا ان کی حالت یہ ہے کہ جس آدمی کو جس مقصد کے لئے بھرتی کیا گیا ہے اس کو وہی کام نہیں آتا۔ جس کو سٹینو گرافر کے طور پر بھرتی کیا گیا اسے باقی سب کچھ آتا ہے لیکن ٹائپنگ نہیں آتی یعنی جو آدمی جس کام کے لئے بھرتی ہوا ہے اسے وہ نہیں آتا۔ حالت یہ ہے کہ انھوں نے اس اسمبلی سیکرٹریٹ کا بھی اس طرح سے بیڑا غرق کیا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس سوال کی روشنی میں آپ بھی یہاں پر آج کچھ فرمائیں۔ اس معزز ہاؤس اور اس سیکرٹریٹ میں جس طرح سے غلط لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے، جس طرح سے تمام رولز کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں آپ بھی اس کے متعلق کچھ فرمائیں اور اپنے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے ان چیزوں کو correct کریں۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں معزز ممبر سے بالکل متفق ہوں کہ اس بارے میں ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اس ہاؤس کی کمیٹی بنائی جائے اور اس میں لغاری صاحب کو بھی ضرور ممبر رکھیں تاکہ یہ دیکھ سکیں کہ یہ سارا کچھ کس طرح سے ہوا ہے؟ وہ کمیٹی اس ہاؤس میں اپنی رپورٹ پیش کرے۔ اگر وہ کمیٹی کہے گی کہ یہ بھرتیاں میرٹ پر ہوئی ہیں تو ٹھیک ہے اور اگر میرٹ پر نہیں ہوئیں تو پھر ان کو میرٹ پر کیا جائے۔

جناب سپیکر: چلیں، میں کمیٹی بنا دوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تو ان کی بات ہے کہ جنھوں نے پانچ سال حکمرانی کی ہے۔ نگران حکومت کے دور میں چھ ہزار آدمی بھرتی کئے گئے ہیں، صرف ان کو الیکشن میں فائدہ پہنچانے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔ تقریباً ہزار کے قریب نو سو something صرف ضلع سیالکوٹ میں لوگ بھرتی کئے گئے ہیں جہاں سے یہ سارے ہی ہار گئے ہیں، کوئی ایک seat بھی نہیں لے سکے تو یہ اس ملک کے ان غریبوں سے بڑی زیادتی ہوئی ہے جو کہ میرٹ پر تھے، جو حق دار تھے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں ایک کمیٹی بننی چاہئے اور اس کا دائرہ کار اس طرح سے رکھیں کہ وہ ان تمام معاملات کا احاطہ کرے اور اس کے بعد وہ اس معزز ہاؤس کو within specific time اپنی رپورٹ پیش کرے۔ ایسی کمیٹی نہ ہو کہ جس کی رپورٹ آتے آتے وقت گزر جائے۔ within specific time وہ رپورٹ ایوان میں پیش کرے۔ میں حکومت کی طرف سے آپ کو،

اس معزز ہاؤس، ممبران اور لغاری صاحب کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ آپ کی جو بھی سفارشات ہوں گی ہم اس کے اوپر انشاء اللہ تعالیٰ عمل کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: اس حوالے سے میں بھی ایک چھوٹی سی عرض کرنی چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! میرے خیال میں اب ضرورت نہیں ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! کبھی تو موقع دے دیا کریں۔

جناب سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب، رانا ثناء اللہ صاحب اور لغاری صاحب تینوں حضرات مجھے اجلاس کے بعد ملیں گے پھر ہم اس بارے میں کمیٹی تشکیل دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کمیٹی کے بارے میں آپ یہاں پر ہی مہربانی فرمادیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ہم اجلاس کے بعد اکٹھے بیٹھ کر بنائیں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ جو سوال کا جواب آیا ہے کہ "تمام بھرتی میرٹ پر کی گئی ہے۔" جن لوگوں نے یہ جواب دیا ہے اور رانا ثناء اللہ صاحب کا جو موقف ہے اس میں بڑا فرق ہے ، یہ بالکل الٹ باتیں ہیں۔ اگر جواب غلط دیا گیا ہے تو جن لوگوں نے یہ غلط جواب دیا ہے ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا، ان کی کس طرح سے سرزنش کی جائے گی؟

دوسری گزارش یہ ہے کہ ہمارے متعلقہ وزیر صاحب بھی تو آج جواب دینے کے لئے نہیں آئے، کوئی ان کے بارے میں بھی مہربانی کر کے کچھ کریں۔

Isn’t this responsibility of the concerned Minister to come to answer it?

آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک خداداد صلاحیت دی ہے کہ آپ ہر situation کو handle کر لیتے ہیں۔ اس situation کو بھی آپ بڑی خوبصورتی سے handle کر رہے ہیں لیکن یہ ذمہ داری کس کی ہے؟ جناب! ایک سسٹم کو چلانے کے لئے جو آدمی جس چیز کا ذمہ دار ہے وہ اس کو proper طریقے سے لے۔ کیا رانا صاحب کو یہ officially responsibility دی گئی ہے کہ وہ لوکل گورنمنٹ کے معاملات کو دیکھیں گے۔ جس وقت لوکل گورنمنٹ کا منسٹر موجود ہے کئی ایسے محکمے ہیں جن کے وزراء نہیں ہیں ان کے لئے تو ان کو additional charge دے دیا جاتا ہے یا پھر پارلیمانی سیکرٹری جواب دیتے ہیں لیکن پارلیمانی سیکرٹری بھی ابھی تک appoint نہیں ہوئے۔ کیا حکومت

کا سارا کام رانا ثناء اللہ خان نے اکیلے ہی کرنا ہے؟ جناب! ان کے اوپر کتنی ذمہ داری ڈالیں گے۔ اگر گورنر صاحب کے اوپر criticize کرنا ہے تو وہ بھی رانا صاحب کو آگے پیش کر دیا جاتا ہے کہ رانا صاحب گورنر صاحب کے اوپر تنقید کریں جو کہ وفاق کی نشانی ہیں اور اس حکومت کے اندر وفاق کے نمائندے ہیں۔ اس کی criticism بھی رانا صاحب کریں گے۔ لوکل گورنمنٹ کے وزیر اگر نہیں آئے تو ان کا جواب بھی رانا صاحب دیں گے۔ کوئی بھی matter اگر ہو تو trouble shooter صرف ایک رانا ثناء اللہ خان ہیں؟ Is it a one man Government sir? میرا تو سوال یہ ہے کہ یہ one man show نہیں ہونا چاہئے تھا۔ رانا صاحب کے باقی جو دوست ہیں، باقی ان کے جو پارلیمنٹ والے colleague ہیں وہ بھی اس چیز کا جواب دیں اور اس ذمہ داری کو collectively نبھائیں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ کی بات ریکارڈ پر آ گئی ہے۔ میرے خیال میں ٹھیک ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! وہ اس کا جواب تو دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس بات کی rules اجازت دیتے ہیں اس کے اوپر criticism جائز نہیں ہے۔ بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے اوپر specific person کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب اسلام آباد میں کوئی ایسا معاملہ تھا جس کی وجہ سے انہیں وہاں پر جانا پڑا۔ باقی لغاری صاحب نے جو یہ کہا ہے کہ جس نے جواب غلط دیا ہے تو ان کے خلاف یہ کیا کارروائی کریں گے؟ میں نے پہلے بھی کمیٹی کے scope کی بات کی ہے۔ آپ لغاری صاحب رپورٹ میں فرمائیں جنہوں نے غلط جواب دیا ہے ان کے خلاف جو کارروائی آپ recommend کریں گے؟ وہ بھی ہم کریں گے اور جنہوں نے یہ غلط کام کروایا ہے خدا کے لئے ان کے متعلق بھی کوئی رپورٹ میں شامل کر لیجئے گا، ان کے خلاف بھی کارروائی کریں گے۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! میں رانا صاحب کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے عرض کروں گا کہ الیکشن شیڈول 2008 آ جانے کے بعد ان کے predecessor تھے۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب نہیں، یہ question hour ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! میں متعلقہ بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: وقفہ سوالات ہے، مہربانی کریں۔

رانا محمد افضل خان: جناب والا! متعلقہ بات کر رہا ہوں اور illegal appointment کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: وقت ضائع ہو گا۔ رانا صاحب! آپ میرے لئے نہایت قابل احترام ہیں، تشریف رکھیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! میں بھی ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کس کے بارے میں؟

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ہے۔

جناب سپیکر: کیا سوال ہے؟

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ جس طرح سے حسن مرتضیٰ صاحب نے کہا ہے کہ یونین کونسلوں کے سیکرٹریوں کو جب بھرتی کیا گیا ہے تو میرٹ کی violation کی گئی ہے۔ اس میں انہوں نے T.O.F-T.O.R اور T.M.O بھی لوکل گورنمنٹ میں بھرتی کئے ہیں اور وہ سارے کے سارے گجرات ڈسٹرکٹ کے لوگ بھرتی کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کے متعلق نیا سوال دے دیں۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! آپ میرا ضمنی سوال تو سن لیں۔

جناب سپیکر: اگر ضمنی سوال ہے تو میں ضرور سنوں گا۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! ضمنی سوال ہی کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب والا! میرا یہ سوال ہے کہ کیا ان بھرتیوں میں میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے یا صرف گجرات کے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ کا سوال تو نیا ہی بنے گا۔

وزیر قانون پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! میں عرض کروں گا کہ۔۔

جناب سپیکر: آپ تو میرے خیال میں پہلے ہی تیار ہیں مجھے لگتا ہے۔ (قہقہے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! میرے فاضل دوست کو اگر to the point جواب چاہئے وہ تو پھر fresh question کریں، اگر انہوں نے point of order raise کیا ہے تو میں اس کا جواب محکمے سے لے کر دے دیتا ہوں لیکن میرا خیال ہے کہ یہ زیادہ مناسب ہے کہ جو آپ کمیٹی بنانے جا رہے ہیں اس کے scope کو تھوڑا wide کر دیں اور وہ اس معاملے کو دیکھ لے گی۔

جناب سپیکر: درست ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب والا! میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ وقفہ سوالات ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب والا! میں اپنے علاقے کے متعلق ہی سوال کرنے لگا ہوں۔ ہمارے دو تین محلے اس وقت پانی میں ڈوب رہے ہیں۔ یہاں پر جو سوال کا جواب دیا گیا ہے اس کی شق نمبر تین میں انہوں نے کہا ہے کہ "تعمیر ریلوے کراسنگ و سیوریج محلہ رائے چند چنیوٹ" اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "یہ سکیم مکمل کر دی گئی ہے۔" جواب سراسر غلط ہے اور وہاں پر میں خود گیا ہوں وہ محلہ پورا پانی میں ڈوب رہا ہے۔

جناب سپیکر: جن کا سوال تھا وہ تو سوال چھوڑ گئے ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب والا! میں نے ان سے مشورہ کیا ہے اور ان کو ساری صورتحال بتائی ہے۔

جناب سپیکر: میں اب اس سے آگے نکل چکا ہوں۔ شکریہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب والا! یہ معاملہ صحت کے متعلق ہے اور مفاد عامہ میں ہے اور نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح جواب کی شق 7 میں بچھائے جانے والا سیوریج از محلہ نور والا تا ڈسپوزل ورکس ٹبیاں والا چنیوٹ کے متعلق گزارش یہ ہے کہ کل پرسوں تک کی وہاں سے یہ رپورٹ ہے کہ وہ محلہ پانی سے بھرا ہوا ہے اور وہاں پر ہمارا مذبحہ خانہ بھی بنا ہوا ہے۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ وہاں disposal بالکل نہیں ہے اور اس کے ارد گرد پانی بھرا ہوتا ہے۔ مذبحہ خانہ کے آس پاس کا علاقہ

جوہڑ بنا ہوا ہے اور لوگ جب ریڑھیوں پر گوشت لے کر جاتے ہیں تو وہ پھسل کر اس گندے پانی میں گرتا ہے اور وہی پیشاب اور گند والا گوشت سارے شہر کو کھلایا جاتا ہے۔ اس حصے کو دوبارہ بنایا جائے اور اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور اس کام کو بھی جلدی مکمل کروایا جائے۔

جناب سپیکر: حضرت شاہ صاحب! بات سنیں۔ آپ تو اس سوال کو چھوڑ چکے ہیں اور اب ان کو آپ نے یہ سوال دے دیا ہے۔ اس میں اب میں کیا کروں بتائیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے انہیں سوال دیا نہیں، انہوں نے مجھے آ کر بتایا ہے کہ ہمارا یہ مسئلہ تھا تو میں نے کہا کہ اگر وہاں یہ کچھ ہو رہا ہے کہ انسان گندہ گوشت کھا رہے ہیں۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ آپ بھی سپیکر صاحب سے request کر لیں، میں بھی انہیں کہتا ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب آپ کیا فرماتے ہیں؟ اصل میں تو ہم آگے چلے گئے تھے۔ سوال نمبر 36 کا جو انہوں نے جواب دیا ہے اس کی شق 7 کے متعلق بات کر رہے ہیں۔ جس پر 24 لاکھ 32 ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں اور کام مکمل ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب والا! میں یہ عرض کرتا ہوں کہ وہاں پر اب بھی گندہ پانی بھرا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اس کی غلط رپورٹ دی ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب والا! یہ بالکل غلط رپورٹ ہے۔ وہاں پر پائپ بچھائے ہی نہیں گئے اور ہر وقت پانی کھڑا رہتا ہے، لوگوں کے مکانات اس گندے پانی کی وجہ سے منہدم ہو رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! چنیوٹ اب ضلع بننے بھی جا رہا ہے اور بڑا پرانا قدیمی اور تاریخی شہر ہے۔ اگر تو بات ایسے ہی ہے، جواب میں کہا گیا ہے کہ محلہ نور والا تا ڈسپوزل ورکس ٹبیاں والا چنیوٹ۔ یہ 24 لاکھ اور 32 ہزار روپے کا منصوبہ تھا۔ 24 لاکھ 28 ہزار روپے میں مکمل ہوا ہے۔ اگر یہ فرما رہے ہیں کہ یہ منصوبہ مکمل ہی نہیں ہوا، بنا ہی نہیں ہے اور وہاں پر کام ہوا ہی نہیں ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی serious بات ہے۔ اس بات کو آپ اس حد تک pending فرما لیں۔ میں محکمے سے جواب لے کر کل ہی بتا دیتا ہوں، اگر غلط information ہوئی تو پھر اس information دینے والوں کے خلاف بھی کارروائی ہو گی اور اس معاملے کو اور کام کو محکمہ فوری طور پر take up بھی کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، کل تک آپ کو اس کا جواب مل جائے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ پہلے بھی یہ ہوتا رہا ہے کہ سوالوں کے جواب غلط آتے رہے ہیں۔ آج بھی دو سوالات تو ایسے ہیں کہ جن کے جوابات غلط آ گئے ہیں جو کہ ہمارے treasury benches کے بھائیوں نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ جواب غلط ہے۔ جب جواب غلط آتے ہیں تو ہم سارے جو اس House میں بیٹھے ہوئے ہیں ہم سب کے ساتھ یہ مذاق ہے اور ہمیں بے وقوف بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر: جو جواب غلط دے گا اس کو پھر اس کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑے گا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: زندہ باد۔ مجھے بھی آپ سے یہی جواب چاہئے تھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! یہ میرا سوال تھا۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوالات کا جواب جو غلط آیا ہے، یہ وہی مشرف باقیات ہے جنہوں نے یہ سارے غلط کام کئے تھے۔ اب وہی اس کے غلط جواب دے کر اس ایوان کا وقار مجروح کر رہے ہیں اور غلط information دے رہے ہیں۔ وزیر موصوف بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کو بلا لیتے ہیں اور ان کے خلاف ضرور کارروائی ہو گی۔ جن لوگوں نے یہ کروایا ہے ان لوگوں کے خلاف بھی اور جنہوں نے یہ کیا ہے ان کے خلاف بھی کارروائی ہو گی۔ میری وزیر صاحب سے یہ بھی گزارش ہے کہ ہماری جو ساری سکیمیں ہیں ان کا کل ریکارڈ بھی لے آئیں اور۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! دیکھیں، پہلے آپ اس سوال کو چھوڑ گئے ہیں۔ اس کا آپ نے کہا کہ مجھے جواب مل گیا ہے اور مجھے پتا تھا کہ اس میں اکثر جواب غلط ہیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا سوال ہے؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حسن مرتضیٰ صاحب نے ابھی کہا ہے کہ یہ جو غلط جواب دیئے جا رہے ہیں یہ مشرف باقیات ہیں جو یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ زیادتی ہے کہ رانا صاحب کو یا جواب دینے والوں کو مشرف باقیات کہنا۔ غالباً وہ اس وجہ سے کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے مشرف کی پالیسیوں کا تسلسل رکھا ہوا ہے

اور اگر انہوں نے ان کی پالیسیوں کا تسلسل رکھا ہوا ہے تو وہ پالیسیاں اچھی ہونے کی وجہ سے اس کا تسلسل رکھا ہوا ہے۔

حاجی ذوالفقار علی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، حاجی صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! آپ کی نظر کرم ہوئی، آپ کی بڑی شفقت ہے۔ ہتھ ریڑھی، بیل گاڑی اور گدھا گاڑی پر پرچی سسٹم تھا۔ وہ پہلے ختم ہو گئی تھی لیکن اب دوبارہ وہ شروع ہو گیا ہے۔ ابھی مجھے فون آیا ہے، ان لوگوں نے ہڑتال کی ہوئی ہے، وہ بڑا تنگ کر رہے ہیں، kindly اگر یہ ختم ہے تو ہمارے منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان سے پوچھ لیں کہ اس پر implement ہوا یا نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: چلیں، وہ آپ کی بات نوٹ ہو گئی ہے۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! یہ ابھی بتا دیں گے ناں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے اس بات کو manage کر لیا ہے۔ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اس وقت آفیسر گیلری میں موجود ہیں۔ حسن مرتضیٰ اور چنیوٹی صاحب یہاں سے جب فارغ ہوں تو ان کے ساتھ بیٹھ کر ان سکیموں کے حوالے سے اپنی reservations انہیں نوٹ کروا دیں تو اس کے مطابق انہیں آج یا صبح جواب مل جائے گا۔

جناب سپیکر: سیکرٹری لوکل گورنمنٹ آپ کو نظر آ رہے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں جب on the floor of the House ایک بات کر رہا ہوں تو آپ کو میرے اوپر یقین کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: مجھے نہیں پتا، ان کی جگہ یہ تشریف لائے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! آپ مجھ سے پوچھ لیتے، میں آپ کو بتا دیتا۔

جناب سپیکر: جی جی، رانا صاحب! بتائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے یہ arrange کر دیا ہے تو آپ کی وساطت سے میری ان دونوں معزز ممبران سے گزارش ہے کہ یہ آج ہی بیٹھ کر ان سکیموں کو pin point کر دیں جو ہوئی نہیں ہیں یا کوئی ناقص کام ہوا ہے۔

دوسرے میرے بھائی نے جو بیل گاڑیوں والی بات کی ہے ان سے بھی میری گزارش ہے کہ یہ ہاؤس سے فارغ ہونے کے بعد سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو ملیں، وہ انہیں اس وقت کی exact position بھی لے کر دیں گے اور اس معاملے میں جو problem ہے اس کو resolve بھی کروائیں گے۔

جناب سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب! آپ کچھ فرما رہے تھے کہ کسی بات کا جواب دینا چاہتے تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! چودھری ظہیر صاحب میرے بڑے بھائی ہیں میں انہیں تو نہیں جواب دے سکتا اور نہ ہی میں نے انہیں مشرف باقیات کہا ہے کیونکہ اب تو وہ ہماری طرف آ رہے ہیں، اب وہ باقیات میں سے نکل رہے ہیں۔ (قہقہے)

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتا دیں کہ وہاں کیا پوزیشن ہے کیونکہ وہاں ہڑتال ہے تاکہ میں انہیں کچھ بتا سکوں۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں نے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ سے کہہ دیا ہے، وہ اجلاس کے بعد میرے بھائی کا یہاں انتظار کریں گے، اس وقت کی جو پوزیشن ہے وہ اسی وقت آپ کو پتا کر وا کر بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: Next question وسیم قادر صاحب کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چلیں، آگے چلیں۔ آمنہ الفت صاحبہ کا سوال ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ، جناب سپیکر۔ سوال نمبر 121۔

لاہور شہر میں غیر قانونی پلازوں کے خلاف کارروائی کا مسئلہ

*121: **محترمہ آمنہ الفت:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں غیر قانونی پلازے موجود ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں غیر قانونی پلازے زیر تعمیر ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان غیر قانونی پلازوں کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟---

جناب سپیکر: یہ آپ نہ پڑھیں۔ آپ کے سوال کا جواب آگیا ہے، اگر آپ اس پر ضمنی سوال کرنا چاہیں تو وہ کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں اس سوال اور اس کے جواب کو پڑھا ہوا تصور نہیں کرنا چاہتی۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا جواب بھی وزیر موصوف پڑھ دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس سوال کا جواب لمبا ہے ٹائم لگے گا، ٹائم کا خیال کیجیے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جو بات کی ہے اگر وہ فرمائیں تو میں اس کا brief عرض کر دیتا ہوں کہ اس میں انہوں نے غیر قانونی پلازوں کے متعلق بات پوچھی ہے تو اس میں راوی ٹاؤن میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہ ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں نے درخواست کی ہے کہ میں اسے پڑھا ہوا تصور نہیں کروں گی۔ وزیر موصوف اس کو پڑھ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ محترمہ! میں پڑھ دیتا ہوں۔ اس کا جواب ہے:

(الف) درست ہے کہ لاہور شہر میں غیر قانونی پلازے موجود ہیں۔

جناب سپیکر: آمنہ الفت صاحبہ! میرے خیال میں ٹائم بڑا short ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کر کے آپ یہ مہربانی کریں کہ اس پر ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ آمنہ الفت: چلیں، ابھی وزیر موصوف جب اس کا جواب پڑھیں گے تو آپ کو خود اس کی سنجیدگی کا احساس ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: پڑھ دیں جی۔ اس بات پر ان کی تسلی نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) درست ہے۔لاہور شہر میں غیر قانونی پلازے موجود ہیں جن کی ٹاؤن وار تفصیل حسب ذیل ہے:-

راوی ٹاؤن:	راوی ٹاؤن کی حدود میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہ ہے-
شالامار ٹاؤن:	ٹی ایم اے شالامار ٹاؤن میں 24 غیر قانونی پلازہ نما عمارات موجود ہیں، جن کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-
واہگہ ٹاؤن:	واہگہ ٹاؤن کی حدود میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہ ہے-
عزیز بھٹی ٹاؤن:	عزیز بھٹی ٹاؤن کی حدود میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہ ہے-
داتا گنج بخش ٹاؤن:	ایسی زیادہ تر عمارات ٹی ایم اے داتا گنج بخش ٹاؤن کے معرض وجود میں آنے سے پہلے کی تعمیر شدہ ہیں۔

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، سینئر منسٹر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ محترمہ ماشاء اللہ پڑھی لکھی ہیں، سارا ہاؤس بی اے پاس لوگوں کا ہے۔اس پر کم از کم 15 منٹ لگنے ہیں۔

جناب سپیکر: میں ان سے request کر چکا ہوں۔

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب والا! میں ان سے request کرلیتا ہوں کہ سارا ہاؤس پڑھے لکھے لوگوں کا ہے، ہاؤس کا ٹائم نہ ضائع کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا یہ right ہے اور آپ اجازت دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کا right تو ہم تسلیم کرتے ہیں لیکن آپ کو بھی دوسروں کا احساس کرنا چاہئے۔ دیکھیں آپ، 11:10 پر question hour ختم ہو جائے گا۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! اب آپ کی مرضی ہے یہ بہت important matter ہے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہوں گا کہ ایوان کو یہ clear کر دیا جائے کہ اگر ممبران کے کوئی حقوق ہیں اور وہ یہاں پر حقوق مانگتے ہیں تو ان کے آگے resistance نہیں کھڑا

کرنا چاہئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر اس ایوان کی کارروائی اور اس کا وقت اتنا ہی قیمتی ہے تو یہ وزیر صاحب جنہوں نے یہ point out کیا ہے، کیا یہ کارروائی میں ہر وقت موجود ہوتے ہیں؟ اگر انہیں ایوان میں داخل ہونے کے 5 منٹ کے اندر اندر اس ہاؤس کے ٹائم کی اہمیت کا احساس ہوا ہے تو مجھے یہ بتائیے کہ وزیر لوکل گورنمنٹ اپنے questions کے دن حاضر نہیں ہیں، انہیں اس ایوان کے question hour کی اہمیت کا احساس نہیں ہے اور اپوزیشن کے ایک ممبر نے کہا ہے کہ اس سوال کا جواب پڑھ دیا جائے تاکہ سارا کچھ ریکارڈ میں بھی آئے اور میڈیا بھی سنے اور آپ کہتے ہیں، نہ پڑھیں۔ ہم لوگ ممبرز ہیں، ہمارے بھی حقوق ہیں اور ہم بھی اس ایوان میں کارروائی چلانے کا حق رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ بولتے جائیں، بولتے جائیں۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ٹائم ختم ہونے والا ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! آپ ایک ہی question پر کیوں اتنا ٹائم ضائع کر رہے ہیں؟ اس دوران باقی لوگوں کے questions بھی آ جائیں گے اور ان کے مسئلے حل ہو جائیں۔

جناب سپیکر: احساس ہونا چاہئے کہ دوسرے ممبر صاحبان کے بھی سوالات ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): تاہم جو تعمیرات ٹی ایم اے کے معرض وجود میں آنے کے بعد ہوئی ہیں وہ بعد ازاں منظوری نقشہ کی گئی ہیں۔

گلبرگ ٹاؤن:	گلبرگ ٹاؤن کی حدود میں 36 عدد غیر قانونی پلازہ نما بلڈنگز موجود ہیں جن کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
سمن آباد ٹاؤن:	سمن آباد ٹاؤن کی حدود میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہ ہے۔
اقبال ٹاؤن:۔	ٹی ایم اے اقبال ٹاؤن کی حدود میں واقع تمام پلازہ جات لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے زیر انتظام ہیں۔ ایل ڈی اے سے موصولہ رپورٹ کے مطابق ایل ڈی اے اپنے زیر کنٹرول سکیموں میں تمام زیر تعمیر اور تعمیر شدہ پلازوں کا قانونی اور ٹیکنیکل لحاظ سے معائنہ کر

رہا ہے-لاہور شہر میں ایل ڈی اے کے زیر انتظام 954 کثیر المنزلہ عمارات کی فہرست سپریم کورٹ میں جمع کروادی گئی تھی-ان میں سے سپریم کورٹ کے کمیشن نے 45 عمارات کو انسپکشن کے بعد غیر قانونی قرار دے کر اپنی رپورٹ سپریم کورٹ میں جمع کروادی ہے۔ فہرست تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ان عمارات پر مزید کارروائی سپریم کورٹ کے احکامات کی روشنی میں کی جائے گی۔ سپریم کورٹ کا کمیشن ابھی مزید عمارات کا بھی معائنہ کر رہا ہے-

ایل ڈی اے کی حدود میں اس وقت کوئی غیر قانونی پلازہ زیر تعمیر نہ ہے جبکہ آئندہ بھی اگر کوئی ایسی تعمیر ہوئی تو اس کے خلاف فوراً ایکشن لیا جائے گا-

نشتر ٹاؤن: نشتر ٹاؤن کی حدود میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہ ہے-

(ب) یہ بھی درست ہے کہ لاہور شہر میں غیر قانونی پلازے زیر تعمیر ہیں-رپورٹ کے مطابق راوی ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن، سمن آباد ٹاؤن، اقبال ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن میں کوئی غیر قانونی پلازہ زیر تعمیر نہ ہے البتہ شالامار ٹاؤن میں دو عدد غیر قانونی پلازہ جات زیر تعمیر ہیں، تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-گلبرگ ٹاؤن کی حدود میں بھی غیر قانونی پلازہ جات کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

داتا گنج بخش ٹاؤن کی حدود میں تعمیرات پلازہ جاری تھیں تاہم یہ تعمیرات بعد از منظوری نقشہ شروع کی گئیں تاہم جہاں کہیں بھی تعمیر کنندگان منظور شدہ نقشہ کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے ہیں ان کے خلاف سخت ضابطہ کی کارروائی عمل میں لائی گئی، لیکن ان تعمیرات کی بابت سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے جاری کردہ آرڈر کی وجہ سے مزید تعمیرات کا کام ہو رہا ہے-

(ج) جیسا کہ جز (ب) میں واضح کیا جا چکا ہے کہ راوی ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن، سمن آباد ٹاؤن، اقبال ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن میں کوئی غیر قانونی پلازہ زیر تعمیر نہ ہے-البتہ شالامار ٹاؤن میں ناجائز پلازوں کے خلاف مؤثر کارروائی کا عمل جاری ہے-جس میں پنجاب لوکل گورنمنٹ

آرڈیننس 2001 دفعہ 141 کے تحت پولیس اسٹیشنوں میں پرچہ جات درج کروانے کے علاوہ مسماری کی کارروائی کا عمل بھی جاری ہے۔چند عمارات کا عدالت عظمیٰ کی طرف سے قائم کردہ کمیشن برائے ہائی رائز بلڈنگز نے وزٹ بھی کر لیا ہے۔ کمیشن کے فیصلہ کے بعد کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

داتا گنج بخش ٹاؤن نے غیر قانونی تعمیرات کے خلاف ضابطہ کی کارروائی کرتے ہوئے ایف آئی آر کٹوائی ہیں اور عمارات کو سیل کروا دیا ہے اور مسماری کی کارروائی عمل میں لائی گئی تاہم 11-5-2007 کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے تین منزلہ سے زائد عمارات کی تعمیر کی اجازت دی اور ریٹائرڈ جسٹس ریاض کیانی کی سربراہی میں کمیشن مقرر کر دیا گیا جو ایسی تمام عمارات کا معائنہ کر کے اپنی رپورٹ عدالت عظمیٰ کو ارسال کرتے ہیں۔مزید کارروائی عدالت عظمیٰ کے حکم پر عمل میں لائی جائے گی۔

ٹی ایم اے گلبرگ ٹاؤن کا ناجائز تعمیرات کے خلاف ایکشن جاری ہے اور سپریم کورٹ کا کمیشن غیر قانونی تعمیر شدہ اور زیر تعمیر پلازوں کے خلاف کارروائی کے لئے سپریم کورٹ کو بھیج رہا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر!وزیر قانون صاحب نے میرے سوال کا جواب پڑھا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ صرف اس سوال کا جواب پڑھنے سے ہی میڈیا اور ایوان میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو ایک بہت اہم آگاہی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ ضمنی سوال کرنا چاہتی ہیں تو وہ کریں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! غیر قانونی پلازے اور عمارات جن کا ابھی جواب میں ذکر آیا ہے مجھے وزیر قانون صاحب اصطلاح کے حوالے سے وضاحت فرما دیں کہ غیر قانونی پلازہ نما عمارات سے کیا مراد ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پلازہ سے مراد پلازہ ہی ہوتا ہے۔ میں اس کی اور کیا تفصیل بیان کر سکتا ہوں؟ پلازہ، پلازہ ہوتا ہے اور غیر قانونی کام وہی ہوتا ہے جو غیر قانونی ہوتا ہے۔ جس کی قانون کے مطابق منظوری حاصل نہ کی گئی ہو یعنی نقشہ منظور کروائے بغیر اور by

lawsکی violation کر کے عمارت تعمیر کی جائے تو اس کو غیر قانونی تعمیر کہا جاتا ہے اور جس عمارت میں ایک floor کے اوپر دوسرا floor ہو اور پھر دوسرے کے بعد تیسرا floor ہو تو ہم اس عمارت کو اپنی زبان میں پلازہ کہتے ہیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا اس پر ایک اور ضمنی سوال ہے کہ ایل ڈی اے کی حدود سے کیا مراد لی جا رہی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایل ڈی اے کی حدود سے مراد ایل ڈی اے کی حدود ہی ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ کتاب میں definition موجود ہے، اسے پڑھ لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جز (الف) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ایل ڈی اے کی حدود میں اس وقت کوئی غیر قانونی پلازہ تعمیر نہ ہے۔ اس سے آگے جز (ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ یہ درست ہے کہ لاہور شہر میں غیر قانونی پلازے زیر تعمیر ہیں۔ کیا ایل ڈی اے ٹاؤنز سے باہر ہے یا کوئی ٹاؤن ایل ڈی اے کی حدود کے اندر ہے یا نہیں؟ یہاں پھر غلط جواب دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! یہ ٹھیک ہے کہ وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے لیکن روایت یہ رہی ہے کہ جو سوال جاری ہو اس کے ختم ہونے کے بعد وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: انھوں نے مکمل کر لیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! جواب نہیں دیا گیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم لغاری صاحب نے جو فرمایا ہے کہ ایک طرف کہا گیا ہے کہ ایل ڈی اے کی حدود میں کوئی غیر قانونی پلازہ نہیں ہے اور دوسری طرف کہا گیا ہے کہ شہر میں غیر قانونی پلازے ہیں۔ اس میں گزارش یہ ہے کہ بلدیاتی ایکٹ کے مطابق ٹاؤن autonomous ہیں۔ وہ حدود ان ٹاؤنز کی حدود تصور ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ کچھ علاقے ایسے ہیں جو ایل ڈی اے کی حدود میں آتے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہمارے علم کے لئے وزیر قانون یہ بتادیں کہ کون کون سے علاقے ایل ڈی اے کے اندر ہیں اور کون کون سے ٹاؤن کے اندر ہیں۔

جناب سپیکر: لغاری صاحب! آپ سمجھدار آدمی ہیں۔اس کے لئے نیا سوال دیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں حدود کا پوچھ رہا ہوں کہ کون سے علاقے ٹاؤن کے اندر ہیں اور کون سے ایل ڈی اے کے اندر ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم لغاری صاحب کی خدمت میں یہ عرض کر دیتا ہوں کہ جو علاقے ٹاؤن کے اندر ہیں وہ ٹاؤن کے اندر ہیں اور جو ٹاؤن میں نہیں ہیں وہ ایل ڈی اے کے اندر ہیں۔

جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گھوڑے شاہ روڈ لاہور کی تعمیر نو کا مسئلہ

*89: **جناب وسیم قادر:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گھوڑے شاہ روڈ جو حلقہ پی پی 144 کی مین روڈ ہے آخری دفعہ کب تعمیر کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گھوڑے شاہ روڈ کاغذی طور پر کئی بار تعمیر کی گئی ہے، لیکن اس کے باوجود یہ روڈ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) اس روڈ کی تعمیر کے احکامات کب جاری فرمائے جائیں گے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) گھوڑے شاہ روڈ کی تعمیر کا کام دو گروپوں میں ہے ایک گروپ کی تعمیر فروری 2007 سے جاری ہے۔کارپٹ کے علاوہ باقی مکمل ہے اور دوسرے گروپ پر عنقریب کام

جون 2008 سے شروع کیا جا رہا ہے۔ 2001 سے پہلے میونسپل کارپوریشن لاہور نے اس کی تعمیر و مرمت کا کام کیا تھا۔ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے ریکارڈ پر اس کی تعمیر کا کوئی اندراج نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ مذکورہ سڑک کاغذی طور پر کئی بار تعمیر کی گئی ہے۔ لیکن یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے اس کی تعمیر شروع کر دی ہے۔

(ج) اس روڈ کی تعمیر کے پہلے احکامات فروری 2007 میں جاری ہوئے تھے انشاللہ تعمیر کا کام اگلے مالی سال میں مکمل کر لیا جائے گا۔

لاہور شہر میں بوسیدہ عمارات کی تعداد
اور ان کے خلاف کارروائی کا مسئلہ

*122: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور شہر میں حکومت کی طرف سے خطرناک قرار دی گئی بوسیدہ عمارات کی تعداد کیا ہے نیز یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا ان بوسیدہ عمارات کے مالکان کو کوئی نوٹس جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ان نوٹسز کی روشنی میں محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) لاہور شہر میں حکومت کی طرف سے خطرناک قرار دی گئی بوسیدہ عمارات کی کل تعداد 887 ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے کہ راوی ٹاؤن میں 271، شالامار ٹاؤن میں 115، عزیز بھٹی ٹاؤن میں 85، واہگہ ٹاؤن میں 24، داتا گنج بخش ٹاؤن میں 240، گلبرگ ٹاؤن میں 22، سمن آباد میں 186، اقبال ٹاؤن میں 17 اور نشتر ٹاؤن میں 11 عدد ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بوسیدہ عمارات کے مالکان کو ٹاؤنز کی جانب سے نوٹسز جاری کئے گئے ہیں اور نوٹسوں میں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خطرناک عمارات کو فی الفور خالی کروائیں یا خود انہیں گرا دیں۔ عملدرآمد نہ کرنے کی صورت میں ٹی ایم ایز انہیں خود مسمار کر دے گی، مسماری کے علاوہ مقامی پولیس سٹیشنوں میں پرچہ جات کا اندراج بھی کروایا جائے گا۔ کسی حادثہ کی صورت میں ٹی ایم ایز جانی و مالی نقصان کی ذمہ دار نہ ہو گی۔

(ج) جیسا کہ جز(ب) میں وضاحت کی گئی ہے۔ جملہ ٹاؤن انتظامیہ نے نوٹسز جاری کرتے وقت مالکان / قابضان کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ وہ اپنے زیر استعمال بوسیدہ عمارات کو فوری طور پر مرمت کروالیں یا خود مسمار کر دیں ورنہ مقامی پولیس سٹیشنوں میں پرچہ جات درج کرائے جائیں گے۔ چونکہ (وال سٹی) اندرون شہر کا زیادہ تر علاقہ راوی ٹاؤن میں آتا ہے۔ اس سلسلہ میں راوی ٹاؤن انتظامیہ نے 271 خطرناک / بوسیدہ عمارات کے مالکان / قابضان کو نوٹسز جاری کئے ہیں۔ 48 عدد مراسلہ جات برائے اندراج مقدمہ ارسال کئے ہیں۔ 35 عدد مکانات کو جزوی / مکمل طور پر مسمار کر دیا ہے۔ ٹاؤن انتظامیہ ہر سال اپنے دفتر اور پانی والا تالاب میں خطرناک / بوسیدہ عمارات کے سلسلہ میں ایمرجنسی سنٹر قائم کرتی ہے جہاں عملہ 24 گھنٹے موجود رہتا ہے۔ دوران ایمرجنسی شکایات کو بخوبی دور کرتی ہے۔ اس کے علاوہ راوی ٹاؤن انتظامیہ اخبارات کے ذریعے بھی عوام الناس کو اپنی اپنی عمارات کو مرمت کرنے کی ہدایات جاری کرتی ہے۔

لاہور شہر میں حکومت کی طرف سے خطرناک قرار دی گئی بوسیدہ عمارات کی کل تعداد 887 ہے۔ ٹاؤن وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

1- راوی ٹاؤن (47 خطرناک + 224 مرمت طلب)=271 اندرون شہر۔

2- شالا مار ٹاؤن: 115، وسن پورہ، باغبانپورہ، چاہ میراں، ساہوواڑی، فیض باغ اور مصری شاہ۔

3- عزیز بھٹی ٹاؤن: 85، ہربنس پورہ، ہربنس پورہ پنڈ، فتح گڑھ، داروغہ والا، جہانگیر روڈ، دربار غازی پیر، گنج بازار مغل پورہ، کوٹلی پیر عبدالرحمان، ساہوواڑی، الفیصل ٹاؤن، غازی آباد، ڈرائی پورٹ اور علامہ اقبال روڈ دھرم پورہ۔

4- واہگہ ٹاؤن: 24، شادی پورہ پنڈ، محمود بوٹی، سلامت پورہ اور منہالہ خورد۔

5- داتا گنج بخش ٹاؤن: 240، بلال گنج، مین بازار داتا دربار، موہنی روڈ، شاہ جہاں روڈ، نیو انار کلی، پرانی انار کلی، ایڈورڈ روڈ، اردو بازار، موچی گیٹ، گوالمنڈی ریلوے روڈ، میوہ منڈی، فلیمنگ روڈ، سرکلر روڈ، چوک دال گراں، برانڈرتھ روڈ، لہذا بازار، بیڈن روڈ، لکشمی چوک، قلعہ گجر سنگھ۔ عبدالکریم روڈ، منٹگمری روڈ، مزنگ، سنت نگر، دیو سماج روڈ، راج گڑھ۔ سلام پورہ، ساندہ، سادات پارک وغیرہ۔

6- گلبرگ ٹاؤن: 22، گڑھی شاہو، بی بی پاک دامن، میکلوڈ روڈ، نکلسن روڈ، محمد نگر، شالیمار لنک روڈ، پیکو روڈ، ٹاور سٹریٹ کوٹ لکھپت، بہار کالونی، لیاقت آباد۔

7- سمن آباد ٹاؤن، 186، شام نگر، چوبرجی، گلشن راوی، بند روڈ، نوناریاں، شیرا کوٹ، بابو صابو، جعفریہ کالونی، سوڈی وال، یتیم خانہ بند روڈ، نیو اسلامیہ پارک، پیر غازی روڈ اچھرہ، پکی ٹھٹھی، سمن آباد، نواں کوٹ، مزنگ، رحمان پورہ، اولڈ مسلم ٹاؤن۔

8- اقبال ٹاؤن: 17، چوک یتیم خانہ، بند روڈ، ملتان روڈ، کوٹ محمدی، ڈھولنوال، پنڈ نیاز بیگ، رائے ونڈ۔

9- نشتر ٹاؤن: 11، چونگی امر سدھو، گرین بلڈنگ، فیروز پور روڈ، قینچی امر سدھو، شیروانی کالونی

ٹی ایم اے ہارون آباد 06-2005، 07-2006 کا بجٹ واستعمال

*253: چودھری شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ہارون آباد کا سال 06-2005، 07-2006 میں سالانہ ترقیاتی فنڈز کتنا تھا؟

(ب) کیا یہ مختص فنڈ سارے کا سارا خرچ ہو گیا تھا اگر کچھ حصہ Lapse ہو گیا تھا تو کتنا؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سالانہ ترقیاتی فنڈز لیپس (Lapse) ہونے کا ذمہ دار کون ہے، کیا حکومت ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ہارون آباد سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ہارون آباد کا سال 06-2005 بجٹ میں مبلغ 29.893 ملین روپے اور 07-2006 بجٹ میں مبلغ 53.594 روپے فنڈ تھا۔

(ب) 83.487 ملین روپے میں سے 72.029 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں اور 11.458 ملین روپے 08-2007 سال میں Liability میں رکھے گئے ہیں کچھ سکیمیں ابھی شروع نہ ہوئی ہیں حکومت کی طرف سے ابھی نئے کام شروع کرنے پر پابندی ہے پابندی ختم ہونے پر یہ سکیمیں مکمل کروائی جائیں گی۔

(ج) ٹی ایم اے گرانٹ Lapse نہ ہوئی ہے نئی سکیموں پر پابندی ختم ہونے پر یہ رقم بھی خرچ کردی جائے گی۔

لاہور-یو سی-37 مین بازار کی سڑک کی تعمیر نو کا مسئلہ

*261: **جناب وسیم قادر:** کیا وزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ زراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مسلم آباد یو سی-37 کا مین بازار نیو کرول بازار عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور بارشوں میں پانی دوکانوں کے اندر چلا جاتا ہے؟

(ب) کیا حکومت مسلم آباد بازار کی سڑک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) مسلم آبادیو سی۔37 کا مین بازار نیو کرول بازار واقعی عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔بارش کے دنوں میں دکانداروں اور گزرنے والوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ب) مین بازار کرول کی تعمیر کا منصوبہ ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن واہگہ ٹاؤن کے حالیہ سالانہ ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 08-2007 میں شامل نہ ہے۔مذکورہ بازار کی تعمیر نو پر تقریباً ایک کروڑ پانچ لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔جس کا ٹاؤن ہذا متحمل نہ ہے۔اگر مناسب فرمائیں تو مذکورہ منصوبہ کی تعمیر کی ذمہ داری محکمہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو سونپ دی جائے یا واہگہ ٹاؤن کو گورنمنٹ کی جانب سے سپیشل گرانٹ کے اجرا سے تعمیر کی جا سکتی ہے۔

ضلع جھنگ، سیکرٹری یونین کونسلز کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*334: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع جھنگ میں کتنی یونین کونسلز ہیں ان یونین کونسلز کے سیکرٹریز کی پوسٹ کس گریڈ کی ہے؟

(ب) یکم جنوری 2004 سے آج تک ضلع جھنگ میں کتنے سیکرٹریز یو سی کس کس گریڈ میں بھرتی ہوئے، ان کے نام، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور پتاجات بتائیں؟

(ج) ان میں سے کتنے میرٹ پر اور کتنے بغیر میرٹ بھرتی ہوئے؟

(د) اگر یہ تمام بھرتی بغیر میرٹ ہوئی ہے تو کیا حکومت یہ تمام تقرریاں منسوخ کر کے از سر نو میرٹ پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) ضلع جھنگ میں 128 یونین کونسلز ہیں ہر یونین کونسل میں بی ایس 11 کی دو اور بی ایس 7 کی ایک پوسٹ منظور شدہ ہے۔

(ب) حکومت کی پالیسی 2004 کے مطابق 70 سیکرٹری (سی ڈی) بی اے سیکنڈ ڈویژن، 20 سیکرٹری (ٹیکنیکل) میٹرک سیکنڈ ڈویژن سول ڈپلومہ ہولڈر بتاریخ 07-11-16 کو سکیل نمبر 11 میں تعینات کئے گئے، تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تمام بھرتی میرٹ پر کی گئی ہے۔

(د) تمام بھرتی میرٹ پر ہوئی ہے۔

لاہور، ناظم شالیمار ٹاؤن وراوی ٹاؤن کے زیر استعمال گاڑیاں ودیگر تفصیلات

*405: **محترمہ راحیلہ خادم حسین:** کیا وزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ناظم، راوی ٹاؤن اور شالیمار ٹاؤن کے ماتحت کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں انکے نمبرز ماڈل اور قیمت خرید بتائیں؟

(ب) اس وقت ناظم شالیمار ٹاؤن کے استعمال میں ذاتی کتنی گاڑیاں ہیں اور سال 2007 سے آج تک پٹرول اور مرمت کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ناظم شالیمار ٹاؤن کا ماہانہ اعزازیہ کتنا ہے؟

(د) قانون کے مطابق ٹاؤن ناظم کتنی سرکاری گاڑیاں استعمال کر سکتا ہے؟

(ہ) یکم جنوری 2007 سے آج تک کتنی گاڑیاں خرید کی گئیں ان کی قیمت خرید نمبرز اور ماڈل کی تفصیل بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) ناظم شالامار ٹاؤن اور راوی ٹاؤن کے ماتحت صرف ایک ایک گاڑی ہے ان کے نمبرز، ماڈل اور قیمت خرید حسب ذیل ہے:-

1-راوی مار ٹاؤن

گاڑی نمبر 8889 ایل ڈبلیو ایم	ماڈل 2005	قیمت خرید-/830000

2-شالامار ٹاؤن

گاڑی نمبر 222 ایل ڈبلیو ایم	ماڈل 2005	قیمت خرید-/859000

(ب) ناظم شالامار ٹاؤن کے ذاتی استعمال میں صرف ایک گاڑی ہے جو جنوری 2007 سے مئی 2008 تک پٹرول کی مد میں مبلغ 580000 روپے خرچ ہوئے ہیں اور مرمت وغیرہ پر 42550 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) ناظم شالامار ٹاؤن کا ماہانہ اعزازیہ 8000 روپے مقرر ہے۔

(د) قانون کے مطابق ٹاؤن ناظم صرف ایک گاڑی استعمال کر سکتا ہے۔

(ہ) یکم جنوری 2007 سے آج تک شالا مار ٹاؤن اور راوی ٹاؤن نے کوئی سرکاری گاڑی نہ خریدی ہے۔لہذا تفصیل بتانا ممکن نہ ہے۔

لاہور، ناظم گنج بخش ٹاؤن واقبال ٹاؤن کے زیر استعمال گاڑیوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*406: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ناظم گنج بخش ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن کے ماتحت کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں ان کے نمبرز ماڈل اور قیمت خرید بتائیں؟

(ب) ٹاؤن ناظم گنج بخش اور اقبال ٹاؤن میں کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں ان کے نمبرز، ماڈل، قیمت، خرید اور 2007 سے آج تک پٹرول کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ٹاؤن ناظم کا ماہانہ اعزازیہ کتنا ہے؟

(د) قانون کے مطابق ناظم کتنی گاڑیاں استعمال کر سکتا ہے؟

(ہ) یکم جنوری 2007 سے اب تک سرکاری گاڑیوں کے اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) ناظم داتا گنج بخش ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن کے ماتحت صرف ایک ایک گاڑی ہے۔ان کے نبرز ماڈل اور قیمت خرید حسب ذیل ہے:۔

1-داتا گنج بخش ٹاؤن

گاڑی نمبر 682 ایل ڈبلیو ڈی ماڈل 2006 قیمت خرید-/809000

2-اقبال ٹاؤن

گاڑی نمبر1805ایل ڈبلیو کے ماڈل2006 قیمت خرید-/859000

(ب) ناظم داتا گنج بخش ٹاؤن اور اقبال ٹاؤن میں جتنی سرکاری گاڑیاں ہیں ان کے ماڈل، نمبرز، قیمت خرید اور 2007 سے آج تک پٹرول کی مد میں جتنا خرچہ ہوا اسکی تفصیل تتمہ (الف) اور تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ٹاؤن ناظم کا اعزازیہ مبلغ-/8000روپے ماہانہ مقرر ہے۔

(د) قانون کے مطابق ٹاؤن ناظم صرف ایک گاڑی استعمال کر سکتا ہے۔

(و) یکم جنوری2007 سے آج تک سرکاری گاڑیوں پر جتنا خرچہ آیا ہے اس کی ٹاؤن وار تفصیل حسب ذیل ہے:-

1-داتا گنج بخش ٹاؤن -/3625025

2-اقبال ٹاؤن -/2105194

راولپنڈی شہر میں آبادی کے تناسب سے قبرستانوں کی کمی

*435:راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی شہر میں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کے تناسب سے قبرستان بہت کم ہیں؟

(ب) اگر ہاں تو کیا حکومت یہاں نئے قبرستان بنانے کے ضمن میں کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ راولپنڈی سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) یہ درست ہے کہ روز بروز آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے جس کے تناسب سے قبرستان بہت کم ہیں۔

(ب) ٹی ایم اے، راولپنڈی نے قبرستان کے لئے 1000 کنال اراضی موضع رکھ دھمیال میں مورخہ 03-02-99 زیر انتقال نمبر2 محکمہ جنگلات حصول کی جس میں باقاعدہ جنازگاہ اور

چار دیواری تعمیر کی ہے، مورخہ 99-2-3 کے بعد حکومت پنجاب کی جانب سے مزید قبرستان کی اراضی کے حصول کے لئے کوئی خصوصی فنڈ مہیانہ کئے گئے ہیں۔

لاہور، لاری اڈہ بادامی باغ میں تجاوزات و دیگر مسائل

*535: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاری اڈہ بادامی باغ لاہور میں تجاوزات کی بھرمار ہو چکی ہے، گندگی کے ڈھیر جگہ جگہ پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاری اڈہ کی سڑکیں کچی ہونے کی وجہ سے بارش کے بعد یہاں سے مسافروں کا گزرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاری اڈہ کا مسافر خانہ بالکل بند ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاری اڈہ کی ڈسپنسری بھی نہ ہونے کے برابر ہے، وہاں نہ دوائیاں ہیں اور نہ ہی پورا سٹاف؟

(ہ) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) پنجاب لوکل گورنمنٹ لاہور آرڈیننس مجریہ 2001 کے تحت تجاوزات کو ختم کرنے کا اختیار ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن کو حاصل ہے، اس لئے راوی ٹاؤن انتظامیہ سے مل کر جنرل بس سٹینڈ کی حدود میں واقع تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے مسلسل ریڈ کئے جاتے ہیں اور تجاوز کنندگان کا سامان ضبط کر کے داخل سٹور کیا جاتا ہے اور بعد ازاں نیلام کر دیا جاتا ہے۔جہاں تک جگہ جگہ گندگی کے ڈھیروں کا تعلق ہے یہ درست نہیں ہے۔جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ میں عملہ صفائی کے ذریعے صبح و شام باقاعدگی سے صفائی کروائی جاتی ہے اور گندگی کے ڈھیروں کو محکمہ ایس ڈبلیو ایم کے ٹرک باقاعدگی سے اٹھا کر لے جاتے ہیں۔

(ب) لاری اڈہ کی تمام سڑکیں کچی نہیں ہیں گول برآمدہ اور 34 بیز کے سامنے بعض جگھوں پر سڑکیں نشیبی ہیں اور بارش کے بعد وہاں پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔چونکہ لاری اڈہ بادامی باغ لاہور میں گزشتہ سالوں میں نئے سیوریج بچھانے اور نئی سڑکیں بننے کی وجہ سے نیچی ہو گئی ہیں۔تاہم لاری اڈہ بیز وغیرہ کی نئی تعمیر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے شروع کر دی ہے۔ جس میں پہلے مرحلے میں تقریباً ساڑھے چار کروڑ روپے خرچ ہو رہے ہیں۔ تعمیر نو سے مستقبل میں شکایت کا ازالہ ہو جائے گا۔

(ج) جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ لاہور کے نئے Bays-9 اور Bays-22 کی تعمیر سے مسافروں کی آمد و رفت پرانے اڈے کی بجائے بیرونی حصول میں منتقل ہو گئی ہے۔نیز جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ کی تعمیر نو کے سلسلہ میں پہلے مرحلے میں Bays-22 کی جگہ تعمیرات کا کام شروع ہو چکا ہے جس کی وجہ سے بھی مسافر خانے میں مسافر نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں مگر مسافر خانہ بدستور کھلا رہتا ہے۔

(د) لاری اڈہ بادامی باغ لاہور میں واقع ڈسپنسری میں ایم بی بی ایس ڈاکٹر (میڈیکل آفیسر ہیلتھ) مع ضروری سٹاف ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں اس کے علاوہ ڈسپنسری میں دوائیاں بھی موجود ہیں۔جس سے روزانہ متعدد مریض مستفید ہو رہے ہیں۔

(ہ) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے جنرل بس سٹینڈ بادامی باغ لاہور کی تعمیر نو کا آغاز کر دیا ہے جس سے وقتاً فوقتاً پیدا ہونے والے مسائل کا ازالہ ہو جائے گا۔

میاں چنوں شہر میں واٹر سپلائی و سیوریج کے مسائل

*552: رانا بابر حسین: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) میاں چنوں شہر کی کتنی آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت حاصل ہے، کون کون سی آبادیاں ان سہولیات سے محروم ہیں؟

(ب) سال 2000 سے آج تک واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات پہنچانے کے لئے اس شہر میں سال وار کتنی رقم کن کن منصوبہ جات پر خرچ ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس شہر کی نوے فیصد آبادی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات سے محروم ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر کی آبادی جو ان سہولیات سے مستفید ہو رہی ہے اس کو واٹر سپلائی کے لئے جو پانی فراہم کیا جاتا ہے وہ ناقص اور غیر معیاری ہے، کیونکہ واٹر سپلائی کے پائپ پرانے اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے اس شہر کا سیوریج سسٹم کام نہیں کر رہا کیونکہ سیوریج کے پائپوں اور لائن کی کبھی بھی مناسب صفائی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے سارے شہر میں گندہ پانی جگہ جگہ کھڑا ہے؟

(و) کیا حکومت اس شہر کو واٹر سپلائی کی فراہمی اور سیوریج سسٹم کو از سر نو ڈالنے کے لئے منصوبہ بنانے اور اس کے لئے رقم فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن میاں چنوں سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) میاں چنوں شہر تین یونین کونسل نمبر 747372 پر محیط ہے میاں چنوں شہر کی پرانی تمام آبادیوں کو سیوریج سسٹم کی سہولت میسر ہے جب کہ واٹر سپلائی کی فراہمی کے لئے 13 واٹر ورکس کے ذریعے لوگوں کو پینے کا پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔ لیکن واٹر سپلائی پائپ لائن 1985 میں بچھائی گئی تھی۔ بالکل بوسیدہ ہو چکی ہے۔ جس کی بنا پر واٹر سپلائی موثر طریقے سے نہ ہو رہی ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر ٹی ایم اے میاں چنوں نے عوام کو صاف اور صحت مند پانی فراہم کرنے کے لئے شہر کی ہر یونین کونسل میں تین تین فلٹریشن پلانٹس لگائے ہیں۔ جس سے لوگوں کو بلا معاوضہ پینے کا صاف پانی میسر ہو رہا ہے جبکہ ملحقہ آبادیوں میں سیوریج و واٹر سپلائی کی سہولیات میسر نہ ہیں۔ کیونکہ ان آبادیوں کے مالکان نے باضابطہ طور پر اپنی کالونیوں کو منظور نہ کروایا ہے۔ جب تک یہ کالونیاں باضابطہ طور پر منظور نہیں ہو جاتیں تو اس وقت تک ٹی ایم اے بنیادی سہولیات کی فراہمی عمل میں نہ لا سکتی ہے۔

(ب) ٹی ایم اے میاں چنوں نے نئے لوکل گورنمنٹ سسٹم کے آغاز 2001 سے لے کر اب تک سیوریج سسٹم کو موثر بنانے کے لئے ایک کروڑ 88 لاکھ 30 ہزار روپے خرچ کئے ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ واٹر سپلائی کی بوسیدہ پائپ

لائن کی تبدیلی کے لئے خطیر رقم درکار ہے اور ٹی ایم اے میاں چنوں اپنے محدود مالی وسائل میں رہتے ہوئے ان میگا پراجیکٹ پر عملدرآمد نہ کر سکتی ہے تاہم جس جگہ پائپ لائن کی لیکیج ہوتی ہے اسے مرمت کیا جاتا ہے یا تبدیل کروایا جاتا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ٹی ایم اے میاں چنوں نے انٹرنل سیور لائن کو بچھانے کے لئے گزشتہ سات سال کے دوان ایک کروڑ 88 لاکھ روپے کی خطیر رقم خرچ کی ہے۔ جس سے سیور لائن کی تنصیب عمل میں لائی گئی جبکہ واٹر سپلائی کی بوسیدہ پائپ لائن کی وجہ سے پانی کی فراہمی جزوی آبادی کو مؤثر طریقے سے نہ ہو رہی ہے۔البتہ متبادل انتظام کے طور پر میاں چنوں شہر میں 70 لاکھ روپے کی لاگت سے 10 عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب عمل میں لائی گئی ہے۔ جس سے لوگوں کو صاف اور صحت مند پانی بلا معاوضہ فراہم کیا جا رہا ہے۔

(د) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ واٹر سپلائی پائپ لائن بوسیدہ ہو چکی ہے جس کی وجہ سے واٹر سپلائی لائن جگہ جگہ سے ٹوٹ چکی ہے جس کی وجہ سے آبادیوں کو مؤثر طریقے سے پانی کی سپلائی نہ ہو رہی ہے۔ لیکن واٹر سپلائی پائپ لائن کی لیکیج سے متعلق جب بھی کوئی شکایت موصول ہوتی ہے۔تو ٹی ایم اے میاں چنوں فوری طور پر ان پائپ لائنوں کی مرمت /تبدیلی عمل میں لاتی ہے جبکہ پوری واٹر سپلائی لائن کی تبدیلی کے لئے ٹی ایم اے میاں چنوں کے پاس فنڈز دستیاب نہ ہیں البتہ بطور متبادل انتظام فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب کی گئی ہے۔

(ہ) ٹی ایم اے میاں چنوں نے شہر میں صفائی کے بہتر انتظامات اور سیوریج سسٹم کو بحال رکھنے کے لئے سپیشل سکواڈ تشکیل دیئے ہیں اس کے علاوہ ٹی ایم اے میاں چنوں نے صفائی کے بہتر انتظامات اور بند سیور لائن کو کھولنے کے لئے سکریونٹ اور سیور جیٹنگ مشین کی خریداری بھی بذریعہ سی سی بی عمل میں لائی ہے اور جب بھی سیور لائن کے بند ہونے کی شکایت موصول ہوتی ہے تو ان جدید مشینری کے ذریعے فوری طور پر شکایت کا ازالہ کیا جاتا ہے البتہ بارشوں کے دوران نشیبی علاقوں میں پانی کی نکاسی کے فوری اقدامات عمل میں لائے جاتے ہیں۔

(و) ٹی ایم اے میاں چنوں واٹر سپلائی پائپ لائن کی تبدیلی اپنے محدود مالی وسائل کی وجہ سے عمل میں نہ لا سکتی ہے واٹر سپلائی پائپ لائن کی تبدیلی پر اخراجات اندازاً 6 کروڑ روپے ہیں اور اگر حکومت پنجاب خصوصی گرانٹ جاری فرمائے تو واٹر سپلائی پائپ لائن کی تبدیلی عمل

میں لائی جا سکتی ہے۔مزید برآں ٹی ایم اے میاں چنوں نے USAID کے جاری پروگرام Programme (Districts That Work) DTW کے تحت محلہ شمس پورہ، صادق کالونی میں نئی واٹر سپلائی لائن بچھانے کے لئے 38 لاکھ روپے کا تخمینہ مرتب کر کے ارسال کیا ہے اور جیسے ہی فنڈز کی دستیابی ہوئی ان علاقہ جات میں نئی واٹر سپلائی پائپ لائن کی تنصیب عمل میں لائی جائے گی اس کے علاوہ سیوریج سسٹم کو مؤثر بنانے کے لئے مین سیور لائن جو کہ سال 1983 میں بچھائی گئی تھی اب اس کی میعاد پوری کر چکی ہے اور اس کی تبدیلی ناگزیز ہے۔لہذا حکومت پنجاب مین سیور لائن کی تبدیلی کے لئے بھی فنڈز جاری فرمائے تاکہ سیوریج سسٹم کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

شیخوپورہ شہر میں یو سی ناظموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*556: ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) شیخوپورہ شہر کے حلقہ میں کل کتنے یو سی ناظم ہیں؟

(ب) ہر ناظم کے حلقہ میں سال 2005 سے اب تک کتنے فنڈ جاری ہوئے ہیں اور اب تک اس سے جو سکیمیں مکمل ہوئی ہیں، ان کی تفصیل بیان فرمائی جائے مع لاگت؟

(ج) سال 2002 سے اب تک کل کتنے ٹی ایم او کو محکمہ میں بھرتی کیا گیا ان کے نام، تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟

(د) کیا مذکورہ ٹی ایم او پبلک سروس کمیشن کے ذریعے بھرتی کئے گئے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) شیخوپورہ شہر کے حلقہ میں کل 14 یو سی ناظم ہیں۔

(ب) شیخوپورہ شہر کے ہر حلقہ کے لئے جاری کئے گئے فنڈ اور مکمل ہونے والی سکیموں کی تعداد مع لاگت تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال 2002 سے اب تک بھرتی کئے گئے ٹی ایم اوز کے نام اور ان کی تعلیمی قابلیت تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ بھرتی کئے گئے ٹی ایم اوز، ٹی او آر (بی ایس 17) کو قواعد کے مطابق پنجاب لوکل گورنمنٹ بورڈ کی سفارشات پر سیکرٹری بلدیات نے بھرتی کیا، سوائے مس شازیہ اکبر کے جس کو وزیر اعلیٰ پنجاب نے قواعد میں نرمی کرتے ہوئے انسانی بنیادوں پر بھرتی کیا۔

میاں چنوں شہر کی طرح دیہی علاقہ جات سے بھی سیوریج اور الیکٹرک سٹی کے چار جز وصول نہ کرنے کا مسئلہ

*614: رانا بابر حسین: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹی ایم اے میاں چنوں شہریوں سیوریج کی صفائی اور الیکٹریسٹی کے بل یا چار جز وصول نہیں کر رہی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے مذکورہ دیہی علاقہ جات میں سیوریج کی صفائی اور الیکٹریسٹی کے بل یا چار جز وصول کر رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہریوں کی نسبت چکوک میں زیادہ غربت ہے اور لوگ یہ بل یا چار جز ادا نہیں کر سکتے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اس دوہری پالیسی کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت دیہی لوگوں کو بھی مذکورہ ادائیگی سے مستثنیٰ قرار دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن میاں چنوں سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:

(الف) درست ہے کہ ٹی ایم اے میاں چنوں شہر میں اپنے انفراسٹرکچر کیلئے جو الیکٹریسٹی بل آتے ہیں ان کی ادائیگی خود کرتی ہے جبکہ سیوریج صفائی کیلئے ادارہ ھذا نے حسب ضابطہ ڈرینج ٹیکس عائد کیا ہوا ہے۔ جس کی وصولی صرف شہری باشندگان سے کی جاتی ہے اور اس ٹیکس کے حصول کے متبادل ٹی ایم اے شہری سطح پر زیادہ سے زیادہ میونسپل سروسز فراہم کرتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اگر کسی دیہات کی سیوریج بلاک ہو جائے تو ٹی ایم اے میاں چنوں مطالبہ پر Sucker مشین فراہم کرتی ہے۔کیونکہ ٹی ایم اے میاں چنوں نے دوران سال 2007-08 سکر مشین خرید کی ہے اور رواں مالی سال کے دوران POL چارجز کی مد میں بجٹ گنجائش نہ ہونے کی بنا پر دور دراز دیہاتوں میں سیوریج لائن کی صفائی کے لئے سکر مشین کی فراہمی اس صورت میں کی جاتی ہے کہ متعلقہ دیہات کے عوام اپنی مدد آپ کے تحت ڈیزل کی فراہمی عمل میں لائیں۔مزید یہ کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے تمام سیوریج اور واٹر سپلائی سکیمز مکمل کر کے متعلقہ دیہات کی تشکیل کردہ یوزر کمیٹی کے حوالے کر دی ہیں جو کہ وہاں کے لوگ اپنی مدد آپ کے تحت چلانے کے پابند ہیں اور اس سلسلہ میں جملہ اخراجات علاقہ کے لوگ ادا کرتے ہیں۔تاہم ادارہ ہذا نے ممبران تحصیل کونسل کی تجویز پر سال 2008-09 کے بجٹ میں دیہی علاقہ کی سیوریج سکیموں کی صفائی کیلئے POL چارجز کی مد میں رقم مختص کر دی گئی ہے تاکہ بلا معاوضہ دیہی علاقہ میں سروسز فراہم کی جا سکیں۔مزید براں الیکٹریسٹی چارجز وغیرہ ٹی ایم اے دیہی علاقہ سے وصول نہ کر رہی ہے۔

(ج) درست ہے کہ شہریوں کی نسبت دیہات میں زیادہ غربت ہے تاہم یوزر کمیٹیاں اجتماعی طور پر بلوں کی ادائیگی کر رہی ہے۔شہروں کی نسبت دیہات میں ادائیگی بلز کی استطاعت کم ہے۔

(د) TMA میاں چنوں قواعد کے خلاف کوئی وصولی نہ کر رہی ہے۔حکومت کی پالیسی کے مطابق دیہات میں سیوریج اور واٹر سپلائی سکیمز چلانے کے اخراجات یوزر کمیٹی ہائے برداشت کرتی ہے۔شہری علاقہ کے عوام زیادہ ٹیکس ادا کرتے ہیں اور ادارہ کو شہر سے آمدن بھی دیہی علاقہ کی نسبت زائد ہوتی ہے تاہم حکومت جو پالیسی مرتب کرے گی اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

لاہور۔پائپوں والی پُلی سے پل شیر اکوٹ
دربار روڈ کو پختہ کرنے کا مسئلہ

*631: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیو شالیمار کالونی، غنی کالونی، ناصر کالونی، شیر اکوٹ بند روڈ لاہور کے ساتھ بہنے والے گندے نالے کے ساتھ ساتھ بنی ہوئی نیو شالیمار روڈ بطرف نیو شالیمار کالونی، غنی کالونی کو پل گلشن راوی سے پائپوں والی پلی تک پختہ کر دیا گیا ہے، لیکن پائپوں والی پلی سے پل شیر اکوٹ دربار تک ناگفتہ بہ حالت ہے؟

(ب) کیا حکومت نیو شالیمار روڈ کے بقیہ حصے پائپوں والی پلی سے پل شیر اکوٹ دربار تک پختہ کر کے علاقے کے مکینوں کی مشکلات دور کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن سمن آباد ٹاؤن لاہور نیو شالیمار روڈ کے بقیہ حصے پائپوں والی پلی سے پل شیر اکوٹ دربار تک پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی مگر ٹاؤن میں فنڈز کی کمی اور ترقیاتی کاموں پر گورنمنٹ کی طرف سے پابندی لگائے جانے کے باعث یہ کام نہیں کروا سکتی۔لہذا استدعا ہے کہ یہ کام سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور یا ایم پی اے گرانٹ سے کروالیا جائے تو علاقے کے مکینوں کی مشکل دور ہو سکتی ہیں۔

پی پی 225 کے گاؤں 45/12۔ایل کی سڑک
کی تعمیر و دیگر معاملات کی تفصیل

*673: چودھری محمد ارشد: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال پی پی 225 کے گاؤں 45/ 12 ایل سٹیزن کمیونٹی بورڈ کے ذریعہ کتنے کلو میٹر لمبی اور چوڑی سڑک تعمیر ہو رہی ہے؟

(ب) کیامذکورہ سڑک کی تعمیر جاری ہے یا روک دی گئی ہے اور اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تعمیر روکنے کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر کے لئے متعلقہ بورڈ کو کتنی گرانٹ اور کیسے دی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے نیز ٹھیکہ دیتے وقت اس کی تعمیر کے لئے کوئی وقت اور معیار کی حد مقرر کی گئی یا نہیں، اگر ہاں تو یہ کام کس اتھارٹی نے انجام دیا ہے؟

(د) کیا اس سڑک کی تعمیر کے لئے میرٹ کو مدنظر رکھا گیا ہے یا نہیں، اگر رکھا گیا ہے تو اس کا کیا میرٹ ہے؟

(ہ) مذکورہ سڑک کی سب بیس کے لئے کیا معیار مقرر کیا گیا ہے اور اس کی کتنی لاگت منظور کی گئی اور کیا سب بیس کے لئے جتنی رقم مختص کی گئی ہے، اتنی رقم ہی سے یہ سب بیس بنائی گئی، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) سٹیزن کمیونٹی بورڈ کب قائم ہوا، کتنے افراد پر مشتمل ہے، اسے بناتے وقت رولز کو مدنظر رکھا گیا یا نہیں، اس کے ممبران کے نام مع پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ز) مذکورہ سڑک کے بل کی ادائیگی کرنے سے پہلے کیا اس کے معیار اور سب بیس کی چیکنگ کی گئی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) مذکورہ سڑک کی لمبائی 4200 فٹ اور چوڑائی 10 فٹ ہے-

(ب) سڑک مذکورہ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے-

(ج) سڑک مذکورہ کا کل منصوبہ -/3552000 روپے کا ہے- اس میں سے -/713000 روپے الحرم سیٹیزن کیمونٹی بورڈ چک نمبر 45/12-ایل چیچہ وطنی نے ادا کئے ہیں اور ضلعی حکومت کا حصہ 2852000 روپے بنتا ہے- اس کی ادائیگی تین برابر اقساط میں کی گئی ہے- اس کی پہلی قسط 951000 روپے مورخہ 17-3-2007 بذریعہ چیک نمبر 9898333 دوسری قسط 915000 روپے مورخہ 26-5-07 بذریعہ چیک نمبر 989867 اور تیسری قسط 935000 روپے مورخہ 5-4-2008 بذریعہ چیک نمبر 994482 جاری کی گئی ہیں-

تعمیر کے لئے چھ ماہ کا وقت مقرر کیا گیا تھا اور معیار کی حد جو ضلعی حکومت محکمہ روڈز کے لئے مقرر ہے۔اس کی specification کے مطابق ہے نیز یہ کام سی سی بی نے اپنے ذرائع سے محمد ریاض الحق گورنمنٹ کنٹریکٹر سے کروایا ہے۔

(د) سیٹیزن کمیونٹی بورڈ نے یہ منصوبہ کمیونٹی کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کیا ہے اور اسے ضلع کونسل نے اپنے اجلاس مورخہ 24-1-2007 میں پاس کیا ہے۔

(ہ) مذکورہ سڑک کی سب بیس کی موٹائی 6انچ رکھی گئی ہے اور سب بیس پر مبلغ -/730972 روپے خرچ ہوئے ہیں جو کہ اسٹیمیٹ کے مطابق ہیں۔

(و) الحرم سیٹیزن کمیونٹی بورڈ ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر ساہیوال نے مورخہ 15-5-2006 کو پچیس ممبران کو بمطابق قانون / رولز رجسٹر کیا ہے اور اس کے ممبران کے نام وپتہ جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) مذکورہ سڑک کی دوسری قسط کی ادائیگی سے پہلے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز چیچہ وطنی نے سڑک کو چیک کر کے مورخہ 27-4-2007 کو رپورٹ کی کہ کام درست ہے۔لہذا اس رپورٹ پر دوسری قسط جاری کر دی گئی،اس طرح تیسری قسط جاری کرنے سے پہلے بھی ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر روڈز چیچہ وطنی نے مورخہ 15-8-2007 سڑک ہذا کی چیکنگ کے بعد رپورٹ جاری کی کہ کام تسلی بخش ہے۔لہذا تیسری قسط بھی جاری کر دی گئی۔

ضلعی حکومت کے فیصل آباد میں ترقیاتی منصوبوں کے تفصیلات

*715: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر مقامی حکومت وکمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 2003-2004 کے لئے ضلع فیصل آباد میں ضلعی حکومت نے کون کون سے ترقیاتی منصوبے شروع کرائے اور ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں؟

(ب) تحصیل وار ان ترقیاتی منصوبوں کی تفصیل بمع لاگت کیا ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) 04-2003 کے لئے ضلع فیصل آباد میں ضلعی حکومت نے جو ترقیاتی منصوبے شروع کرائے، جتنے منصوبے مکمل ہو چکے ہیں اور جتنے نامکمل ہیں اس کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ترقیاتی منصوبوں کی لاگت کی تفصیل تحصیل وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گورنمنٹ پرائمری سکول ٹینکی والا تحصیل چنیوٹ میں واٹر فلٹر پلانٹ چالو کرنے کا مسئلہ

*724: جناب شوکت محمود بسرا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول ٹینکی والا تھانہ سٹی روڈ چوک رجوعہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں واٹر فلٹر پلانٹ لگایا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے مذکورہ منصوبے پر لاکھوں روپے خرچ کئے مگر عوام اب تک مستفید نہ ہو سکی؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پلانٹ کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں، کیا حکومت اس منصوبہ کے بارے میں محکمانہ انکوائری کروانے کو تیار ہے تاکہ ذمہ داری کا تعین ہو سکے اور ذمہ داران کے خلاف تادیبی کارروائی بھی عمل میں لائی جا سکے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن چنیوٹ سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) درست ہے۔ یہ پلانٹ وفاقی حکومت نے پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایجنسی، منسٹری آف ماحولیات کے پروگرام Provision of Clean Drinking Water Initiatives کے تحت مورخہ 30-05-2008 کو مکمل کیا، مگر ٹی ایم اے چنیوٹ کو ابھی تک سپرد نہ کیا گیا۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے یہ پلانٹ وفاقی حکومت نے پاکستان ماحولیاتی تحفظ ایجنسی، منسٹری آف ماحولیات کے پروگرام Provision of Clean Drinking Water Initiatives کے تحت مورخہ 30-5-2008 کو مکمل کیا۔ ٹی ایم اے چنیوٹ بذریعہ پروجیکٹ ڈائریکٹر CDWI ریفرنس نمبر 1(1)PD/CDWP/1 مورخہ 20-3-2008 یوٹیلٹی کنکشنز بشمول بجلی، واٹر سپلائی، ڈرینج/ سیوریج و تعیناتی چوکیدار/ آپریٹر عمل میں لائی فلٹریشن پلانٹ کا کام میسرز زرین ڈراپ کمپنی کو وفاقی حکومت نے الاٹ کیا اور وفاقی حکومت کے زیر اثر ہی سکیم کی تکمیل ہوئی، ٹی ایم اے چنیوٹ نے اس پلانٹ پر دوران اے ڈی پی 07-2006 مزید 3.50 لاکھ روپے بابت تعمیر چار دیواری، آہنی گرل، فلٹریشن پلانٹ کے صحت کے فرش پر خرچ کئے، ٹی ایم اے چنیوٹ نے سکیم کو چالو کرنے کی بابت کئی لیٹر لکھے لیکن عملدرآمد نہ ہوا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- لیٹر نمبری 867 مورخہ 02-6-2006 برائے دور کرنے نقائص واٹر فلٹریشن پلانٹ پراجیکٹ ڈائریکٹر CDWI اسلام آباد کو تحریر کو کیا گیا۔

2- لیٹر نمبری TMA/CHT/81 مورخہ 06-02-2007 دوبارہ پراجیکٹ ڈائریکٹر CDWI اسلام آباد برائے دور کرنے نقائص و چالو کرنے واٹر فلٹریشن پلانٹ۔

3- لیٹر نمبری TMA/CHT/707 مورخہ 29-05-2007 پھر سہ بار متعلقہ ایجنسی کو تحریر کیا۔

4- لیٹر نمبری TMA/CHT/1385 مورخہ 05-12-2007 جناب ڈائریکٹر جنرل صاحب لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب لاہور کو برائے دور کروانے نقائص و چالو کروانے فلٹریشن پلانٹ تحریر کیا۔

5- لیٹر نمبر TMA/CHT/198 مورخہ 27-02-2008 کو دوبارہ جناب ڈائریکٹر جنرل صاحب لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب لاہور کو برائے دور کروانے نقائص و چالو کروانے فلٹریشن پلانٹ تحریر کیا گیا، ٹی ایم اے چنیوٹ وقتاً فوقتاً آفیسران سے بھی اس پلانٹ کو چالو کرنے کے بارے میں گفت و شنید کرتی رہی ہے۔ مذکورہ ایجنسی اس سکیم کو چالو کرنے کا ارادہ

رکھتی ہے، لیکن تاحال پلانٹ چالو نہ کیا گیا ہے۔ٹی ایم اے چنیوٹ نے واٹر فلٹریشن پلانٹ کے چلانے میں سستی کا مظاہرہ نہ کیا ہے۔جونہی متعلقہ محکمہ اس فلٹریشن پلانٹ کو ٹی ایم اے چنیوٹ کے سپرد کرے گا۔ٹی ایم اے چنیوٹ اس کو احسن طریقہ سے چلائے گی اور پبلک کو پینے کے صاف پانی کی سہولت بہم پہنچانے کی۔

نشاط آباد(محلہ گارڈن) فیصل آباد میں پارک کا رقبہ، تعمیر ولاگت کی تفصیلات

*761: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) نشاط آباد(محلہ گارڈن) فیصل آباد میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کے بالمقابل بنائے جانے والے پارک کا رقبہ کتنا ہے،اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی، کس ہیڈ میں سے یہ رقم خرچ ہوئی، کس کنٹریکٹر نے یہ پارک تعمیر کیا؟

(ب) کیا مذکورہ پارک کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، اگر ہاں تو اسے عوام کے لئے کب تک کھولنے کا ارادہ ہے، نیز یہاں پر کوئی چوکیدار یا گارڈ وغیرہ رکھنے اور پارک کے کھلنے اور بند ہونے کے اوقات رکھنے کا کوئی ارادہ ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(سردار دوست محمد خان کھوسہ):

ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) نشاط آباد(محلہ گارڈن) فیصل آباد میں گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول کے بالمقابل بنائے جانے والے پارک کا کل رقبہ 7 کنال 8 مرلے ہے اس کی تعمیر پر 8 لاکھ روپے لاگت آئی ہے اور سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے فنڈ مہیا کئے تھے۔مذکورہ پارک کو ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن مدینہ ٹاؤن فیصل آباد نے سال(07-2006) میں تعمیر کروایا۔

(ب) مذکورہ پارک کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے، ٹھیکیدار شاہد اقبال نے تعمیر کیا اور پارک کو عوام کی سیر وتفریح کے لئے کھول دیا گیا ہے۔پارک کو بند کرنے اور کھولنے کے لئے متعلقہ ناظم کو

پارک بند کرنے اور کھولنے کے لئے متعلقہ ناظم یونین کونسل کو ہدایت کر دی گئی ہے۔
پارک کی نگرانی کے لئے بیلدار کی ڈیوٹی لگا دی گئی ہے۔

فیصل آباد۔یونین کونسل نمبر 198، محلہ گارڈن نشاط آباد میں صفائی کے مسائل و دیگر تفصیلات

*762: محترمہ انجم صفدر: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یونین کونسل نمبر 198 محلہ گارڈن، نشاط آباد فیصل آباد میں سینٹری ورکرز، سپروائزر اور انسپکٹر کی تعداد اور ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یونین کونسل کے سینٹری ورکرز مذکورہ یونین کونسل کے ناظم کی ذاتی فیکٹری میں کام کرتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونین کونسل کے سینٹری ورکرز 3/2 ہفتوں کے بعد جمعرات کو صرف کوڑا اٹھا کر ہر گھر اور دکاندار سے "جمعرات" وصول کرتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سینٹری ورکرز کو تنخواہ بنک کی بجائے ناظم یونین کونسل کے ایجنٹوں کی وساطت سے باقاعدہ کٹوتی کر کے ادا کی جاتی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ یونین کونسل میں بالعموم اور نشاط ملز ورکر گیٹ سے نشاط ملز کالونی گیٹ تک بالخصوص صفائی کی صورتحال انتہائی ناگفتہ بہ ہے؟

(و) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ان سینٹری ورکرز کو ناظم کی "ذاتی ملازمت" سے چھٹکارا دلا کر گلی محلوں میں صفائی کرانے، اپنے فرائض سے پہلو تہی برتنے اور ذاتی ملازم بنانے والے عناصر کے خلاف ایکشن لینے کا حکومت کوئی ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

ڈی سی او فیصل آباد سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) یونین کونسل نمبر 198 میں عملہ صفائی کی تعداد درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	نمبر شمار	نام	عہدہ
1	بشیراں زوجہ سردار	سینٹری ورکر	2	شاماں ولد انور	سینٹری ورکر
3	اکبر ولد انور	سینٹری ورکر	4	پروین زوجہ عمانوئیل	سینٹری ورکر
5	انور ولد صادق	سینٹری ورکر	6	سلیم ولد جارج	سینٹری ورکر
7	خالد ولد صادق	سینٹری ورکر	8	صابر ولد جیمس	سینٹری ورکر
9	امین ولد منشی	سینٹری ورکر	10	ماتھاں زوجہ بشیر	سینٹری ورکر
11	نیامت ولد چراغ	سینٹری ورکر	12	رزینہ زوجہ مجید	سینٹری ورکر
13	صابر ولد یعقوب	سینٹری ورکر	14	شمیم اختر زوجہ رشید	سینٹری ورکر
15	طارق ولد بشیر	سینٹری ورکر	16	جہانگیر ولد خوشحال	سینٹری ورکر
17	پروین زوجہ پرویز	سینٹری ورکر	18	سلیم ولد غلام	سینٹری ورکر
19	خرم شہزاد ولد نیامت	سینٹری ورکر	20	عرفان ولد غریب	سینٹری ورکر
21	جیمس ولد نیامت	سینٹری ورکر	22	بابر صادق ولد صادق (کنٹریکٹ ملازم)	سینٹری ورکر
23	محمد عارف ولد نواب دین	ماشکی			

(ب) جزو(ب) درست نہ ہے-کیونکہ سینٹری انسپکٹر اور سینٹری سپر وائزر کی نگرانی میں ڈیوٹی اوقات میں صفائی عملہ یونین کونسل ہذا کے علاقے میں باقاعدگی سے صفائی کرتے ہیں اور شکایت ہونے کی صورت میں ڈسٹرکٹ آفیسر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد خود علاقہ کی صفائی کو چیک کرتا ہے-

(ج) جز(ج) بھی درست نہ ہے کیونکہ ڈسٹرکٹ آفیسر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد کو اس بارے میں آج تک یونین کونسل ہذا سے کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے-

(د) جزو(د) بھی حقیقت پر مبنی نہ ہے کیونکہ یونین کونسل ہذا کا عملہ صفائی بلکہ سارے شہر کی یونین کونسل ہائے کا عملہ صفائی کی تنخواہیں متعلقہ بنکوں میں بھجوائی جاتی ہیں-ہر اہلکار بذریعہ چیک اپنی اپنی تنخواہ بینک سے وصول کرتا ہے یونین کونسل نمبر 198 کے عملہ کے نام، اکاؤنٹ نمبر، سیلری اور متعلقہ بنک کے نام کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

(ہ) جز(ہ) میں بتائے گئے علاقے کو سینٹری انسپکٹر اور سینٹری سپر وائزر کی نگرانی میں روزانہ کی بنیاد پر صفائی کرائی جاتی ہے۔ صفائی تسلی بخش ہے البتہ بارش کے دنوں میں صفائی متاثر ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

لہذا پیرا وائز جواب بالا کی روشنی میں اسمبلی سوال نمبر 762 قابل سماعت / رواں نہ ہے۔ داخل دفتر فرمائے جانے کی استدعا کی ساتھ پیش ہے۔

لاہور کے بے شمار موٹر سائیکل، کار اسٹینڈز پر زائد پیسے وصول کرنے کا مسئلہ

*783: مہر اشتیاق احمد: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا درست ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور میں سائیکل موٹر سائیکل اور کار اسٹینڈ کے ٹھیکے الاٹ کرتی ہے اگر ہاں تو کس قانون کے تحت وضاحت فرمائیں؟

(ب) سائیکل، موٹر سائیکل اور کار کی پارکنگ پر کتنی فیس مقرر کی گئی ہے، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور کے تفریحی مقامات کے علاوہ شاہ عالمی بازار، حفیظ سنٹر، شادمان مارکیٹ اور اسی طرح بے شمار مقامات پر ٹھیکیدار سواری کھڑی کرنے پر زیادہ پیسے وصول کرتے ہیں، اگر ہاں تو ایسے ٹھیکیداروں کے خلاف کیا کاروائی کی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور آکشن آف کلیکشن رائٹس رولز 2003 باب اول، شق سوئم (شیڈول 11) کے تحت لاہور شہر کی 32 مین سڑکوں پر واقع پارکنگ اسٹینڈز کو چلانے کا اختیار رکھتی ہے (کاپی قانون تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ان پارکنگ اسٹینڈز کو باقاعدہ اخبار اشتہار کے بعد نیلام عام کے ذریعے ٹھیکہ پر دیا جاتا ہے۔ مذکورہ 32 مین سڑکوں کی پارکنگ باقاعدہ نوٹیفائیڈ فہرست تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) دفتر شہری سہولیات، سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے زیر انتظام چلنے والے پارکنگ اسٹینڈز پر درج ذیل شرح سے پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے۔نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کار،جیپ	10روپے
موٹر سائیکل / سکوٹر	5روپے
سائیکل	ایک روپیہ

(ج) سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے تمام پارکنگ اسٹینڈز پر منظور شدہ شرح کے مطابق یکساں پارکنگ فیس وصول کی جاتی ہے۔اگر کوئی ٹھیکیدار قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مقررہ شرح سے زائد فیس وصول کرے تو فوری طور پر کارروائی کر کے اس کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہے اور اس کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا جاتا ہے۔

ضلع ڈی جی خان کے متعلقہ علاقوں کی سڑکوں کی تعمیر نو کا مسئلہ

*805:جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچھی کینال کی تعمیر کے سلسلے میں ہیوی مشینری کی آمد ورفت کے باعث ضلع ڈی جی خان کے متعلقہ علاقوں کی سڑکیں بہت زیادہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہیں جس سے علاقہ کے مکینوں کو کافی دشواری کا سامنا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ان سڑکوں کو فوری طور پر دوبارہ تعمیر کرانے کا ارادہ رکھتا ہے،اگر ہاں تو کب تک،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(سردار دوست محمد خان کھوسہ):

ضلعی حکومت ڈیرہ غازی خان سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ کچھی کینال کی تعمیر کے سلسلے میں ہیوی مشینری کی آمد ورفت کے باعث ضلع ڈیرہ غازی خان کی بعض سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے لوگوں کو دشواری کا سامنا ہے۔

(ب) ضلعی حکومت نے اس صورتحال کا فوری نوٹس لیا ہے اور معاملہ سپرنٹنڈنگ انجینئر کچھی کینال سے ذاتی طور پر اٹھایا ہے کہ ان کی مشینری کی وجہ سے جن سڑکوں کی حالت مخدوش ہوئی ہے اس ضمن میں وہ نقصانات کا ازالہ کریں۔یہ معاملہ ڈی سی او ڈیرہ غازی خان کی زیر سربراہی منعقدہ ایک میٹنگ میں زیر بحث آیا جس میں ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) اور ڈسٹرکٹ آفیسر (روڈز) کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جو ان نقصانات کا تخمینہ لگا کر اپنی رپورٹ پیش کرے گی تاکہ محکمہ آبپاشی کچھی کینال ان نقصانات کا ازالہ کرنے کے لئے اقدامات کرے۔محکمہ آبپاشی کچھی کینال نے نقصانات کا ازالہ کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔

ڈی جی خان، ٹرائبل ایریا میں تحصیل ہیڈ کوارٹر کے قائم کرنے کا معاملہ

*808: جناب محمد محسن خاں لغاری: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹرائبل ایریا تحصیل ڈی جی خان کا تحصیل ہیڈ کوارٹر موجود نہیں ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو تحصیل ہذا کی جغرافیائی حدود میں کیا حکومت عوامی مسائل کے حل کے لئے ضروری دفاتر قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مذکورہ علاقہ کا تحصیل ہیڈ کوارٹر کب تک قائم کیا جائے گا نیز تحصیل ہذا کی جغرافیائی حدود میں ضروری دفاتر کب تک قائم کئے جائیں گے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

ضلعی حکومت ڈی جی خان سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف)

(i) تحصیل ٹرائبل ایریا ڈیرہ غازی خان 2500 مربع کلومیٹر کے وسیع علاقے پر پھیلی ہوئی ہے۔جہاں مختلف نسل کی بلوچ اقوام رہائش پذیر ہیں۔جن کی اپنی اپنی قبائلی روایات ہیں۔ان قبائل میں باہمی رنجشوں کی بنا پر اکثر خونی تصادم ہوتے رہے ہیں۔ تقسیم پاک و ہند سے قبل انگریز حکمرانوں نے ان تصادموں

سے بچنے کے لئے ہیڈ کوارٹر ڈیرہ غازی خان کو قرار دیا جو کہ تاحال قائم ہے اور اس وقت پبلک ہیلتھ کمپلیکس ریلوے روڈ ڈیرہ غازی خان میں ڈیوولوشن کے وقت سے ٹی ایم اے ٹرائبل ایریا ڈیرہ غازی خان کا دفتر کام کر رہا ہے۔

(ii) ذرائع مواصلات کی عدم دستیابی اور مختلف قبائل کے درمیان عداوتوں کی بنا پر ہیڈ کوارٹر کو قبائلی علاقوں میں قائم کرنا ممکن نہ ہے تاہم سیزنل طور پر فورٹ منرو میں ٹی ایم اے کا کیمپ آفس کام کرتا رہتا ہے۔جب کہ ہاؤس شروع ہی سے اپنے اجلاس میں متفقہ طور پر منظوری دے چکا ہے کہ کیمپ آفس بمقام بارتھی قائم کیا جانا مناسب ہے تاہم ذرائع مواصلات کی عدم دستیابی مکمل طور پر ہیڈ کوارٹر ان علاقوں میں قائم کرنے کی راہ میں اصل رکاوٹ ہے۔

(ب) جزو(ii)(الف) کی روشنی میں ٹی ایم اے کی بھرپور کوشش ہے کہ ذرائع مواصلات کے دستیاب ہونے کے بعد علاقے میں ٹی ایم اے کا ہیڈ کوارٹر قائم کرے مگر موجودہ ملکی صورتحال اس بات کی متقاضی ہے کہ بہتر سیکورٹی کی یقین دہانی کی بنیاد پر قبائلی علاقوں میں دفتر قائم کیا جاسکتا ہے اور علاقے کے لوگ بھی قبائلی علاقے میں سیکورٹی خدشات کے پیش نظر تحصیل ہیڈ کوارٹر کو ڈیرہ غازی خان میں ہی رکھنے کی خواہش مند ہیں۔

(ج) بہتر ذرائع مواصلات کی موجودگی اور خاطر خواہ سیکورٹی کی دستیابی کی صورت میں دفتر کا قیام ممکن ہو سکتا ہے۔جس قدر حالات بہتری کی طرف مائل ہوں تو ٹی ایم اے کے دفاتر کا قیام بھی جلدی عمل میں لایا جاسکتا ہے جو کہ قبائلی عوام کی خواہشات کے پیش نظر متفقہ جگہ کے تعین کے بعد ہی ممکن ہے۔ حتمی تاریخ اور معقول سیکورٹی بہتر ذرائع مواصلات کی فراہمی پر موقوف ہے۔

لاہور، بیگم کوٹ فضل پارک گلی نمبر 4 کے رہائشیوں کے مسائل

*820: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بیگم کوٹ فضل پارک (چھمبیاں والا کھوہ) لاہور گلی نمبر 4 درمیان سے بند ہے، جس کی وجہ سے دونوں طرف کے لوگوں کو دوسری گلیوں سے آنا پڑتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گلی کو درمیان سے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) یہ درست ہے کہ بیگم کوٹ فضل پارک (چھمبیاں والا کھوہ) لاہور گلی نمبر 4 درمیان سے بند ہے، گلی کا درمیان والا حصہ پرائیویٹ ملکیت ہے اور یہ شاہراہ عام نہ ہے۔

(ب) عوام کے مفاد کی خاطر بند گلی کو کھول دیا گیا ہے۔

لاہور، گلی نمبر 4 فضل پارک، بیگم کوٹ میں سیوریج و سولنگ کے مسائل

*821: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گلی نمبر 4 فضل پارک (چھمبیاں والا کھوہ) بیگم کوٹ میں سیوریج اور سولنگ مکمل طور پر نہیں لگایا گیا جس کی وجہ سے گلی میں سیوریج کا پانی کھڑا رہتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ گلی میں سیوریج اور سولنگ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) درست ہے گلی نمبر 4 فضل پارک چھمبیاں والا کھوہ بیگم کوٹ میں سیوریج اور سولنگ نہ لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے گلی میں سیوریج کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے۔

(ب) مذکورہ گلی کا تخمینہ 250000 روپے لگایا گیا ہے، منظوری کے لئے ریوائزڈ بجٹ اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔

اوکاڑہ، آبادی رسول پور سے چک حافظ لال چوک، دیپالپور سڑک کی تعمیر نو کا مسئلہ

*890: ملک نوشیر خان لنگڑیال: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ آبادی رسول پور سے چک حافظ لال چوک تک سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک جب سے بنی کتنی دفعہ مرمت ہوئی، اگر نہیں ہوئی تو کیوں؟

(ج) حکومت مذکورہ سڑک کب تک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ آبادی رسول پور سے چک حافظ لال تک سڑک جو کہ تقریباً 12 کلومیٹر ہے اور 10 فٹ چوڑی ہے قابل مرمت ہے۔

(ب) سڑک مذکورہ تقریباً عرصہ دس سال سے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مرمت نہ ہو سکی۔ ضلعی حکومت نے پہلے بڑی اور اہم شاہرات کو ترجیح دی جن پر ٹریفک کا زیادہ رش ہے چونکہ سڑک ہذا ایک ذیلی سڑک ہے اس کو ماضی میں ترجیح نہ دی گئی۔

(ج) فنڈز کی دستیابی کے بعد سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

پنجاب میں ایم سی سکولز کو محکمہ تعلیم کی تحویل میں دینے کا مسئلہ

*892: چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم سی کے تعلیمی ادارہ جات میں پہلے ہی سٹاف کی کمی ہے، مزید برآں دو سال سے نئی بھرتی بھی نہ ہوئی ہے، کیا حکومت پنجاب ان ادارہ جات میں سٹاف کی کمی کو دور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک سٹاف کی کمی پوری کی جائے گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ادارہ جات کی عمارات / اثاثہ جات عرصہ دراز سے مرمت نہ ہونے کی وجہ سے شدید خستہ حالت میں ہیں، کیا حکومت ان ادارہ جات کی عمارات / اثاثہ جات کو محکمہ لوکل گورنمنٹ کی تحویل سے لیکر محکمہ تعلیم پنجاب کی تحویل میں دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

پنجاب کے تمام اضلاع سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:۔

(الف) یہ درست ہے کہ ایم سی مدارس میں زیادہ تر سٹاف کی کمی ہے، لیکن کافی حد تک اس کمی کو دور کر دیا گیا ہے۔تاہم بعض اضلاع میں حکومت کی جانب سے تبادلوں پر پابندی کی وجہ سے سٹاف کی کمی کو پورا نہ کیا جا سکا ہے لیکن اب گورنمنٹ کی نئی بھرتی پالیسی آچکی ہے جس کے تحت اب نئی بھرتیاں ہو رہی ہیں اور جلد ہی اس کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ یہ ادارہ جات خستہ حالی میں تھے مگر اکثر اضلاع میں ان کی مرمت کر دی گئی ہے۔تاہم چند ایک اضلاع میں فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام مکمل نہ ہو سکا۔فنڈز کی فراہمی پر مرمت کا کام بھی مکمل کر دیا جائے گا۔

جہاں تک ان ادارہ جات کی عمارات / اثاثہ جات کو محکمہ لوکل گورنمنٹ کی تحویل سے لے کر محکمہ تعلیم پنجاب کی تحویل میں دینے کا تعلق ہے۔اس ضمن میں عرض ہے کہ حکومت پنجاب نے ان تمام ادارہ جات کو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 شیڈول 1 کے تحت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی تحویل میں دے دیا ہے۔لہذا ان اداراہ جات کو محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی تحویل میں دینے کا کوئی جواز نہ ہے۔

ضلع سرگودھا میں میونسپل کمیٹی کے زیر اہتمام چلنے والے سکولز محکمہ تعلیم کی تحویل میں دینے کا معاملہ

*896: چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں اس وقت میونسپل کمیٹی کے مندرجہ ذیل سکول کام کر رہے ہیں؟

-1	ہائی سکول بوائز	2	گرلز	02	کل	4
-2	مڈل سکول بوائز	-	گرلز	03	کل	3
-3	پرائمری سکول بوائز	19	گرلز	13	کل	32
	کل بوائز	21	کل گرلز	18	میزان	39

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ادارہ جات میں کل 3057 طلباء اور 3285 طالبات زیر تعلیم ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اان مدارس میں چار بوائز P/S اور 03 گرلز سکول کرائے کی عمارتوں میں چل رہے ہیں جبکہ بیشتر ادارہ جات کی عمارات خطرناک حالت میں ہیں بیشتر سکولز کے کمرہ جات کی چھتیں نہ ہیں اور اکثر کی چار دیواری بھی گر چکی ہے جبکہ 17 بوائز اور 15 گرلز مدارس کی عمارت تو ہیں مگر یہ عمارات یا تو صوبائی حکومت کے رقبہ پر تعمیر شدہ ہیں یا پرائیویٹ زمین پر تعمیر شدہ ہیں اور ان میں بیشتر کی زمین محکمہ اوقاف کی ملکیت ہے اور تنخواہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ادا کر رہی ہے؟

(د) کیا حکومت ان ادارہ جات کو محکمہ بلدیات سے محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی تحویل میں دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

ڈی سی او، سرگودھا سے موصولہ رپورٹ کے مطابق:-

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا میں اس وقت میونسپل کمیٹی کے مندرجہ ذیل سکول کام کر رہے ہیں:-

-1	ہائی سکول بوائز	2	ہائی سکول گرلز	02	کل	4
-2	مڈل سکول بوائز	-	مڈل سکول گرلز	03	کل	3
-3	پرائمری سکول بوائز	19	گرلز	13	کل	32
	کل بوائز	21	کل گرلز	18	میزان	39

(ب) یہ درست ہے کہ ان ادارہ جات میں کل 3057 طلبا اور 3285 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ج) جز (ج) درست ہے تاہم ڈی سی او صاحب سرگودھا منعقدہ میٹنگ مورخہ 08-08-01 میں درج ذیل کمیٹی تشکیل دی۔

ای ڈی او (ایجوکیشن)، ای ڈی او (ایف اینڈ پی)، ڈی ایم پی (این ایل سی)

مذکورہ کمیٹی نے ایم سی مدارس کی خطرناک عمارات کا دورہ کیا اور ترجیحات / رپورٹ جناب ڈی سی او صاحب کو بھجوا دی ہے، جس کی منظوری آئندہ ہونے والی ڈی ڈی سی میٹنگ میں دی جائے گی۔

(د) حکومت نے ان تمام ادارہ جات کو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے شیڈول 1 کے تحت ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی تحویل میں دے دیا ہے، لہذا ان ادارہ جات کو محکمہ تعلیم حکومت پنجاب کی تحویل میں دینے کا کوئی جواز نہ ہے۔

ضلع ناظم خوشاب کے صوابدیدی فنڈز و دیگر تفصیلات

***915: ملک محمد جاوید اقبال اعوان:** کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ناظم کے صوابدیدی فنڈ کتنے ہوتے ہیں، ضلع ناظم خوشاب نے پچھلے تین سالوں میں اپنے صوابدیدی فنڈ کا استعمال کہاں کہاں کیا، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) تحصیل ناظم کے صوابدیدی فنڈ کتنے ہوتے ہیں اور تحصیل ناظم خوشاب نے پچھلے تین سالوں میں اپنے صوابدیدی فنڈ کا استعمال کہاں کہاں کیا، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ہر یونین کونسل کو ہر سال کتنا فنڈ ملتا ہے اور ضلع خوشاب کی 51 یونین کونسلز کو کتنا کتنا فنڈ ملا پچھلے تین سالوں کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) ضلع خوشاب میں ضلع ناظم خوشاب کا کوئی صوابدیدی فنڈ نہ ہوتا ہے اور نہ ہی ضلع ناظم نے پچھلے تین سالوں میں اپنے صوابدیدی فنڈ کا کہیں استعمال کیا ہے۔

(ب) تحصیل خوشاب میں تحصیل ناظم خوشاب کا کوئی صوابدیدی فنڈ نہ ہوتا ہے اور نہ ہی تحصیل ناظم نے پچھلے تین سالوں میں اپنے صوابدیدی فنڈ کا کہیں استعمال کیا ہے۔

(ج) یونین کونسلز کو ملنے والی گرانٹ کی تفصیل ذیل میں پیش ہے:۔

I- پچھلے تین سالوں 06-2005، 07-2006 اور 08-2007 میں ہر ماہ ہر یونین کونسل کو Goods Export Tax کی مد میں بالترتیب مبلغ

-/66000روپے، -/91000روپے اور -/105096روپے کی گرانٹ ملتی رہی۔

II- پچھلے تین سالوں 06-2005، 07-2006 اور 08-2007 میں ہر ماہ ضلع کی 51 یونین کونسل کو Goods Export Tax کی مد میں بالترتیب مبلغ -/3366000، -/4641000 اور -/5359910 روپے کی گرانٹ ملتی رہی۔

III- پچھلے تین سالوں میں ہر یونین کونسل کو Goods Export Tax کی مد میں سے مبلغ -/3145151روپے کی گرانٹ ملی ہے۔

IV- پچھلے تین سالوں میں ضلع خوشاب کی 51 یونین کونسل کو Goods Export Tax کی مد میں سے مبلغ -/160402752روپے کی گرانٹ ملی جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع راولپنڈی یونین کونسلز سیکرٹریز اور درجہ چہارم کنٹریکٹ ملازمین کے مسائل و دیگر تفصیلات

*923: راجہ شوکت عزیز بھٹی: کیا وزیر مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر یونین کونسل میں سیکرٹری یونین کونسل اور درجہ چہارم ملازمین کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو ضلع راولپنڈی میں کتنے سیکرٹری یونین کونسل اور درجہ چہارم ملازمین کنٹریکٹ پر بھرتی کئے گئے نیز ان میں سے کتنے سیکرٹری یونین کونسل اس وقت اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور کتنے خدمات سرانجام نہیں دے رہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو سیکرٹری یونین کونسل اور درجہ چہارم ملازمین اپنی خدمات سرانجام نہیں دے رہے، انہیں ان کی خدمات سرانجام دینے سے روکا گیا ہے؟

(د) کیا ان تمام سیکرٹری یونین کونسلوں اور درجہ چہارم ملازمین کو اب تک ان کی خدمات کے صلہ میں تنخواہیں دی جا رہی ہیں یا نہیں؟

(ہ) کیا جن سیکرٹری یونین کونسلوں اور درجہ چہارم ملازمین کو کنٹریکٹ کے مطابق اپنی خدمات سرانجام دینے سے روکا گیا، انھیں تنخواہیں وغیرہ دی گئی ہیں یا نہیں، اگر جواب نہ میں ہے تو ان کا قصور کیا ہے؟

(و) کیا حکومت مذکورہ یونین کونسل سیکرٹریز اور درجہ چہارم ملازمین کو ان کی کنٹریکٹ کے مطابق خدمات سرانجام دینے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے نیز جو اسامیاں خالی ہیں، ان پر انہیں لگایا جائے گا یا نہیں؟

(ز) مذکورہ بالا سیکرٹریز یونین کونسل اور درجہ چہارم ملازمین کو گزشتہ پانچ چھ ماہ کی تنخواہ دی جائے گی یا نہیں؟ جب سے ان کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا ہے؟

(ک) اگر جواب نہ میں ہے تو کیا یہ رولز کی خلاف ورزی نہ ہے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (سردار دوست محمد خان کھوسہ):

(الف) سیکرٹری یونین کونسل کی 45 فیصد آسامیوں پر بھرتی کی گئی تھی، جب کہ درجہ چہارم ملازمین کی تمام خالی آسامیوں پر بھرتی کی گئی تھی۔

(ب) ضلع راولپنڈی میں 105 سیکرٹری یونین کونسل 204 نائب قاصد/ چوکیدار بھرتی کئے گئے تھے، اس وقت 102 سیکرٹری یونین کونسل اور 200 درجہ چہارم ملازمین اپنی خدمات یونین کونسلز میں سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) اس قسم کا کوئی کیس دفتر ڈی او (سی او) راولپنڈی کے نوٹس میں نہ ہے۔ اس سلسلہ میں یونین سیکرٹریز سے بذریعہ ٹیلی فون رپورٹ لینے پر انہوں نے بتایا کہ ان کے نوٹس میں بھی اس قسم کا کوئی کیس نہ ہے۔ کسی ملازم کو اس کی حاضری رپورٹ کے بعد خدمات سرانجام دینے سے نہیں روکا گیا۔

(د) تنخواہوں کی ادائیگی یونین کونسل اپنے فنڈز سے کرتی ہے اور تنخواہ کا ریکارڈ بھی وہی مرتب کرتے ہیں۔ اس سوال کا جواب بھی ٹیلی فون یونین سیکرٹریز سے لیا گیا۔ انہوں نے تصدیق کی ہے کہ جن ملازمین نے یونین کونسل میں حاضری رپورٹ بروقت دی تھی ان کو باقاعدگی سے تنخواہ دی جا رہی ہے۔

(ہ) دفتر ڈی او (سی او) راولپنڈی نے ملازمین کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا تھا اور جگہ تعیناتی کے آرڈر جاری کئے تھے لہذا کسی ملازم کی تنخواہ روکنے کا معاملہ دفتر ہذا کے نوٹس میں نہ ہے اور نہ ہی دفتر ہذا سے کسی ملازم کی تنخواہ روکنے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں۔

(و) حکومت مذکورہ سیکرٹریز یونین کونسل اور ملازمین درجہ چہارم کو ان کے کنٹریکٹ کے مطابق خالی آسامیوں پر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ز) جن ملازمین کو جگہ تعیناتی پر بھیجا گیا اور جنہوں نے اپنی حاضری بروقت دے دی تھی ان کو متعلقہ یونین کونسل تنخواہیں ادا کر رہی ہے، اس کے علاوہ اگر کسی ملازم نے جائے تعیناتی پر بروقت حاضری نہ دی ہے تو اس کو یونین کونسل تنخواہ نہیں دے سکتی۔

(ک) اگر کسی فرد نے جائے تعیناتی پر مقررہ وقت پر حاضری نہ دی ہے اور وہ اتنا عرصہ گزرنے کے بعد تنخواہ کی ادائیگی کا مطالبہ کرتا ہے تو یہ امر قانون کے خلاف ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر559 صفحہ 15 پر تھا۔ میں نے ایک specific scheme کے بارے میں پوچھا تھا۔ اس کا جواب دیا گیا ہے کہ "ایسی کوئی سکیم موجود نہیں ہے۔" میرے پاس اس سکیم کے بارے میں رجسٹری موجود ہے، ایک خاتون شہناز اختر ہیں جن کو اس سکیم کی رجسٹری کی گئی ہے۔ آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں، جب محکمہ اتنی بڑی غلط بیانی ہاؤس کے اندر کرے گا اور غلط جواب دیا جائے گا تو میں آپ سے اس پر رولنگ چاہتی ہوں۔ میں اس پر تحریک استحقاق بھی پیش کروں گی کیونکہ ہاؤس میں غلط بیانی سے کام لے کر میرا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔ میرے سوال کا محکمے نے غلط جواب دیا ہے۔ میرے پاس اس کا ثبوت موجود ہے کہ شہناز اختر نامی ایک خاتون کے نام پر اس سکیم کے بارے میں رجسٹری کی گئی ہے۔ آپ اس پر اپنی رولنگ صادر فرما دیں کہ اس پر کیا ایکشن لیا جانا چاہئے کیونکہ آپ اس ہاؤس کے custodian ہیں۔ وقفہ سوالات کا مطلب صرف ڈنگ ٹپاؤ پالیسی نہیں ہونا چاہئے۔ اگر غلط جواب دیا گیا ہے تو اس کی سزا کیا ہونی چاہئے؟ یہ آپ بتا دیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب باہر گئے ہیں، ابھی آجاتے ہیں تو آپ کی بات کا جواب دے دیتے ہیں۔ تحریک استحقاق پیش کرنے سے آپ کو کوئی نہیں روک سکتا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! تحریک استحقاق تو میں دوں گی لیکن یہ آپ کی dignity کا معاملہ ہے کہ آپ کے ہاؤس کے اندر محکمے نے غلط جواب دیا ہے۔ اس کا جواب وزیر قانون نے دینا ہے اور نہ کسی اور نے دینا ہے۔ اس ہاؤس کے اندر جو rules and regulation ہیں اور جو اس کی dignity آپ نے کرنی ہے اس لئے آپ حکم صادر فرما سکتے ہیں کہ اس پر کیا کیا جائے گا اور محکمے کے لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہئے جنھوں نے غلط جواب دیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! اگر کوئی بھی ممبر یہ ثابت کرے گا کہ محکمے نے غلط جواب دیا ہے تو اس محکمے کے خلاف کارروائی ہو گی اور حکومت اس پر ایکشن لے گی۔

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں رجسٹری کی کاپی آپ کو بھجوا رہی ہوں۔ آپ اس کو دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: جی، بھجوائیں اور اپنی تحریک استحقاق بھی جمع کروا دیں۔

جناب محمد یار ہراج: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے کی طرف معزز ایوان کے ممبران کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے اس ایوان کی کارروائی اور اس ایوان کی dignity in question ہو گئی ہے اور اس صوبے کی عوام کی dignity in question ہو گئی ہے۔

لاء منسٹر صاحب کی ایک پریس کانفرنس ہوئی ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ گورنر پنجاب شراب پیتے ہیں، گورنر ہاؤس میں خواتین آتی ہیں اور ڈانس ہوتے ہیں۔ انھوں نے اس قسم کی statement پریس میں دی ہے۔ مجھے اس سے بہت افسوس ہوا ہے۔ میں صرف اس کی وضاحت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ ایوان کا یہ قیمتی وقت ہے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں گا کیونکہ اس کے لئے آپ کے پاس media موجود ہے، ٹی وی چینلز موجود ہیں، kindly آپ اُدھر رابطہ کیجئے۔

جناب محمد یار ہراج: جناب سپیکر! Statement کو challenge کیا گیا ہے۔ یہ اسمبلی کی عزت کا مسئلہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ براہ مہربانی تشریف رکھیں۔

جناب آصف منظور موہل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! میری آپ سے ایک التجا ہے کہ یہاں پر ہر issue پر جس کا دل کرتا ہے اٹھ کر اپنی بات کر دیتا ہے مگر اصل مسئلہ عوام کا ہے جنہوں نے ہمیں اس ایوان میں بھیجا ہے، جن کی خواہش ہے کہ ان کے مسائل ان کے ایم پی ایز اس floor پر آ کر حل کروائیں۔ میرا ایک سوال نمبر 735 ہے، میری گزارش ہے کہ اس کو آپ pending کر دیں کیونکہ اس میں پینے کے پانی کا مسئلہ ہے۔ اس کے جواب میں جو رپورٹ دی گئی ہے یہ انتہائی غلط دی گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کو آئندہ شامل کیا جائے اور اس کی ایک مفصل رپورٹ دی جائے۔ میری آپ سے request ہے کہ آپ اس پر خود بحیثیت سپیکر action لیں۔

جناب سپیکر: آج کے جوابات سے اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو میرے خیال میں اور بھی دوست ہیں جنہوں نے اس میں اطمینان کا اظہار نہیں کیا۔ ہم اس مسئلے کو دوبارہ take up کریں گے۔

جناب آصف منظور موہل: جناب سپیکر! اس ہاؤس کے توسط سے میری ایک اور تجویز ہے کہ اتنا بڑا ایجنڈا بنانے کی پھر کیا ضرورت ہے اگر ہم یہاں پر بات ہی نہیں کر سکتے۔ میرا خیال ہے کہ اس ایک گھنٹے کے اندر آپ تین سے چار سوال لے سکتے ہیں۔ لہذا میری یہ گزارش ہے کہ اتنا ایجنڈا بنائیں جس کو ہم آج dispose of کر دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: دیکھیں۔ ہم نے ایجنڈے کے مطابق چلنا ہوتا ہے اور جن صاحبان کے سوال آتے ہیں ان کو ہم نے ایجنڈے پر رکھنا ہوتا ہے۔ یہ صوابدید تو ہاؤس کی ہے کہ وہ اس پر کتنا ٹائم صحیح طرح سے استعمال کرنا چاہتے ہیں اور کتنا ٹائم وہ پوائنٹ آف آرڈر پر لگانا چاہتے ہیں۔ یہ تو آپ کو خود احساس ہونا چاہئے کیونکہ ٹی وی بھی آپ کو دیکھ رہا ہے اور آپ تمام ماشاء اللہ عوام کے نمائندے ہیں، اپنے وقت کا احساس کیجئے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 524 ہے، اس کو pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ سارے pending ہو گئے ہیں۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

محترمہ یاسمین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرا speaker on کروادیں۔

جناب سپیکر: سپیکر بھی بیٹھا ہے اور on بھی ہے۔ آپ بات کریں۔

محترمہ یاسمین خان: جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے کچھ عرصہ پہلے تندور پر روٹی کی قیمت دو روپے کی تھی لیکن کل مجھے معلوم ہوا ہے کہ روٹی چھ روپے کی مل رہی ہے۔

جناب سپیکر: آپ یہ شکایت متعلقہ forum پر کریں۔ شکریہ۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی طرف سے ہے۔ اس کا جواب آنا تھا۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ take up ہو چکی ہے اور اس کا جواب بھی آ گیا تھا۔ متعلقہ افسر جن کے متعلق معزز رکن کو شکایت تھی، ان کی میٹنگ میرے دفتر میں ہو چکی ہے اور یہ معاملہ resolve ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: حل ہو چکا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی۔ جناب سپیکر! اس کو dispose of فرما دیا جائے۔

جناب سپیکر: بقول لاء منسٹر صاحب کے کہ یہ معاملہ resolve ہو چکا ہے لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 24 لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد شبیر اعوان صاحب کی طرف سے ہے۔

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں اس میں عرض کرتا ہوں۔۔۔ (شور و غل)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر۔ یہ گپ شپ ختم کریں اور غور سے بات سنیں۔ جی، سینئر منسٹر صاحب!

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! یہ جو کرنل شبیر صاحب نے تحریک استحقاق دی ہے اس واقعہ میں انہوں نے مجھے بھی فون کیا تھا۔۔۔

کورم کی نشاندہی

سیدہ ماجدہ زیدی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: اب کورم point out ہو گیا ہے۔ ویسے بیٹھے ہوئے تو ایسی بات نہیں ہونی چاہئے تھی لیکن چلیں آپ کی مرضی ہے کیونکہ یہ آپ کا حق ہے۔ گنتی کی جائے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔ ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا نہ ہے لہذا 20 منٹ کے لئے ہاؤس ملتوی کیا جاتا ہے۔

(کورم کی نشاندہی پر 20 منٹ کے وقفہ کے بعد
جناب سپیکر 12:00 بجے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔۔۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آوازیں: شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ ہمیشہ رولز کے مطابق ہاؤس چلاتے ہیں اور یہاں پر جو ممبر رولز کے مطابق کام کرتا ہے اسے appreciate کرتے ہیں اور اگر یہاں پر کوئی تضحیک آمیز رویہ اپنایا جاتا ہے تو آپ اس کو discourage بھی کرتے ہیں۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہاں سے کورم point

out کیا گیا تو یہ rules کے اندر دی ہوئی provision ہے۔اگر یہ اتنی ہی بری چیز ہے تو پھر یہاں اتنی brute majority بیٹھی ہے اسے وہاں سے delete کروادیں۔ میں دوسری یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ شیم تو ان پر ہے کہ ان کا کورم پورا نہیں تھا اور آپ نے انھیں 20 منٹ دیئے حالانکہ ان کی ڈیوٹی بنتی ہے کہ یہ کورم پورا کریں لیکن جو rules کے مطابق کام کر رہے ہیں یہ ان کو شیم کہہ رہے ہیں۔آپ نے دیکھا کہ کورم پورا نہیں تھا تو ہمارے ایک ممبر نے نشاندہی کی تو اس کے نتیجے میں ان کے ڈپٹی سیکرٹریز نے ان کی دوڑیں لگوائی ہیں۔ میں استدعا کرتا ہوں کہ اس چیز کی روایت نہ پڑنے دیں کہ خواتین کی تضحیک کی جائے جبکہ وہ rules کے مطابق کام کر رہی ہوں۔آج ہماری ممبر ماجدہ زیدی نے rules کے مطابق کام کیا۔اگر آئندہ کسی شخص نے بھی نام لے کر یا انگلی point out کر کے بات کی تو پھر ہم یہاں پر ہر قسم کے احتجاج کا حق محفوظ رکھیں گے۔

جناب سپیکر: میں محترمہ کا شکر گزار ہوں کہ انھوں نے کورم point out کیا۔اس وقت واقعی کورم نہیں تھا لیکن میرے وہ بھائی جو اس وقت یہاں موجود نہیں تھے اب انھوں نے محسوس کر لیا ہے۔ بہر حال اب کورم پورا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان) جناب سپیکر! میں محترم قائد حزب اختلاف چودھری ظہیر الدین صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بالکل یہ بات rules کے مطابق ہے کہ کوئی بھی ممبر کورم point out کر سکتا ہے۔شرعاً بھی بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو جائز ہیں لیکن انتہائی ناپسندیدہ ہیں۔قانون سازی اور سرکاری کارروائی کرتے وقت کورم point out کرنا اپوزیشن کا روایتاً اور otherwise بھی right تسلیم کیا گیا ہے لیکن وقفہ سوالات، تحاریک التوائے کار اور خاص طور پر جب تحاریک استحقاق چل رہی ہوں تو اس دوران آج تک کبھی کسی نے کورم point out نہیں کیا۔یہ انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے۔ انھوں نے یہ پہلی مثال پیش کی ہے۔

جناب سپیکر: مثالیں بھی تو بنانا پڑتی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): انھوں نے یہ پہلی مثال پیش کی ہے یہ اتنے سینئر پارلیمنٹیرین ہیں، یہ خود یہاں تشریف فرما تھے اور انھوں نے خود ہی لوگوں کو اشارے کر کے باہر بھیجا اور تحاریک استحقاق کے دوران کورم point out کیا۔

آوازیں: شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں personal explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ رانا صاحب نے فرمایا کہ کچھ چیزیں ناپسندیدہ ہوتی ہیں۔ ہمارا سیشن چل رہا ہے اور سارے معاملات ہاؤس میں لائے جا سکتے تھے لیکن انھوں نے ایک ناپسندیدہ حرکت کی اور سڑک پر کھڑے ہو کر گورنر کے متعلق بیان دیا۔ اگر وہ واقعی ہی صحیح ہے تو وہ بہت بری بات ہے۔ انھوں نے کہا کہ کارروائی کریں گے لہذا انھیں گورنر کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے لیکن اگر وہ بات غلط ہے تو پھر وہ اس سے بھی بُری بات ہے چونکہ گورنر وفاق کا نمائندہ ہوتا ہے، اگر کوئی بات ہے تو ایوان میں لانی چاہئے۔ انھوں نے بھی سڑک پر کھڑے ہو کر ایک ناپسندیدہ کام کیا ہے۔

تحاریک استحقاق

(---جاری)

جناب سپیکر: چودھری صاحب this is not matter in issue اب تحاریک استحقاق کی طرف جا رہے ہیں لہذا مہربانی کر کے پوائنٹ آف آرڈرز سے پرہیز کیجیے گا۔ سینئر وزیر راجہ ریاض صاحب تحریک استحقاق نمبر 24 کا جواب دے رہے ہیں۔

سی پی او راولپنڈی کا اڈیالہ جیل میں عمر قید کے مجرموں کو ان کے حقیقی بھائی کی نماز جنازہ میں شرکت کی اجازت نہ دینا

(---جاری)

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں تحریک استحقاق کا جواب نہیں دے رہا بلکہ میں کرنل شبیر صاحب کی تحریک استحقاق کے حوالے سے عرض کرنا چاہوں گا کہ جس موصوف کے خلاف یہ تحریک ہے میری بھی ان سے بات ہوئی تھی انھوں نے اس معاملے میں بہت زیادتی کی ہے لہذا وزیر قانون سے درخواست ہے کہ مہربانی کر کے اسے مجلس استحقاقات کے حوالے کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کل یہ معاملہ discuss ہوا تھا اور میں اس بارے میں factual position and facts محترم کرنل صاحب کے علم میں لایا تھا۔ اگر اس کے باوجود بھی وہ یہ چاہتے ہیں اور سینئر منسٹر صاحب نے بھی فرمایا ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ اس تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک استحقاق سردار شہزاد رسول جتوئی صاحب کی ہے۔ یہ بھی آج تک pending تھی۔

آوازیں: یہ کل تک pending کر دی جائے۔

جناب سپیکر: کیا یہ اجلاس کے ساتھ day to day چلے گی؟ شہزاد صاحب ہیں؟

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آج انھیں کوئی مصروفیت تھی اور انھوں نے مجھے کہا تھا کہ اسے pending کرا دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق ملک جاوید اعوان صاحب کی ہے۔

آوزیں: dispose of کر دیں۔

جناب سپیکر: انھوں نے کس کو کہا تھا؟

آوزایں: حسن مرتضیٰ کو کہا تھا۔

جناب سپیکر: یہ اس بارے میں سٹیٹمنٹ دیں گے کہ انھوں نے ان سے کہا تھا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ ویسے ہی کہہ رہے ہیں، میں نے تو کوئی بات ہی نہیں کی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ان کو جس آفیسر کے خلاف شکایت تھی اسے وہاں سے تبدیل کر دیا گیا ہے لہذا ان کا grievance redress ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: تو آپ چاہتے ہیں کہ dispose of کر دی جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، اسے dispose of کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق dispose of کی جاتی ہے-اگلی تحریک جناب محسن خان لغاری صاحب کی طرف سے ہے-

ڈی سی او ڈیرہ غازی خان کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے-معاملہ یہ ہے کہ میں نے DCO ڈیرہ غازی خان کیپٹن اسد اللہ خان کو مفاد عامہ کے ایک کام کے سلسلہ میں متعدد مرتبہ فون پر رابطہ کر کے بتایا لیکن اس پر کوئی پیشرفت نہ ہوئی تو میں نے مورخہ یکم ستمبر 2008 کو DCO صاحب کو خط تحریر کر کے بذریعہ ڈاک اور فیکس بھجوایا جس پر مجھے کوئی تحریری جواب موصول نہ ہوا ہے-میں نے تین ہفتے گزرنے کے بعد دوبارہ reminder بھجوایا تو پھر بھی آفیسر موصوف نے کوئی جواب نہ دیا-میں ایک عوامی نمائندہ ہوں اور نمائندہ ہونے کی حیثیت سے لوگوں کے مسائل کے حل اور مفاد عامہ کے معاملات کو نمٹانے کے لئے مختلف دفاتر سے رجوع کرنا پڑتا ہے اور بعض اوقات تحریری خطوط بھی لکھے جاتے ہیں لیکن ایک سرکاری آفیسر کا عوامی نمائندہ کا متعدد مرتبہ فون کر کے معاملہ کو حل نہ کرانا، حتیٰ کہ تحریری خطوط کا بھی کوئی جواب نہ دینا عوامی نمائندے کی توہین ہے-DCO کے اس نامناسب رویہ کے باعث میرا استحقاق مجروح ہوا ہے-لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے-

جناب سپیکر: آپ کوئی شارٹ سٹیٹمنٹ دینا چاہتے ہیں؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میرے حلقے کا ایک بہت ضروری کام تھا، جیسے میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ میں نے ان سے ملاقات بھی کی اور ٹیلی فون پر بھی بہت دفعہ کہا لیکن انھوں نے ہر دفعہ مجھے ٹرخا دیا، یہی کہتے رہے کہ کام ہو جائے گا، کر رہے ہیں جب میں نے دیکھا کہ زبانی بات چیت سے کوئی بات نہیں ہو رہی تو پھر میں نے تحریری طور پر لکھ کر رجسٹرڈ ڈاک کے ساتھ بھیجا اور اس رجسٹری کی رسید بھی میرے پاس ہے اور جو فیکس کیا تھا اس کی confirmation بھی میرے پاس ہے-اس کے باوجود ان کا کوئی ردعمل نہیں تھا، کوئی response نہیں تھا، پھر میں نے

تین ہفتے بعد دوبارہ یہی exercise کی اس کے باوجود ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔اس کا مطلب ہے کہ اراکین اسمبلی کی طرف سے لکھی ہوئی درخواست کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔کیا میں اپوزیشن سے تعلق رکھتا ہوں اسی لئے میرے ساتھ زیادتی کی جارہی ہے کہ ایک اپوزیشن ممبر کا زبانی کے علاوہ لکھی ہوئی بات کو بھی کوئی اہمیت نہیں دی جارہی؟اس سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے کیونکہ آج کی اپوزیشن کل کی حکومت اور کل کی اپوزیشن آج کی حکومت ہے۔

جناب سپیکر:ماشاءاللہ آپ نے بات کر دی ہے۔میرے لئے تمام معزز اراکین نہایت ہی قابل احترام ہیں چاہے وہ کسی بھی side سے ہوں۔آپ کے استحقاق کا خیال رکھنا میری ذمہ داری ہے۔رانا صاحب! آپ اس بارے میں فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناءاللہ خان):جناب سپیکر! محترم محسن خان لغاری صاحب نے شارٹ سٹیٹمنٹ میں جو بات کی ہے وہ بڑی درست بات ہے۔ہم تو اس بات پر ایمان رکھتے ہیں بلکہ یہ بات ثابت بھی ہے کہ کل کی اپوزیشن آج کی حکومت ہے اور آج کی حکومت کل کی اپوزیشن ہو سکتی ہے۔مجھے افسوس ان لوگوں پر ہے کہ جب کل ہم یہ بات کرتے تھے تو وہ تسلیم نہیں کرتے تھے اور اب اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی انھیں یقین نہیں آرہا۔محسن لغاری صاحب ہمارے انتہائی محترم اور سینئر پارلیمنٹیرین ہیں،انھوں نے اس ایوان میں ہمیشہ بڑی معقول،مناسب اور reason based گفتگو کی ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں بیٹھے ہر معزز رکن کا یہ حق ہے کہ اگر وہ کسی آفیسر سے ٹیلی فون پر بھی کوئی بات کرے تو اسے respond کرنا چاہئے۔اگر وہ آفیسر اس وقت اپنے آفس میں موجود نہ ہو تو پھر call back کرے۔جیسے لغاری صاحب نے کہا ہے کہ انھوں نے ان کو تحریری طور پر دو مرتبہ reminder بھی بھیجے ہیں لیکن انھوں نے respond نہیں کیا۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل غلط معاملہ ہے اور حکومت اس قسم کے رجحانات کو کبھی بھی support نہیں کرے گی۔میں لغاری صاحب کے احترام میں اس تحریک کو بالکل oppose نہیں کرتا،آپ اسے مجلس استحقاقات کے سپرد کر دیں۔

جناب سپیکر:یہ تحریک،استحقاقات کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری:شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، اگلی تحریک استحقاق نمبر 32 چودھری محمد طارق گجر صاحب کی ہے۔ طارق گجر صاحب! کیا یہ پہلے move ہو چکی ہے؟

چودھری محمد طارق گجر: جی، ہاں! یہ move ہو چکی ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ رانا صاحب! کیا اس کا جواب آپ کے پاس آ گیا ہے؟

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب! کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول ہو چکا ہے، اگر آپ کہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پڑھ دیں۔

ایڈیشنل رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی گوجرانوالہ کیمپس کا رکن معزز اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز رویہ

(----جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں لکھا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب و دیگر ممبران پارلیمنٹ کو نہایت عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ عوام کے حقیقی نمائندہ ہونے کی وجہ سے یونیورسٹی کے تمام دفاتر اور شعبے کھلے دل سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ رولز آف بزنس حکومت پنجاب، صوبائی اسمبلی کے استحقاقات اور قوانین کے مطابق اہم ترین سطح پر protocol دیا جاتا ہے۔

مذکورہ تحریک استحقاق کے ضمن میں وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی سے جواب طلب کیا گیا ہے۔ تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق ایڈیشنل رجسٹرار، گوجرانوالہ کیمپس نے چودھری طارق گجر، ایم۔پی۔اے کے ساتھ نہایت ادب واحترام کا سلوک کیا اور ہر ممکن کوشش کی کہ رکن صوبائی اسمبلی کا استحقاق مجروح نہ ہو۔ بہر حال داخلہ کے ضمن میں merit پالیسی کی بالادستی کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی جو کہ رکن اسمبلی کو مطمئن نہ کر سکی۔ اس تمام تر غلط فہمی کے باوجود ایڈیشنل رجسٹرار

گوجرانوالہ نے جناب طارق گجر صاحب سے معذرت کی ہے کہ اگر کسی وجہ سے ان کی دل آزاری ہوئی ہو تو وہ معذرت خواہ ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس میں محترم moverچودھری طارق گجر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس کو pendingفرمالیں اور ایڈیشنل رجسٹرار صاحب کو بلوا کر ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ اگر ان کے درمیان یہ معاملہ resolveہو جائے تو بہتر ہے۔ چونکہ پنجاب یونیورسٹی ایک autonomous bodyہے اس لئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ زیادہ طول نہ پکڑے۔ وہ ایڈیشنل رجسٹرار یہاں پر آ کر ان کو مطمئن کر دیں گے۔ لہذا آپ اس تحریک کو دو دن یا ایک دن کے لئے pendingفرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

جناب عبدالوحید چودھری: جناب سپیکر! میرے ساتھ بھی ایک ایسا واقعہ ہوا ہے۔ یہ رجسٹرار عادتاً ایسا ہی شخص ہے۔ جب سپیکر صاحب قائم مقام گورنر تھے تو میرے کہنے پر دو دفعہ انھوں نے وہاں فون کیا اور میں خود ذاتی طور پر تین دفعہ اس رجسٹرار کے پاس گیا تھا۔ وہ عادتاً ہی ایسا شخص ہے کہ وہ بالکل ایم۔پی۔اے کی عزت کرتا ہے اور نہ ہی کام کرتا ہے۔ جس بارے میں سپیکر صاحب نے فون کیا تھا وہ کام نہیں ہوا، دوسرے دن انھوں نے اپنی مرضی سے یہ کام کر دیا تو میری یہ گزارش ہے کہ گجر صاحب کی اس تحریک کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے کیونکہ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری طارق گجر صاحب!

چودھری محمد طارق گجر: جناب سپیکر! میری بھی آپ سے یہی گزارش ہے کہ اس تحریک کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اسے pendingنہ کیا جائے کیونکہ اگر آج ان لوگوں کو ہم نے لگام نہ دی تو پھر مشکل ہو جائے گی۔ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں چیف منسٹر، کسی وزیر یا ایم۔پی۔اے کا کوئی خیال نہیں ہے۔ اگر اسی طرح اراکین کی تذلیل ہوتی رہی تو پھر کیسے کام چلے گا؟ میں اس ایوان کی وساطت سے ان افسران کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج کا وزیر اعلیٰ کسی ڈکٹیٹر کا پروردہ نہیں۔ آج کا منسٹر کسی سے بھیک مانگ کر منسٹر نہیں بنا۔ آج کا ایم۔پی۔اے کسی دھاندلی سے اس ایوان میں نہیں آیا۔ آج کا ایم۔پی۔اے عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوا ہے لہذا اس کے استحقاق کو ملحوظ خاطر رکھنا ان افسران کی ذمہ داری ہے۔ ہم کسی ذاتی کام کے لئے نہیں جاتے بلکہ ہم عوامی مسائل کے لئے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔ بات صرف اتنی سی ہے کہ اس تحریک کا جواب آج ہی آیا ہے۔ رانا صاحب نے یہ کہا ہے کہ اس کو pending کر لیں وہ اس رجسٹرار کو بلا لیں گے۔ پچھلی تحریک استحقاق پر جس طرح کا حکومت کا role رہا ہے اور جس طرح سے وزیر قانون صاحب یہاں پر تحاریک استحقاق کے بارے role play کرتے رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس بارے میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ آپ امید رکھیں، دو دن کے لئے اس کو pending کر دیتے ہیں۔

چودھری محمد طارق گجر: جناب! میری آپ سے درخواست ہے کہ اسے کمیٹی کے سپرد کیا جائے، ادھر آ کر وہ جواب دے لے گا۔ اس کو ادھر کمیٹی میں آنے میں کیا دشواری ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس بارے میں گورنمنٹ کو کوئی reply تو دے لینے دیں۔ اگر پرسوں تک کوئی فیصلہ نہیں ہوتا تو پھر آپ بھی یہاں پر ہیں اور ہم بھی یہاں پر ہیں۔

چودھری محمد طارق گجر: جناب سپیکر! ایڈیشنل رجسٹرار کو اسمبلی میں بلوایا جائے تاکہ اسے اسمبلی کے وقار کا پتا چلے۔ اس کے گھر بیٹھے بیٹھے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے تحریک استحقاق move کر دی ہے۔ وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ آج ہی جواب آیا ہے لہذا وہ ان سے بات کر لیں، اگر اسے بلانا ہوگا تو ضرور بلائیں گے۔ یہ تحریک کمیٹی کو بھیجنا ضروری ہوئی تو ضرور بھیجیں گے لیکن وزیر قانون صاحب کو اپنی ایک تسلی تو کر لینے دیں۔ آپ کی بات بالکل جائز ہے۔

چودھری محمد طارق گجر: جناب سپیکر! ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں کیا اس پر آپ کو یقین نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے تمام ممبران پر اعتبار ہے اور ایک بات میں مزید بتا دوں کہ آج کوئی گورنمنٹ official جو اس ہاؤس کی عزت نہیں کرے گا وہ اپنے عہدے پر بالکل نہیں رہے گا۔ ان کو دو دن کا وقت دیں۔ وہ دو دن تک جو اس کا جواب دیں گے اس کے مطابق بالکل کارروائی ہوگی تو یہ تحریک استحقاق دو دن کے لئے pending کی جاتی ہے۔ بہت شکریہ

جناب طاہر اقبال چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! آپ کی وساطت سے میری رانا ثناء اللہ صاحب سے گزارش ہے کہ یہ جو استحقاق کا معاملہ ہے یہ بار بار حکومتی اراکین کی طرف سے اٹھایا جا رہا ہے کہ ان کا

استحقاق مجروح ہو رہا ہے۔اس کے لئے کوئی خصوصی احکامات صادر فرمائیں۔اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس صوبے کا انتظام چلانا ہے وہ چیف ایگزیکٹو، وزیر اعلیٰ پنجاب اور گورنر پنجاب ہیں۔چونکہ ان کا استحقاق بھی بار بار اسی ایوان کے نمائندے مجروح کر رہے ہیں اس کی وجہ سے بیوروکریسی کو غلط پیغام جا رہا ہے اس لئے ہمیں اپنے رویوں کے اندر تبدیلی لانی چاہئے اور جن لوگوں نے اس ملک اور صوبے کا انتظام چلانا ہے ان کو مثبت انداز سے لیں۔جس طرح مجھ سے پہلے بھی بات ہوئی ہے کہ یہ بڑا serious مسئلہ ہے۔اس طرح کے الزامات نہ تو گورنر صاحب کو وزیر اعلیٰ صاحب کے متعلق لگانے چاہئیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کس طرح کی بات کر رہے ہیں؟ میری بات سنیں۔جب سپیکر بول رہا ہو تو طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی بات سن لی جاتی ہے۔یہاں پر ایک ممبر نے اپنی تحریک استحقاق پیش کی اور وزیر قانون کے بیان کے بعد اس کو دو دن کے لئے pending کر دیا گیا۔میری اپوزیشن کے ممبران سے بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہم نے اس ہاؤس کو بڑی عزت و تکریم کے ساتھ چلانا ہے۔یہاں پر points securing نہ کی جائے، جو matters ہیں ان پر بات کی جائے۔یہ وقت آپ کے پاس قوم کی امانت ہے۔آپ نے اس کے اندر best perform کر کے دینا ہے اس لئے جو matters ہیں ان کے اوپر رہیں۔ہاؤس کی کارروائی کو آگے چلاتے ہیں۔اب تحریک استحقاق کا وقت ختم ہو چکا ہے۔جی، سینئر منسٹر صاحب!

سینئر وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! چونکہ رانا ثناءاللہ صاحب نے کل پریس میں بات کی تھی اور میں بھی یہی چاہتا تھا کہ اگر ہم نے اس حوالے سے بات کرنی ہے تو وہ بھی پریس میں کریں لیکن آج کافی دفعہ اس بات کا ذکر کیا گیا ہے تو اب میں اس کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

جناب سپیکر! کل وہاں پر جو تصاویر دکھائی گئیں اور یہاں ہاؤس کے اندر بھی بار بار ان کا ذکر ہو رہا ہے تو میری آج گورنر پنجاب جو اس صوبے کے آئینی سربراہ ہیں سے بات ہوئی ہے۔وہ تصویر آج سے دو سال پہلے پی سی ہوٹل کی ہے جس میں نجم سیٹھی صاحب موجود تھے، Pakistan Mobilink کے سربراہ، ظہور خالد صاحب بھی موجود تھے اور دو سو لوگ ان کے علاوہ پی سی ہوٹل میں موجود تھے۔یہ دو سال پہلے ایک function تھا۔باقی ان کے بچوں کی جو تصویریں دکھائی گئی ہیں وہ ان کی بچی کی بہن کی شادی تھی، گورنر صاحب کی ایک بیٹی کی شادی تھی۔آپ کو پتا ہے کہ پنجاب

کی روایت کے مطابق جب بھائی یا بہن کی شادی ہو تو اس موقعے پر خواتین چھوٹے موٹے function کرتی ہیں، ہر گھر میں ہوتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ یہ کوئی issue نہیں ہے۔ اس بات کو issue نہیں بنانا چاہئے، یہ ان کی ذاتی زندگی ہے۔ جہاں تک گورنر ہاؤس کی بات ہے تو میں یہاں پر مکمل وضاحت سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گورنر ہاؤس میں آج تک کوئی اس قسم کی activity ہوئی ہے اور نہ گورنر ہاؤس میں کوئی اس قسم کی activity ہو گی۔ میں ہاؤس کو یہ یقین دلاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سینئر منسٹر صاحب کی اس وضاحت کے بعد رانا ثناء اللہ صاحب کو پورے ہاؤس کے سامنے، پورے پنجاب کی عوام کے سامنے معذرت کرنی چاہئے کیونکہ انھوں نے کل جو بیان دیا ہے اگر دیکھا جائے تو یہ واقعی زیادتی ہے کہ ایک صوبے کا سربراہ جو کہ وفاق کا نمائندہ ہے اس کے خلاف بیان دیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ اس طرح کی بیان بازی سے بہتر ہے کہ یہ دونوں partners مل کر حکومت چلائیں۔ خدارا! پھر 1977 اور 1999 کی تاریخ کو نہ دہرایا جائے کیونکہ کہا جا رہا ہے اور rumours ہیں کہ اگلے سال یا (ن) لیگ نہیں ہے یا وفاق میں پیپلز پارٹی نہیں ہے یا الیکشن کا سال ہے تو اس طرح کی rumours نہیں ہونی چاہئیں اللہ کرے کہ یہ دونوں partners مل کر پانچ سال پورے کریں اور صوبے کی عوام کی خدمت کریں۔ عوام نے جو 18-فروری کو mandate دیا ہے وہ عوام نے ان دونوں پارٹیوں کو مشترکہ mandate دیا ہے۔ خدارا! یہ اس تاریخ کو مت دہرائیں جو شاید ہم لوگوں نے وقت بھگتایا ہے۔ ماضی کو سامنے رکھ کر اچھے مستقبل کی بات کریں۔ یہاں کسان رو رہا ہے ہمارا شہری بھی رو رہا ہے۔ روٹی کپڑا اور مکان کا انہوں نے نعرہ لگایا ہے اس کو عملی جامہ پہنائیں۔ یہاں امن عامہ کا بھی مسئلہ ہے اس کو بہتر کریں اور good governance کی بات کریں۔ اگر انہوں نے لڑنا جھگڑنا ہے تو آپس میں بیٹھ کر ہی لڑائی جھگڑا کیا کریں۔ اخبارات کی زینت ان چیزوں کو مت بنایا کریں تاکہ ان غیر جمہوری قوتوں کو پھر سے موقع نہ مل جائے اور کل جیسے ہماری خواتین اراکین نے واک آؤٹ کیا وہ بھی پارلیمانی پارٹی میں فیصلے ہونے چاہئیں۔ اس طرح کے فیصلے اور حکومتی معاملات اخباروں کی زینت نہیں بننے چاہئیں تاکہ یہ سلسلہ بہتر

رہ سکے۔ میری پھر آخر میں آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ سینئر منسٹر کی اس وضاحت کے بعد رانا ثناء اللہ خان کو معذرت کرنی چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں محترم چیمہ صاحب اور دوسرے دوست جن کو کافی دیر سے وہ جو expect کر رہے تھے وہ جب انہیں یہاں نظر نہیں آیا تو ان کو کافی مروڑ اٹھ رہے تھے۔ بہر حال انہوں نے ایک مرتبہ بات کی، دوسری مرتبہ بات کی میں یہاں پر صرف اتنی بات کرنا چاہوں گا کہ اب گورنر ہاؤس میں بھی، پریذیڈنٹ ہاؤس میں بھی، چیف منسٹر ہاؤس میں بھی اور پرائم منسٹر ہاؤس میں بھی سیاسی جماعت کے لوگ بیٹھے ہیں۔ ان کا تعلق کسی ڈکٹیٹر سے ہے اور نہ ہی کسی آمر سے ہے اور اب ہر جگہ ہر کسی کے خلاف بات بھی ہو سکتی ہے، تنقید بھی ہو سکتی ہے اس کا جواب بھی آ سکتا ہے اور یہ ہمارا معاملہ ہے کہ وہ ہمیں وضاحت دیں یا ہم ان کو وضاحت دیں یہ ان کا معاملہ نہیں ہے اور آپ تسلی رکھیں۔ (ن) لیگ بھی رہے گی، پیپلز پارٹی بھی رہے گی جس نے نہیں رہنا وہ (ق) لیگ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! مجھے یہ اچھا محسوس ہوا ہے کہ رانا صاحب نے معذرات خواہانہ گفتگو کی ہے انہوں نے ایک بات یہ کہہ دی کہ چیف منسٹر ہاؤس پریذیڈنٹ ہاؤس اور نہ ہی گورنر ہاؤس کے اندر "مشرف ڈکٹیٹر" کا کوئی نمائندہ بیٹھا ہے۔ یہ آج اس بات پر قائم رہیں۔ بار بار کہتے ہیں کہ گورنر ہاؤس میں ڈکٹیٹر کا نمائندہ بیٹھا ہے۔ آج انہوں نے تسلیم کیا ہے اور یہ بہت اچھی بات ہے کہ وہاں پر بھی وفاق کا ایک جائز اور valid نمائندہ بیٹھا ہے۔ میں آپ کا مشکور رہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اس پر کافی بات ہو چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ قائد حزب اختلاف جب یہاں بیٹھے ہوتے تھے تو ایک دفعہ یہ سیٹ کے اوپر چڑھ کر ناچے تھے، ایک آمر کے لئے"۔ بات یہ ہے کہ۔۔۔

معزز اراکین حزب اختلاف: شیم شیم۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): بات یہ ہے کہ۔۔

MR. DEPUTY SPEAKER: Silence in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان) گورنر صاحب جو ہیں ان کے متعلق میں نے یہ نہیں کہا جس طرح سے انہوں نے حوالہ دیا ہے۔ بد قسمتی یہ ہے کہ جن دنوں میں ان کی nomination ہوئی ان دنوں میں President House میں ایک آمر بیٹھا ہوا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبداللہ یوسف صاحب!

چودھری عبداللہ یوسف: جناب والا! میں جناب وزیر قانون کی خدمت میں ایک شعر بھی نہیں بلکہ ایک مصرع ہی عرض کروں گا۔ ابھی 24 گھنٹے بھی نہیں ہوئے۔ تو میں صرف اتنا کہوں گا کہ "ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا"

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب! آج آپ نے انتہائی اہم بات کی ہے کہ ہم یہاں جو بھی وقت لے کر بیٹھے ہیں یہ ہمارے پاس قوم کی امانت ہے اور ہمیں سب کو اس بات پر غور کرنا چاہئے لیکن میں آپ کی توجہ ہاؤس کے متعلق اخبارات کی رپورٹنگ کے متعلق دلانا چاہتا ہوں۔ کل آپ نے اتنی محنت کی یہاں اور جو ہمارے ساتھی ہیں انہوں نے تقریباً اڑھائی بجے تک انتہائی اہم معاملات کو discuss کیا۔ آپ نے بھی اس پر بہت محنت کی لیکن اخبارات میں اور خاص طور پر اردو پریس اور روزنامہ "جنگ" کی جو رپورٹنگ ہے اس میں یہ ہوا ہے کہ آج کا اخبار آپ اٹھا کر دیکھیں ہمارے لئے حج کوٹا اس طرح سے discuss کیا گیا ہے جیسے ہم اپنے کسی monetary فائدے کے لئے حج کوٹے کے اوپر لڑ رہے ہیں اور یقین کیجئے کہ حج کوٹا میں نے ان لوگوں کے لئے شروع کیا تھا کہ اس ایوان کے ہر رکن کا حق ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ حلقے کے جو لوگ ہیں کسی بھی بیماری کی وجہ سے یا عمر کی وجہ سے نہیں جا سکتے ہم ان کو accommodate کر سکیں اس لئے پانچ دس لوگوں کا کوٹا مل جائے۔ میں آپ کا بھی مشکور ہوں کہ آپ نے day one سے اس پر support بھی کیا لیکن اخبارات کا رویہ ایسا ہے کہ جب کوئی نمائندہ عوام کی بہتری کے لئے کام کرتا ہے یا بولتا ہے یا محنت کر کے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ ہمارے یہ اخبارات اس کو بالکل represent نہیں کرتے۔ عوام کو بالکل نہیں بلاتے، ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں ہے کہ ہم لوگوں کو بتا سکیں کہ ہم آپ کے لئے جو کچھ پڑھ لکھ کر آتے ہیں، میں آپ کو یہ

عرض کرنا چاہتا ہوں اور میں آپ کو حلفیہ یہ کہتا ہوں کہ میں نے جتنے بھی معاملات آج تک اس ایوان میں اٹھائے ہیں وہ purely عوام کی بہتری کے لئے، پنجاب کے لوگوں کی بہتری کے لئے اٹھائے ہیں اور میرا اس میں کوئی ذاتی مفاد نہیں تھا۔ میں آپ کو کل کا ایک چھوٹا سا review دیتا ہوں کہ کل قادر پور گیس فیلڈ کے متعلق آپ نے اور رانا ثنااللہ صاحب نے مہربانی کی۔

جناب سپیکر! actually مقصد یہ تھا کہ سندھ کے عوام کو ایک پیغام جائے کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں resources اور خاص طور پر oil resources کسی کو نہیں دیئے جاتے اور یہ آنے والی نسلوں کا بھی معاملہ ہے اور ہمارا بھی معاملہ ہے لیکن کہیں کوئی ذکر نہیں۔ میں آپ کو عرض کرتا ہوں کہ میں نے 15% defender پر رکھ کر lender اور deposit کے اوپر request کی۔ اس House کا شکر گزار ہوں کہ اس نے اس قرارداد کو پاس کیا۔ یقین کیجئے کہ کہیں کوئی ذکر نہیں اس کے علاوہ جناح باغ کو آپ نے خود محسوس کیا کہ وہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ کم resources کے لوگوں کے لئے آپ نے مہربانی کی تھی اور کہا تھا کہ ان کو بلائیں کہ ان کو جگہ دیں اور تین ماہ پہلے منسٹر صاحب نے اس floor پر کہا تھا کہ ان کو ہم نے جگہ دے دی۔ آپ یقین کیجئے، اخبار اٹھا لیجئے کہیں کوئی ذکر نہیں۔ میں آج آپ کے علم میں اور اس House کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ پچھلے سیشن میں ایسا ہوا تھا کہ میری ایک پوری speech کو جس کے اندر facts & figures تھے کہ روزنامہ "جنگ" نے ایک اور معزز ممبر کے نام سے لکھ دیا جب میں نے اس پر احتجاج کیا، یہ سن رہے ہیں اور انہوں نے معذرت کی کہ جناب! ہم سے غلطی ہو گئی ہے اور آئندہ نہیں ہو گی تو میں یہ چاہتا ہوں کہ یا تو اپنے پریس کا کوئی نہ کوئی سسٹم بنایا جائے، عوام کو کچھ پتا نہیں ہے۔ کل کی اتنی محنت کے باوجود جو سب لوگوں نے یہاں بات کی لیکن عوام تک صرف یہ خبر گئی ہے کہ ہماری خواتین ممبران نے اپنے فنڈز کے لئے شیم شیم کیا اور ہم گھر چلے گئے۔

جناب سپیکر! میں اس پر انتہائی احتجاج کرتا ہوں اور میں یہ کہتا ہوں کہ اس پر فوری طور پر کوئی نہ کوئی فیصلہ کریں کہ آخر پریس ہم سے کیا چاہتا ہے اور ہم کیسے لوگوں کو بتائیں کہ ہم یہاں کچھ کرنے کے لئے آتے ہیں اور کچھ deliver کرتے ہیں؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لا منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثنااللہ خان): جناب سپیکر! شیخ علاؤالدین صاحب نے جس معاملے کی طرف توجہ دلائی ہے تو میں محترم قائد حزب اختلاف سے بھی گزارش کروں گا کہ وہ بھی ذرا اس بات

پر توجہ مبذول فرمالیں۔یہ بات بالکل درست ہے کہ کل قادر پور گیس فیلڈ والا معاملہ تھا تو اس میں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر جتنی یہاں پر مثبت بات ہوئی اور جس قسم کے خیالات کا اظہار دوستوں نے کیا تو وہ لازمی طور پر اس انداز میں پریس میں convey ہونا چاہئے تھا تاکہ ہمارے سندھ کے بھائیوں کو پتا چلے کہ ہم ان کے معاملات میں ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔باقی دیگر issues جن کا ذکر انہوں نے کیا ہے، یہ بھی بات درست ہے اور جو پرنٹ میڈیا ہے اس میں جو کوریج ہے وہ اسی انداز سے آنی چاہئے کہ جس انداز میں یہاں پر معاملات صوبے کے عوام کی بہتری کے لئے discuss ہوتے ہیں۔اس میں اپوزیشن کا بھی ایک بڑا اہم role ہوتا ہے اور treasury benches سے بھی ممبران بڑا contribute کرتے ہیں تو اس کے لئے میری تجویز ہے کہ اس ایوان کی live coverage ہو جس کے لئے آپ نے کوئی فیصلہ تو کیا ہوا ہے۔اس سلسلے میں معاملہ کافی آگے بڑھا ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ اگلے سیشن تک live coverage والا معاملہ ہو جائے گا۔

اس میں میری دوسری تجویز یہ ہے کہ اگر سپیکر صاحب جب بھی سیشن شروع ہو تو اس کے شروع کے ایک دو دنوں میں ایک میٹنگ رکھیں جو ہمارے تمام صحافی بھائی جو گیلری میں ہمارے معاملات کو cover کرتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ پریس گیلری اور صحافی بھائی بھی ایک بہت اہم حصہ ہیں اس ایوان کا بلکہ میں تو کہوں گا کہ اس صوبے کے آٹھ کروڑ عوام اور اس ایوان کے درمیان میں وہ ایسا رشتہ ہیں کہ جن کے ذریعے سے ہی یہاں پر ہونے والی کارروائی ہمارے حلقوں تک پہنچتی ہے، ہمارے لوگوں تک پہنچتی ہے اور ہمارے شہروں تک پہنچتی ہے اور اس کی انتہائی اہمیت ہے تو اس کے لئے ایک میٹنگ ان کے ساتھ ہو جایا کرے اور اس میں وہ بھی اپنے problems جو انہیں درپیش ہیں، جب بھی بات ہوتی ہے تو اس کے بارے میں وہ اظہار خیال کرتے ہیں تو ان کے problems کو بھی ہم جو زیادہ دیر میں حل ہونے والے ہیں ان کے لئے one session to another session ایک کمیٹی بنا دیں یا ہاؤس کمیٹی کے ذمے لگا دیں وہ بھی سارا معاملہ حل کریں اور ان کے جو day to day مسائل ہیں ان کا کوئی بہتر انداز سے حل ہو اور اس میٹنگ میں آپ قائد حزب اختلاف اور پارلیمانی پارٹی کے لیڈر صاحبان کو رکھیں، گورنمنٹ کی بھی نمائندگی ہو، اس میں بیٹھ کر ہم ان کے مسائل کو حل کریں اور انہیں اس بات کے اوپر مائل کریں کہ اس انداز سے اس ہاؤس کی coverage ہونی چاہئے کہ یہاں پر ہونے والی تمام تر discussion اسی انداز، اسی جوش اور اسی جذبے کے ساتھ ہمارے حلقوں اور پنجاب کے عوام تک پہنچے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، لغاری صاحب! sorry میں نے پہلے ان سے commit کیا ہوا تھا۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں ابھی ابھی میو ہسپتال لاہور سے آ رہی ہوں۔ صبح میرے کزن کو دل کا attack ہوا ہے وہ میو ہسپتال کے CCU میں ہیں تو ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ اس کا علاج تب کریں گے جب آپ CM صاحب کا لیٹر لے کر آئیں گی۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں CM صاحب کو کہاں پر ڈھونڈوں؟ آپ Health Minister سے ذرا request کر دیں کہ وہاں پر فون کر دیں۔ میں اس وقت بڑی پریشان ہوں۔ میں وہاں سے سیدھی آ رہی ہوں، صبح 6 بجے کی وہاں لے کر گئی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ ملک ندیم کامران صاحب سے مل لیں، آپ کا مسئلہ ابھی حل کراتے ہیں۔ بہت شکریہ۔ جی، لغاری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! ہاؤس کی کارروائی کو highlight کرنے کے لئے کمیٹی بنانے کی ضرورت ہو یا کسی وقت بھی ہماری طرف سے کسی قسم کا کوئی contribution چاہئے تو ہم اس کے لئے حاضر ہیں لیکن میں تھوڑا سا اپنی طرف سے یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارا میڈیا گیلری سے بڑی ذمہ داری کے ساتھ پہلے ہی اس کی coverage کر رہا ہے، اس کو بہتر کرنے کے انداز میں اگر کوئی بہتر تجاویز دی جا سکتی ہیں تو انہیں دی جانی چاہئیں لیکن یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنا کام ٹھیک نہیں کر رہے البتہ پریس گیلری کے ساتھیوں کو زیادہ facilitate کرنے کے لئے میری تجویز ہے کہ اسمبلی کے ایک کمرے کے اندر چند ڈیسک مختص کر دیئے جائیں جہاں سے اپنی ای میلز یا کوئی بھی چیز جو expedite کرنی ہو یا جلدی بھیجنی ہو وہ کر سکیں۔ ہمارے پریس گیلری کے ساتھی ہماری عوام اور ہمارے ساتھیوں کے خیالات کو آگے لے کر جاتے ہیں۔ میں یہ دکھ کے ساتھ کہتا ہوں کہ پچھلی حکومتوں میں اور اس دفعہ بھی انہیں اتنا facilitate نہیں کیا گیا جتنا انہیں کیا جانا چاہئے تھا۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 575۔ محترمہ انجم صفدر صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، disposed of ہوئی۔ اب اگلی تحریک التوائے کار 577 محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، یہ بھی disposed of ہوئی۔ اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار نمبر 589 بھی محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ یہ بھی disposed of ہوئی۔ اس کے بعد اگلی تحریک التوائے کار نمبر 591 بھی محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

محترمہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! pending کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی طرف سے تو کوئی request نہیں آئی۔ اس کے لئے application آنی چاہئے یا جس طرح سے آپ کہہ رہی ہیں تحریک التوائے کار نمبر 591 یہ pending کی جاتی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! محترمہ ثمینہ خاور حیات کی پہلے والی تحاریک بھی pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تو میں disposed of کر چکا ہوں۔ اگر آپ پہلے کہہ دیتے تو میں باقی بھی pending کر لیتا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 594 محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!۔۔۔ موجود نہیں ہیں، disposed of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار 598 شیخ علاؤالدین!

حکومت پنجاب کے مختلف اداروں میں قائم پراجیکٹس میں تعینات منظور نظر افراد کو بھاری معاوضہ دینے سے حکومت کے مالی بوجھ میں اربوں روپے کا اضافہ

شیخ علاؤالدین: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 100 ارب روپے سے زائد کی رقم 90 ایسے اداروں میں ضائع کی جا رہی ہے جو پچھلے 6 سال سے پنجاب کے

19 محکموں میں قائم کئے گئے۔ حقیقتاً یہ ادارے منظور نظر لوگوں کو نوازنے کے لئے بہترین پناہ گاہیں ہیں۔ جہاں پر تنخواہیں 1 لاکھ سے 5لاکھ روپے ماہانہ تک دی جا رہی ہیں۔ ایک محتاط تخمینہ کے مطابق 15 ارب روپے ان منظور نظر لوگوں کی تنخواہوں، الاؤنسوں اور میڈیکل پر خرچ ہو چکے ہیں۔ اگر یہ رقم بچالی جاتی تو پنجاب کے تمام ملازمین کی کم از کم 50 فیصد تنخواہیں بڑھائی جا سکتی تھیں۔ ان محکموں میں قائم کردہ یہ تمام پراجیکٹس عوام کی زندگی میں تو کوئی انقلاب نہ لا سکے ہاں البتہ منظور نظر لوگوں کی زندگی میں وہ انقلاب لائے جن کا وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔ غیر ملکی ایجنسیوں کے Foreign Funded Projects جو حقیقتاً آنے والی نسلوں پر قرضہ ہیں کو ترقی کی جھوٹی کہانیاں اور جعلی اعداد و شمار پیش کر کے سب اچھا ہے کا راگ الاپا جا رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 5000 افسران اور ٹیکنو کریٹس ان پراجیکٹس میں کام کر رہے ہیں جن کی ماہانہ تنخواہیں 2لاکھ سے 10 لاکھ تک ہیں۔ اس قسم کے 18 پراجیکٹس ایسے ہیں جن پر 67۔ارب کی رقم خرچ کی جا رہی ہے۔ 42ایسے پراجیکٹس کام کر رہے ہیں جن پر 1 کروڑ سے 10 کروڑ تک رقم خرچ کی جا رہی ہے اور یہ تمام رقم ذاتی پسند اور ناپسند کے رواج کے تحت خرچ کی جا رہی ہے۔ ان حضرات سے ان کی کارکردگی کے بارے میں پوچھنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ یہ انتہائی گھمبیر مسئلہ جس میں نہ صرف موجودہ بلکہ آنے والی نسلوں کا مفاد بھی خطرے میں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم شیخ صاحب نے ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف توجہ دلائی ہے اور اس میں انہوں نے جو اعداد و شمار پیش کئے ہیں ان سے کسی حد تک انکار نہیں کیا جا سکتا تو اس سلسلے میں گورنمنٹ کا جواب ہے کہ حکومت پنجاب نے ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو projects and programmes میں دی جانے والی مراعات کا جائزہ لے رہی ہے اور کیونکہ یہ مسئلہ already حکومت کے نوٹس میں ہے حکومت اس کے اوپر کام کر رہی ہے تو میں محترم سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ فی الحال اس تحریک پر زور نہ دیں اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں جو کمیٹی بنی ہے تو میں اس بات کا اہتمام کروا دیتا ہوں کہ محترم شیخ صاحب اس میں اپنے اعداد و شمار کے ساتھ contribute کریں تاکہ ان کی کوششوں اور رہنمائی سے ایک موثر picture حکومت

کے سامنے آجائے اور اس میں کوئی بہتری لائی جاسکے اور اگر یہ اس پر مطمئن نہ ہوں تو وہ دوبارہ اس معاملے کو اس ہاؤس میں لا سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں جس طرح شیخ صاحب کی input رہتی ہے تو شیخ صاحب کو اس کمیٹی کا ممبر بنا دیا جائے اور وہاں پر بیٹھ کر اس کے اوپر ساری بات ہو جائے تو یہ disposed of کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کلو صاحب! sorry گھرال صاحب! میں بھول گیا تھا، کلو صاحب کے بعد میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔ جی کلو صاحب!

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! میں نے کل عرض کیا تھا۔ میری دو تحاریک التوائے کار تھیں جنہیں پچھلے اجلاس میں بحث کے لئے منظور کر لیا گیا تھا تو کل آپ نے فرمایا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! میں نے کہا تھا کہ آپ پچھلا ریکارڈ نکلوائیں۔۔۔ کلو صاحب! آپ کی وہ تحاریکیں laps کر گئی تھیں لیکن ہوا یہ ہے کہ discussion ہوئی ہے۔ آپ لاء منسٹر کو مل لیں۔ وہ آپ کے ساتھ بیٹھ کر سارا معاملہ طے کر لیں گے۔ جی، گھرال صاحب!

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! پچھلا اجلاس ایک دن کا تھا اس میں میری تحاریک التوائے کار کو اس اجلاس کے لئے pending کیا گیا تھا۔ وہ بڑی اہم تحاریک تھیں اس لئے ان کا جواب ضرور آنا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں وہ بھی lapse ہو چکی ہیں۔

جناب خالد جاوید اصغر گھرال: جناب سپیکر! وہ pending کی تھیں تو lapse کس طرح ہو گئیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں کہ وہ آٹھویں اجلاس میں pending کی تھیں اور نویں اجلاس میں lapse کر گئی تھیں۔ اب اس کے اندر جو matter ہے آپ لاء منسٹر صاحب سے مل لیں، میں بھی انہیں کہہ دیتا ہوں، انشاء اللہ تعالیٰ اس کا کوئی حل نکالتے ہیں۔۔۔

آرڈیننس

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

آرڈیننس (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب مجریہ 2008

MR. DEPUTY SPEAKER: The Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance, 2008. (Ordinance No. XI of 2008). Minister for Law may lay the Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance, 2008.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:(RANA SANULLAH KHAN) Mr. Speaker! I lay the Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance, 2008.

MR. DEPUTY SPEAKER: The Punjab Land Revenue (Amendment) Ordinance, 2008 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule-91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the existing Special Committee with the direction to submit its report within one week.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے تمام اراکین اسمبلی سے گزارش ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو dignity کے ساتھ carry کرنا چاہئے۔ میں نے بد قسمتی سے دیکھا ہے کہ ہماری اسمبلی کی پارکنگ میں دیکھیں کہ کافی ساری گاڑیاں ایسی ہوتی ہیں جن کی رجسٹریشن نہیں ہوئی ہوتی اور ان پر ایم پی اے لکھا ہوا ہے یا شیر کا نشان بنا ہوا ہے یا پیپلز پارٹی کا ترنگا بنا ہوا ہے جس وجہ سے وہ اپنی گاڑیوں کو رجسٹرڈ نہیں کرواتے۔ جب عوام یہ چیز دیکھتے ہیں کہ ممبران اسمبلی گاڑیاں رجسٹرڈ کرائے بغیر قانون کو توڑتے ہوئے آ رہے ہیں تو ان پر ہمارا بڑا برا اثر پڑتا ہے۔ آپ مہربانی کر کے ممبران سے یہ درخواست کریں کہ وہ اپنی گاڑیوں کو رجسٹرڈ کرائیں اور ایم این اے یا ایم پی اے لکھنے سے ان کی گاڑی رجسٹریشن سے مستثنیٰ نہیں ہو جاتی۔ ہم اپنے آپ کو اگر dignity کے ساتھ

carry کریں گے تو عوام کی نظر میں ہماری کوئی عزت اور وقار بھی ہو گا۔ اگر یہ چھوٹے چھوٹے قانون ہم خود توڑ رہے تو ہم کیسے توقع رکھ سکتے ہیں کہ ہمیں کوئی عزت کی نظر سے دیکھے گا۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوتا ہے یا ختم ہوتا ہے تو خاص طور منسٹر صاحبان کی گاڑیاں راستہ block کر دیتی ہیں۔ ہمارے یہاں پر announcement کا ایک سسٹم ہے کہ ڈرائیور صاحبان کو بلایا جا سکتا ہے۔ منسٹر صاحبان کی گاڑیاں سارا راستہ روک لیتی ہیں اور ان کے دیکھا دیکھی ہمارے اکثر نئے ممبران جو اپنے سینئرز سے ہی سیکھتے ہیں انھوں نے کس طرح اپنے آپ کو carry کرنا ہے۔ ان کے ڈرائیور بھی گاڑیاں کھڑی کر کے راستہ روک دیتے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے درخواست ہے کہ آپ مہربانی کر کے سب لوگوں سے درخواست کریں اور اسمبلی کے سٹاف سے یہ کہیں کہ اگر وزیر کی گاڑی بھی ایسے کھڑی ہوتی ہے تو اسے کھڑا نہ ہونے دیں۔ جس وقت وزیر صاحب آئیں گے announcement ہو گی تو ان کا ڈرائیور آئے گا اور ان کو لے جائے گا۔ اسی طرح جب کوئی معزز ممبر آئے گا تو اس کا ڈرائیور انھیں لے جائے گا۔

جناب سپیکر! ایک اور چیز میرے علم میں آئی ہے کہ ہمارے وزیر صاحب آگے کی بجائے پیچھے دروازوں کی رکھوالی کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ مہربانی کر کے ان سے کہیں کہ اپنی designated seat پر بیٹھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جہاں تک اسمبلی میں گاڑیوں کی پارکنگ کا معاملہ ہے تو اس کو ہم دیکھ لیں گے۔ اس کے علاوہ جو ایم پی ایز بغیر نمبر پلیٹ گاڑیوں کے آ رہے ہیں۔ مجھے یہ معلوم نہیں کہ اس طرح ہے یا نہیں ہے؟ اس میں گورنمنٹ کی جو پالیسی ہے اس کے بارے میں لاء منسٹر صاحب بتا سکتے ہیں کہ بغیر نمبر پلیٹ کی گاڑیاں کھڑی ہو رہی ہیں۔ آج سے پہلے ہمارے notice میں ایسی کوئی بات نہیں آئی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اب Chair کے notice میں یہ بات آ گئی ہے تو آپ سیکرٹریٹ سے کہیں کہ وہ اس قسم کی کوئی چیز identify کریں تو ہم اس ممبر سے درخواست کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جو گاڑی بغیر رجسٹریشن کے ہو تو اس گاڑی کو اسمبلی کی حدود کے اندر داخل ہی نہ ہونے دیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے لغاری صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ایک گاڑی رجسٹرڈ ہے یا نہیں ہے یا اس پر نمبر کس طرح سے لگا ہوا ہے اگر اس میں ایک معزز ممبر بیٹھا ہوا ہے تو اس کو عملہ گیٹ پر روکے گا تو پریشانی ہو سکتی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ ممبران اسمبلی قانون توڑنے کی نہیں بلکہ قانون کو follow کرنے کی مثال بنیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ گاڑی کو روکنے کی بجائے جن گاڑیوں کے متعلق آپ نشاندہی کریں گے یا identify ہوں گی تو ہم اپنے معزز ممبران سے درخواست کر لیں گے کہ اگر کوئی ایسی چیز ہے تو وہ ختم کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ آج اسمبلی سکیورٹی کے اہلکاران ان گاڑیوں کو دیکھ لیں گے تو ہم ممبران کو intimate کر دیں گے کہ آئندہ اس طرح کا کام نہیں ہونا چاہئے۔ جی، چودھری صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (چودھری عبدالغفور): بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! آپ نے الحمدللہ کل جب بروقت اجلاس کی کارروائی شروع کی تو اپوزیشن کی طرف سے ایک ممبر نے بڑا واضح طور پر یہ کہا کہ پنجاب کے اس ایوان کا وقت بڑا قیمتی ہے۔ ہم کسی کارروائی میں رکاوٹ نہیں ڈالیں گے۔ ہم اس ایوان کو باقاعدہ طور پر چلانا چاہتے ہیں۔ ہم کبھی کوئی غیر ضروری بات نہیں کریں گے۔ آج جب کہ ایک Bill اسمبلی میں آنا تھا تو مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انھوں نے کل اپوزیشن لیڈر کی ہدایت پر ہی کوئی بات کی ہو یا خود سے بات کی ہے تو آج اپوزیشن لیڈر خود سے اپنے ممبران کو باہر لے کر گئے، یہاں بیٹھ کر خود انھیں اشارے کرتے رہے اور اس وقت کورم کی نشاندہی کی گئی جس وقت تحریک استحقاق یہاں پر take up کی جا رہی تھی۔

جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس ہوا ہے کہ آج ایک Bill آ رہا تھا اور اپوزیشن والے یہ بھی کہتے ہیں کہ پنجاب اسمبلی کا وقت بڑا قیمتی ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ پچھلے سالوں میں انھوں نے سارا وقت ضائع کیا۔ آج انھوں نے جو حرکت کی ہے اور کورم کی نشاندہی کی کہ اس Bill کو روکا جا

سکے تو میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن لیڈر نے جس چیز کا مظاہرہ کیا ہے اس پر ان کو یہاں پر معذرت کرنی چاہئے۔(قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! ہم نے اس ہاؤس کو وقار کے ساتھ چلانا ہے۔آپ کو بے شک ان کی بات سے اتفاق نہیں ہے۔انھوں نے بات کر لی ہے تو اب آپ بات کریں۔آپ جب بات کر رہے ہوتے ہیں تو میں make sure کرتا ہوں کہ دوسری طرف سے کوئی بات نہ کرے اس لئے اچھی بات یہ ہے کہ جب کوئی ایک طرف سے بات کر رہا ہو تو بات سننے کے بعد اپنی بات کریں۔جی، چیمہ صاحب!

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ بجا کہہ رہے ہیں۔آپ نے ہمیشہ ہاؤس کو بڑے اچھے طریقے سے چلایا ہے۔ہم بطور اپوزیشن آپ کو ہمیشہ سراہتے ہیں کیونکہ آپ نے ہاؤس کو بڑے اچھے طریقے سے چلایا ہے۔ہم سب اراکین اسمبلی کا آپ کی عزت اور احترام کرنا فرض بنتا ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ وزیر موصوف نے کہا ہے کہ یہ غلط روایت ہے اور یہ غلط ہو رہا ہے۔یہ اکثریت میں ہیں۔یہ کورم کو ویسے ہی یہاں سے delete کروالیں اور ختم کروادیں تو جان ہی چھوٹ جائے گی۔میرے خیال میں اس موضوع کو آج ختم ہونا چاہئے اس لئے لاء منسٹر صاحب سے میری درخواست ہو گی کہ وہ Bill لے آئیں اور اکثریت سے اس کو delete کروالیں۔یہ سلسلہ ہی ختم ہو جائے تو یہ بھی خوش اور ہم بھی خوش کہ اس پر بات ہو، اس پر تنقید ہو، یہ number game بنائیں اور نہ یہ اپنی کارروائی ڈالیں۔انھوں نے change لائی ہے۔یہ 9 مہینے میں تو کوئی change نہیں لا سکے، ویسے 9 مہینے میں change آ جاتی ہے۔اللہ کرے کہ یہ change لے آئیں، ہمارے وزیر جیل خانہ جات یہ change لے آئیں تو اچھی بات ہو گی اور میرے خیال میں یہ سب کے لئے بہتر ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چیمہ صاحب! میرے خیال میں آپ حساب میں کمزور ہیں کہ حکومت کو بنے ابھی 9 مہینے نہیں ہوئے۔جی، وزیر ایکسائز!

وزیر آبکاری و محصولات (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! ابھی میرے فاضل ممبر نے یہاں پر unregistered گاڑیوں کی بات کی ہے تو میں ان کو on the behalf of department of Excise and Taxation بتانا چاہوں گا کہ ہم نے unregistered vehicles اور open letter پر چلنے والی گاڑیوں کے خلاف ایک

massive campaign شروع کی ہے۔انھوں نے ممبران اسمبلی کے حوالے سے جس بات کی نشاندہی کی ہے تو میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اس سلسلے میں آپ ممبران اسمبلی سے کہیں کہ جن کی گاڑیاں رجسٹرڈ نہیں ہیں تو وہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے رجوع کریں اور اپنی گاڑیوں کو رجسٹرڈ کرائیں تو ہم مشکور ہوں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی بے حد مشکور ہوں کہ آپ مجھے ہمیشہ appreciate کرتے ہیں اور میں بھی سنجیدگی سے چاہتی ہوں کہ اس ایوان کی کارروائی اچھے طریقے سے چلے، creative کام بھی ہوں اور لوگوں کی فلاح و بہبود بھی ہو جس مقصد کے لئے ہم سب یہاں پر موجود ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے ایک درخواست ہے کہ آج وقفہ سوالات میں میرا ایک سوال تو آ گیا تھا اور وقت کی کمی کے باعث میں نے اس چیز پر زور دیا تھا کہ وزیر قانون صاحب اس سوال کا جواب پڑھ دیں۔ اس وقت میرا مقصد یہ تھا کہ ڈیڑھ منٹ میں وہ جواب پڑھ دیں گے تو ضمنی سوالات کرنے کی گنجائش بھی نہیں رہے گی اور حکومت کا موقف سب کے سامنے آ جائے گا۔اس سوال کے علاوہ میرا ایک اور سوال نمبر 122 تھا جس کے لئے میں آپ سے درخواست کروں گی کہ یہ بہت اہم سوال ہے جو لاہور کی بوسیدہ عمارات کے حوالے سے پوچھا گیا تھا جس کا بڑا تفصیلی جواب دیا گیا ہے لیکن جواب غلط دیا گیا ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ اس سوال کو pending کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ آمنہ الفت صاحبہ! اس وقت سپیکر صاحب خود موجود تھے لیکن اب اس میں مسئلہ یہ ہے کہ اب ڈیپارٹمنٹ بھی موجود نہیں ہے اور سپیکر صاحب بھی نہیں ہیں اس لئے میں اس پر کوئی ruling نہیں دے سکتا۔اس کے اوپر یا تو کوئی دوسرا طریقہ اختیار کر لیں جو قانون کے مطابق بنتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 20۔نومبر 2008 صبح 10 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔